تمہید مناظرہ

یہ مناظرہ مابین حافظ عبدالقادر روپڑی رحمہ اللہ اور قاضی عصمت اللہ حنفی آف قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ ہوا۔ معاون اہلحدیث شیخ الحدیث محمد رفیق اثری رحمہ اللہ معاون احناف مولانا عبدالرحمٰن منڈھیرا۔ یہ مناظرہ بستی نون والا بمقام جام رب نواز چیئرمین یونین کونسل ماہڑہ ضلع مظفرگڑھ کے ڈیرہ پر ہوا علمائے اہلحدیث میں سے شیخ الحدیث مولانا سلطان محمود صاحب محدث جلالپوری، مفتی جماعت مولانا صدیق صاحب سرگودھا، مولانا محمد رفیق صاحب مدن پوری، مولانا صدیق صاحب مظفرگڑھی رحمہم اللہ شریک ہوئے۔

قاضی عبدالرشید جہلن بیان کرتے ہیں کہ قاضی قاضی عصمت اللہ نے قلعہ سے روانگی سے قبل اپنے تمام دوست واحباب کو دعوت طعام پر بلایا اور اجتماعی دعا کروائی کہ اللہ کرے روپڑی صاحب سے مناظرہ ہوجائے لیکن مظفرگڑھ میں شکست سے دوچار ہونے کے بعد موصوف نے واپس آکر کسی کو مناظرہ کے متعلق خبر تک نہ ہونے دی۔ ازاں بعد دیگر ذرائع سے اس کی شکست کی خبریں موصول ہوئیں۔

احناف کی طرف سے مولانا قاضی شمس الدین گوجرانوالہ اور مولانا سلطان محمود شریک تھے۔

اس مناظرہ میں حافظ روپڑی رحمہ اللہ نے بھرپور دلائل دیئے مناظرہ کے دوران صدر مناظرہ اور دیگر جام برادران موقع پر ہی دونوں علماء سے کہنے لگے ہم نے جو مسئلہ سمجھنا تھا وہ ہمیں سمجھ آگیا ہے آئندہ ہم سورہ فاتحہ ضرور امام کے پیچھے پڑھیں گے اسی وجہ سے آج ماہڑہ روہیلانوالی مظفرگڑھ کے علاقے اور کئی بستیاں اہلحدیث ہیں۔ بستی نون والا، حبیب کی بکھانوالہ، پاروالا، میراں پور کے گردونواح یہ علاقے احناف کی شکست کی دلیل بنے ہوئے ہیں۔ قاضی عصمت اللہ اور مولوی شمس الدین کے حواری انہیں الوداع کرنے کی بھی پوزیشن میں نہیں تھے چونکہ ان حضرات کے پاس سواری نہیں تھی تو وسعت ظرفی سے مولانا سلطان محمود محدث جلال پوری رحمہ اللہ ملتان تک ساتھ لائے۔

قاری عبدالرحیم کلیم، ڈی جی خاں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مناظرہ بمقام جام بستی نون والا رب نواز چیئرمین یونین کونسل ماہڑہ ضلع مظفر گڑھ

کے ڈیرے پر (1971)

موضوع : سورۃ الفاتحہ خلف الامام فی الصلوۃ

مابین حافظ عبدالقادر روپڑی رحمہ اللہ ومولانا عصمت اللہ دیوبندی

حافظ روپڑی صاحب:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلاَمُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَمَااٰتَاکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَانَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ (سورۃ الحشر :۷)

میرے عزیز دوستو اور بزرگو! یہاں جو مسئلہ زیر بحث ہے وہ آپ سماعت فرما چکے ہیں یعنی نماز میں سورۃ فاتحہ امام کے پیچھے پڑھنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ ہم چونکہ اھل حدیث ہیں ہمارے نزدیک بلکہ ہر مسلمان کے نزدیک وہی بات اتھارٹی ہے جو فرمان محمد رسول اللہ ﷺ ہے۔

حضرات ! آج کی اس مجلس میں جو کوئی قرآن مجید کی کوئی آیت پیش کرے گا اس آیت کی تفسیر وہی قبول ہوگی جو محمد رسول اللہ ﷺ نے کی ہے کیونکہ قرآن مجید انہی پر نازل ہوا ہے کسی اور کا کیا ہوا اختراعی مفہوم قبول نہیں ہوگا۔ ابتدا ہی میں یہ بات اس لئے عرض کی ہے کہ ممکن ہے دوران گفتگو جب کوئی قرآن مجید کی آیت پڑھے یا حدیث پڑھے پھر اس کا مفہوم اپنی طرف سے بیان کرے تو آپ اس زعم میں نہ رہیں کہ وہ بھی تو آیت اور حدیث پیش کرتا ہے جبکہ اس کا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مفہوم اللہ اوراس کے رسول ﷺ کی منشاء کے خلاف ہو۔ ہمارا اہل حدیث ہونے کے ناطے یہ دعوٰی ہے کہ فرمان رسول ﷺ کے آنے کے بعد اگر کوئی اس کے مقابلے میں اپنی رائے کو پیش کرے وہ مسلمان نہیں رہتا۔ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے سامنے کسی کی رائے اور قیاس کی کوئی حیثیت نہیں ہماری عقل میں آئے یا نہ آئے ہر حال میں فرمان رسول ﷺ سچا اور صحیح ہے اور جو اسے نہ مانے ہمارے نزدیک اور آپ کے نزدیک بھی وہ مسلمان نہیں رہتا۔

نبی مکرم ﷺ معراج سے واپس لوٹے جب آپ نے بیت المقدس اور آسمانوں پر ایک ہی رات میں جانے کا واقعہ لوگوں سے بیان کیا تو لوگ کہنے لگے یہ عقل میں آنے والی بات نہیں لیکن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فوراً تصدیق کی۔ کہ عقل میں آئے یا نہ آئے اللہ کے نبی کی بات سچی اور حق ہے اسی وجہ سے انہیں صدیق کائنات کا لقب عدالت نبوی سے عطا ہوا [1]۔

میرے عزیز بھائیو ! ہم فساد اور جھگڑے کے قائل نہیں لوگ یہ نہ سمجھیں کہ یہ لڑائی کرنے آئے ہیں۔ محبت اور پیار کے ساتھ گفتگو کریں۔ دلائل سے بات کریں مناظرہ کسی بات پر تحقیق کا نام ہے لڑائی کا نام نہیں مناظرے میں اخلاص اور محبت کا جذبہ پیش نظر ہونا چاہئے۔ فرمان رسول ﷺ کا تقاضا یہی ہے بات اگر دس منٹ میں طے ہو جائے تو دو گھنٹے کا انتظار کئے بغیر گفتگو ختم کر دیں۔

حضرات ! یہ میرے ہاتھ میں صحیح بخاری کا نسخہ ہے آپ لوگ بخوبی جانتے ہیں کہ کتب احادیث میں اس کتاب کی کیا حیثیت ہے؟ اس کتاب کے بارے میں تمام امت کا متفقہ عقیدہ ہے اور اس کے ٹائٹل پر بھی لکھا ہوا ہے کہ **اَصَحُّ الْكُتُبِ بَعْدَ كِتَابِ اللّٰهِ هُوَ صَحِيْحُ الْبُخَارِىْ** ''کتاب اللہ یعنی قرآن مجید کے بعد صحیح ترین کتاب صحیح بخاری ہے'' امام بخاری جیسا محدث اور فقیہ ان کے دور سے لے کر آج تک نہ پیدا ہوا ہے اور ممکن ہے کہ آئندہ بھی

---

[1] (مختصر سیرۃ الرسول شیخ عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب۔ ابن ہشام)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پیدا نہ ہو۔ جو فقاہت حدیث امام بخاری کو اللہ تعالیٰ نے دی ہے وہ انہی کا حصہ ہے۔

نماز میں سورۃ الفاتحہ پڑھنے کی دلیل اول:۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں یہ باب قائم کیا ہے،بَابُ وُجُوبِ الْقِرَأَةِ لِلْاِمَامِ وَالْمَامُوْمِ فِی الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ وَمَا يُجْهَرُ فِيْهَا وَمَا يُخَافَتُ (صحیح البخاری کتاب الاذان ۱/۱۰۴ رقم الباب ۹۵)

امام اور مقتدی کے پڑھنے کے وجوب کا بیان۔تمام نمازوں میں حضر میں ہو یا سفر میں قراءت اونچی ہو یا آہستہ ہر حال میں امام اور مقتدی لازم پڑھیں۔

امام بخاری نے یہ باب قائم کیا ہے اور میں نے یہ باب اس لئے پیش کیا ہے کہ یہ مغالطہ دور ہو جائے کہ یہ صرف امام کی قراءت کے متعلق ہے۔امام بخاری نے یہ باب منعقد کر کے بات ختم کر دی ہے کہ اس سے مراد کیا ہے اور تمہاری رائے کہ یہ حدیث تو صرف منفرد کے لئے ہے کی امام بخاری کے نزدیک کوئی حیثیت نہیں اس باب کے تحت امام بخاری یہ حدیث نقل کرتے ہیں،

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لاَصَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَءْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ (صحیح البخاری کتاب الاذان باب وجوب القراءۃ رقم الحدیث ۷۵۵، ۱/۱۰۴)

علاوہ ازیں یہ روایت صحیح مسلم کتاب الصلوۃ باب وجوب قراءۃ الفاتحۃ فی کل رکعۃ، سنن ابی داؤد کتاب الصلوۃ رقم ۸۱۳، جامع ترمذی ابواب الصلوۃ باب ماجاء انه لاصلوۃ الابفاتحۃ الکتاب، سنن نسائی کتاب الافتتاح باب قراءۃ الکتاب فی الصلوۃ رقم ۹۱۳، سنن ابن ماجه کتاب اقامۃ الصلوۃ والسنۃ فیها باب القراءۃ خلف الامام رقم ۸۳۷ میں بھی موجود ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص بھی نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں۔

لفظ مَـن ' کی عمومیت میں ہر کوئی شامل ہے امام بخاری نے اسی مَـنْ کی وجہ سے یہ باب قائم کیا ہے جیسا کہ اوپر بیان گزرا۔ کہ کہیں کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ اس سے مراد فلاں یا فلاں ہے فرمایا **لَاصَلٰوۃَ لِـمَنْ لَّمْ یَقْرَءْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ** ۔ جو فقط سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔ چاہے وہ امام ہو یا مقتدی، سفر کی نماز ہو یا حضر کی، امام قراءت جہری کرے یا سرّی ہر حال میں سورۃ فاتحہ لازمی ہے ہر نماز کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ ضروری ہے جو نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔

میں فاضل دوست سے گزارش کرتا ہوں کہ یہ میرے پاس صحاح ستہ موجود ہے آپ صرف ایک حدیث اور فرمان رسول ﷺ دکھا دیں کہ سرور کائنات ﷺ نے فرمایا ہو ''جو امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز ہو جاتی ہے۔''

دلیل ثانی:۔

صحاح ستہ میں سے دوسرا درجہ صحیح مسلم کا ہے۔ اور یہ میرے پاس صحیح مسلم ہے۔ اس میں یہ حدیث ہے

عَـنْ اَبِـیْ هُـرَیْـرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃً لَمْ یَـقْرَءْ فِیْهَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَهِیَ خِدَاجٌ[1] ثَلَاثًا غَیْرُ تَمَامٍ فَقِیْلَ لِاَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّا نَکُوْنُ وَرَاءَ الْاِمَامِ فَقَالَ اِقْرَأْبِهَا فِیْ نَفْسِکَ (صحیح مسلم کتاب الصلوۃ باب وجوب قراءۃ الفاتحۃ فی کل رکعۃ ۱/۱۶۹)

خداج کی تعریف: قَالَ الْاَخْفَشُ خَدَجَتِ النَّاقَۃُ اِذَا اَلْقَتْ وَلَدَهَا لِغَیْرِ تَمَامٍ وَاَخْدَجَتْ اِذَا قَذَفَتْ بِهٖ قَبْلَ وَقْتِ الْوَلَادَۃِ (الاستذکار لابن عبدالبر) (بقیہ صفحہ اگلا)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جو کوئی ایسی صورت میں نماز پڑھے جس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھے وہ نماز ایسی ہے جیسے کوئی اونٹنی بچہ کچا پھینک دے۔ تین مرتبہ یہ الفاظ کہے فرمایا نامکمل ہے آپ کے شاگرد نے پوچھا اگر ہم امام کے پیچھے ہوں (تو بھی پڑھیں) فرمایا اے میرے شاگرد تو امام کے پیچھے بھی ہو تو آہستہ سے سورۃ فاتحہ ضرور پڑھ لیا کرو کیونکہ:

فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ قَسَمْتُ الصَّلٰوۃَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ نِصْفَیْنِ وَلِعَبْدِیْ مَا سَأَلَ فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ حَمِدَنِیْ عَبْدِیْ وَاِذَا قَالَ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اَثْنٰی عَلَیَّ عَبْدِیْ وَاِذَا قَالَ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ قَالَ مَجَّدَنِیْ عَبْدِیْ فَاِذَا قَالَ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنَ قَالَ ھٰذَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَأَلَ (صحیح مسلم کتاب الصلوۃ باب وجوب قراءۃ الفاتحۃ کل رکعۃ ۱/۱۶۹)

براہ راست اللہ کی گفتگو اور کلام رسول اللہ ﷺ تک پہنچنا ہر ایمان والے کو اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔ جس طرح آج ٹیلیفون اور وائرلیس سسٹم کو سب مانتے ہیں اسی طرح اللہ کی گفتگو اپنے نبی سے سب کو تسلیم کرنی چاہئے اور بطور خاص صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی ٹکسالی احادیث پر جرح کرنا بڑی جرأت کا کام ہے۔ جو نہ ماننے کے خیال سے آیا ہو وہ تو فرامین رسول ﷺ کو غلط کہہ سکتا ہے لیکن جو ایمان رکھتا ہے اسے تو ایسے کھرے ارشادات سن کر فوراً سر تسلیم خم کر دینا چاہئے۔

ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا اللہ خود فرماتا ہے: میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کر دیا ہے۔ نماز فجر کی دو رکعات ظہر کی چار رکعات، عصر کی چار رکعات، مغرب کی تین رکعات، عشاء کی چار رکعات۔

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) امام اخفش نے کہا خَدَجَتِ النَّاقَۃُ عرب اس وقت کہتے ہیں جب اونٹنی اپنے بچے کو اس کے بغیر پورے ہوئے گرا دے اور اَخْدَجَتْ اس وقت کہتے ہیں جب قبل ولادت کے بچے کو گرا دے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اب ان پانچوں نمازوں کی رکعات کی تقسیم مرادنہیں ہے بلکہ تقسیم کیسے ہے؟فرمایا جب بندہ اَلۡحَمۡدُلِلّٰهِ رَبِّ الۡعَالَمِيۡنَ کہتا ہےتو اللہ تعالیٰ فرماتا ہےاے فرشتو میرے بندے نے میری حمد بیان کی۔جب بندہ اَلـرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ کہتا ہےتو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے مجھ پر ثنابھیجی۔جب بندہ مَالِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ کہتا ہےتو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی ہے۔جب بندہ اِيَّـاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنَ کہتا ہےتو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آدھی میری اورآدھی میرے بندے کی۔یعنی اِيَّاكَ نَعۡبُدُ تک میرااور اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنَ سے اخیرتک تیرا۔

حدیث نے ثابت کیا کہ نماز کی تقسیم کی ہے لیکن تقسیم صرف سورۃ فاتحہ کی کر کے دکھائی۔ معلوم یہ ہوا کہ جس نماز میں سورۃ فاتحہ نہ ہووہ نماز ہی نہیں ہوتی رکعتوں کوتقسیم کرکےنہیں دکھایا بلکہ بات صرف سورۃ فاتحہ پرختم کردی۔

دلیل ثالث:۔

عَنۡ اَبِىۡ هُرَيۡرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ اَمَرَنِىۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ اَنۡ اُنَادِىَ اَنَّهٗ لاَ صَلٰوةَ اِلاَّ بِقَرَاءَةِ فَاتِحَةِ الۡكِتَابِ (سنن ابی داوٗد کتاب الصلوۃ باب من ترک القراءۃ فی صلوته ۱/۳۰۴،۳۰۵ رقم: ۸۱۱)

ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ میں سب علاقوں میں اعلان کردوں کہ جوسورۃ فاتحہ نہیں پڑھتااس کی نماز نہیں ہوتی۔

الدلیل الرابع:۔

عَنۡ عُبَادَةَ بۡنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلّٰى رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ اَلصُّبۡحَ فَثَقُلَتۡ عَلَيۡهِ الۡقِـرَاءَةُ فَلَمَّا اِنۡصَرَفَ قَالَ اِنِّىۡ اَرٰكُمۡ تَقۡرَءُوۡنَ وَرَاءَ اِمَامِكُمۡ قَالَ قُلۡنَا يَارَسُوۡلَ اللّٰهِ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اَیْ وَاللّٰہِ قَالَ لاَ تَفْعَلُوْا اِلاَّ بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَاِنَّہُ لاَصَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَءْ بِھَا.

(جامع الترمذی ابواب الصلوۃ باب ماجاء فی القراء ۃ خلف الامام وقال الترمذی ھذا حدیث حسن)

امام ابوداؤد نے یہ الفاظ مختلف روایت کئے ہیں:

فَلاَ تَقْرَءُوْا بِشَیْءٍ مِّنَ الْقُرْآنِ اِذَاجَھَرْتُ اِلاَّبِاُمِّ الْقُرْآنِ (سنن ابی داؤد کتاب الصلوۃ باب من ترک القراء ۃ فی صلوتہ رقم ۸۱۵)

عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہم کو صبح کی نماز پڑھائی سلام پھیرنے کے بعد آپ نے پوچھا کہ کیا تم میرے پیچھے پڑھتے ہو؟ (نتیجہ یہ نکلا کہ امام اور مقتدی کی نماز ہو رہی تھی) ہم نے عرض کیا ہاں اللہ کے رسول ہم آپ کے پیچھے پڑھتے ہیں۔ فرمایا جب میں امام اور تم مقتدی ہو تو میرے پیچھے قرآن میں سے کچھ نہ پڑھا کرو لیکن یہ بات یاد رکھنا اِلاَّ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ لاَ صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَءْ بِھَا میرے پیچھے بھی ہو اور قراءت جہری بھی تو سورۃ فاتحہ لازمی پڑھا کرو کیونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

اعلان انعام:۔

میں نے آپ کے سامنے چار احادیث پیش کی ہیں اور آج میں بہت سی احادیث پیش کروں گا۔ معلوم ہو جائے گا کہ کون تسلیم نہیں کرتا اس بھرے مجمعے میں میں اعلان کرتا ہوں کہ اگر ایک صحیح حدیث کوئی پیش کر دے جس میں یہ ہو کہ جو نماز میں امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز ہو جاتی ہے تو منہ مانگا انعام پیش کیا جائے گا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ آیت سے سورۃ الفاتحہ مستثنیٰ ہے:۔

میں یہ گذارش کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہوسکتا ہے آپ یہ آیت پڑھ کر وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (سورة الاعراف : ۲۰۴) یہ ثابت کرنے کو کوشش کریں کہ جہاں پر قرآن پڑھا جارہا ہو تو سننے کا حکم ہے۔ اس قرأت سے مراد دراصل عام قراءت ہے سورۃ فاتحہ نہیں عام قراءت کا اور حکم ہے سورۃ فاتحہ کا اور حکم ہے۔

پہلی مثال:۔

اللہ کا فرمان ہے:

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِىَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوْا الْبَيْعَ (الجمعه: ۹) یہاں پر تمام مومنوں کو جمعہ پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ حدیث نے تمام مومنوں سے چار قسم کے لوگوں کو مستثنیٰ قرار دے دیا ہے۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْجُمُعَةُ حَقٌّ وَّاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِیْ جَمَاعَةٍ اِلَّا عَلٰى اَرْبَعَةٍ مَمْلُوْكٍ وَامْرَاَةٍ وَصِبِيٍّ وَمَرِيْضٍ (رواه ابوداؤد وقال لم يسمع طارق من النبی ﷺ واخرجه الحاكم من رواية طارق المذكورعن ابی موسى (بحواله بلوغ المرام لابن حجر باب صلوة الجمعة رقم : ۴۵۹) اس عام حکم سے بیمار، بچہ، عورت اور غلام مستثنیٰ ہیں اور ایک روایت میں مسافر کا بھی ذکر ہے جس طرح تمام مومنوں سے یہ چار قسم کے لوگ خارج ہوگئے جمعہ پڑھنے سے۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے عام قراءت سے سورۃ الفاتحہ کو الگ کر دیا ہے۔

دوسری مثال:۔

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو ایک مرد اور عورت کے ملے جلے نطفے سے پیدا کرنے کا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اصول بنایا ہے لیکن عیسٰی علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا کر کے اس اصول سے مستثنٰی قرار دیا ہے۔ اسی طرح سورۃ فاتحہ کو عام قراءت سے الگ کر دیا گیا ہے۔

میرا آخر میں پھر مطالبہ ہے کہ مولانا صاحب صرف ایک حدیث پیش کر دیں کہ جس کا معنیٰ یہ ہو کہ جو شخص امام کے پیچھے اپنی نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز ہو جاتی ہے۔

مولانا عصمت اللہ دیوبندی:۔

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۔(الاعراف:۲۰۴)

حضرات آپ یہ سن چکے ہیں کہ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ، امام کے پیچھے الحمد مولانا صاحب نے اس چیز کو فرض ثابت کرنا ہے چونکہ ان کا یہ دعویٰ ہے کہ ہم قرآن وحدیث سے دلائل پیش کریں گے۔مولانا صاحب نے قرآن مجید کو ہاتھ بھی نہیں لگایا اور نہ اس سے کوئی آیت پڑھی ہے اس سے واضح ہو گیا کہ مولانا صاحب کے پاس قرآن مجید سے سورۃ فاتحہ پڑھنے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ بہرحال یہ بات مسلم ہے کہ قرآن مجید پہلے ہے اور صحیح بخاری بعد میں ہے۔صحیح بخاری صحیح مسلم، سنن ابی داؤد، سنن ترمذی ان تمام کتابوں کا درجہ قرآن مجید کے بعد ہے اگر قرآن مجید سے یہ ثابت ہو جائے کہ سورۃ فاتحہ فرض ہے تو ہم ماننے کے لئے تیار ہیں۔رہا مولانا صاحب کا یہ اعتراض کہ اس آیت ''وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ'' سے نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے سورۃ فاتحہ کا استثناء کیا ہے الحمدللہ مولانا صاحب نے یہ بات تسلیم کر لی ہے کہ اس آیت مبارکہ کا تعلق نماز کے ساتھ ہے جبکہ عموماً یہ اس بات کو تسلیم ہی نہیں کرتے۔اب اگر یہ استثناء حدیث سے ہو رہا ہے بہرحال یہ بات مولانا تسلیم کر چکے ہیں کہ اس آیت کا تعلق نماز سے ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اوراس بارے میں روایت بھی موجود ہے عبداللہ بن عباس اورعبداللہ بن مسعود سے روایت ہے دونوں اللہ کے رسول کے صحابی ہیں۔وہ دونوں فرماتے ہیں کہ یہ آیت مبارکہ اس لئے نازل ہوئی کہ امام کے پیچھے خاموش رہا جائے یعنی جب قرآن پڑھا جائے سنواور خاموش رہو۔ مولانا صاحب نے دو باتیں تسلیم کر لی ہیں ایک تو یہ مان لیا ہے کہ اس آیت کاتعلق نماز سے ہے اوردوسرامولانا نے یہ بھی تسلیم کرلیا ہے کہ ''اَنْصِتُوْا'' کا معنی ہے خاموش رہو۔یعنی سورۃ فاتحہ کے بغیر باقی قراءت کے وقت چپ رہواور ساتھ ساتھ نہ پڑھو۔عام طور پر یہ لوگ اس بات کوتسلیم نہیں کرتے لیکن آج ابتدا میں ہی انہوں نے یہ دونوں باتیں تسلیم کر لی ہیں ۔اب میں آپ کے سامنے وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ کے بارے حدیث پیش کرنے لگا ہوں یہ سنن نسائی ص۱۹۳ ہے۔

مولانا عصمت اللہ کی کذب بیانی:۔

(یہاں پرمولانا عصمت اللہ نے کہا کہ مولانا صاحب جب حوالہ پیش کرتے ہیں تو صفحہ کا نام نہیں لیتے حالانکہ حافظ صاحب نے جلداورصفحات کے حوالہ دیتے ہوئے بات کی ہے۔)

بَابُ تَاْوِیْلِ قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ۔یہ تفسیر قرآن مجید کی اس آیت کی ہے۔

مولانا عصمت اللہ کی دلیل اول:۔

امام نسائی نے یہ باب قائم کیا ہے بَابُ تَاْوِیْلِ قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ۔میں اس آیت کی تفسیر رسول اللہ ﷺ کی حدیث سے پیش کرنے لگا ہوں۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّمَاجُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا ۔نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا امام صرف اس لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے جب امام اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اور جب امام قراءت کرے یعنی اللہ اکبر کے بعد قراءت کرے تو تم خاموش رہو۔ وَاِذَا قَــــرَءَ فَاَنْصِتُوْا ۔اور یہ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا کے بعد آیا ہے اگر نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی مراد یہ تھی کہ سورۃ فاتحہ کے وقت خاموش نہیں رہنا تو آپ یوں فرماتے کہ جب امام اللہ اکبر کہے تو تم اللہ اکبر کہو جب امام سورۃ فاتحہ پڑھے تو تم بھی الحمد شریف پڑھو جب سورۃ فاتحہ ختم کرلے اور دوسری قراءت کرے تو اس وقت تم خاموش رہو آپ نے یہ نہیں فرمایا بلکہ فرمایا کہ جب امام اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور جس وقت قراءت کرے۔لفظ قراءت عام ہے اور یہ سورۃ فاتحہ اور بعد والی قراءت دونوں کو شامل ہے یعنی جب امام قراءت کرے وہ قراءت سورۃ فاتحہ کی ہو یا بعد والی ہو معنی یہ ہوگا کہ جس وقت امام پڑھے جو بھی پڑھے تو تم خاموش ہو جاؤ۔

میں یہاں گزارش کرنا چاہوں گا کہ مولانا صاحب فرما رہے تھے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے یہاں سورۃ فاتحہ کو مستثنیٰ کیا ہے اور اس کے لئے انہوں نے دلیل میں صحیح بخاری کی حدیث پیش کی ہے لاَصَــلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَءْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَاب اور اس پر امام بخاری نے باب قائم کیا ہے بَـابُ وُجُـوْبِ الْـقَرَاءَ ۃِ لِلْاِمَامِ وَالْمَامُوْمِ یہاں پر باب وجوب القراءۃ لفظ ہے فاتحہ کا لفظ یہاں پر بھی نہیں ہے۔وجـوب القراء ۃ کا لفظ ہے۔معلوم یوں ہوتا ہے کہ لفظ قراءت امام بخاری کے نزدیک فاتحہ کو بھی شامل ہے اگر ان کے نزدیک لفظ قراءت سورۃ فاتحہ کو شامل نہیں تھا پھر انہیں صرف لفظ قراءت نہیں بولنا چاہئے تھا بلکہ وُجُوْبِ الْقَرَاءَ ۃِ الْفَاتِحَۃِ کا لفظ بولنا چاہئے تھا۔ معلوم یوں ہوتا ہے کہ امام بخاری کے نزدیک بھی جب لفظ قراءۃ بولا جائے تو اس میں سورۃ الفاتحہ آتی ہے اسی لئے تو انہوں نے اس باب کے تحت یہ حدیث لکھی ہے کہ لاَصَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَءْ بِـفَـاتِـحَۃِ الْکِتَابِ یہ امام بخاری کا موقف ہے جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ قراءت امام اور مقتدی دونوں پر واجب ہے دوسری بات کہ یہ امام بخاری کی رائے ہے اور اگر امام بخاری کی رائے کے مقابلے میں کسی صحابی کی رائے ہو تو زیادہ مقدم کس کی رائے ہے؟

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اب میں آپ کے سامنے صحابیؓ کی بات پیش کرتا ہوں۔

مولانا عصمت اللہ کی دوسری دلیل :۔

اب میں آپ کے سامنے صحابیؓ کی بات پیش کرتا ہوں جسے امام احمد بن حنبلؒ نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے پیش کیا ہے: قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يَصِلْ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ وَرَاءَ الْإِمَامِ۔

جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں یہاں پر اکیلا آدمی مراد ہے اس کے لئے یہ حدیث ہے امام کے پیچھے پڑھنے والے کے لئے نہیں ہے۔امام احمد بن حنبل فرمارہے ہیں اور یہ امام بخاری کے استاذ ہیں اور دوسری بات کہ یہ صحابی کی رائے ہے۔

اب میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ ایک طرف صحابیؓ کی رائے ہے اور دوسری طرف امام بخاری کی رائے ہے۔ایک امام کے مقابلے میں دوسرے امام کی بات ہے اور پھر صحابی کی بھی رائے ہے لہٰذا ہمارے نزدیک صحابیؓ کی رائے حجت ہے۔مولانا صاحب کی دلیل کی ساری بنیادی یہ بات ہے کہ لاَصَلٰوةَ لِمَنْ [1] لفظ مَنْ کی بحث کے لئے

انہوں نے سنن ابی داؤد کی ابوہریرہ سے مروی روایت پیش کی ہے مجھے بہت افسوس ہوا کہ انہوں نے روایت پوری کیوں نہیں پڑھی یہی روایت اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اُنَادِیَ اَنَّهٗ لاَ صَلٰوةَ اِلَّا بِقَرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَمَازَادَ ۔نہیں نماز اس شخص کی جو سورۃ فاتحہ اور اس کے بعد کچھ قراءت اور نہ کرے۔

---

[1] مولانا عصمت اللہ نے یہاں لفظ مَنْ کی بحث کی جس کی کیسٹ میں صحیح سمجھ نہیں آئی اگر کوئی کیسٹ سے وہ مہیا کردے تو دوسرے ایڈیشن میں اسے شائع کردیا جائے گا۔(ان شاءاللہ)(مرتب)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حافظ روپڑی رحمہ اللہ:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلاَمُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

میں نے بار بار یہ مطالبہ کیا ہے کہ مجھے ایک ایسی حدیث پیش کر دیں جس میں یہ ہو کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے جو اپنی نماز میں امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز ہو جاتی ہے لیکن مولانا صاحب ابھی تک وہ حدیث پیش نہیں کر سکے اور نہ کر سکیں گے۔

مولانا فرماتے ہیں: کہ ابوداؤد کی حدیث انہوں نے پوری نہیں پڑھی کہ اس کے بعد فَمَازَادَ کے الفاظ ہیں جناب عالی میں ثابت کروں گا آپ کتابوں سے کہ فَمَازَادَ الفاظ کی کیا حیثیت ہے؟

لفظ ''مَنْ'' کی وضاحت:۔ مَنْ سے مراد ہر جگہ عام نہیں ہوتا (یہاں سے کیسٹ میں سمجھ نہیں آتی) لفظ مَنْ کی بحث کے لئے

میں آپ کے سامنے صحاح ستہ سے چار احادیث پیش کر چکا ہوں آپ نے فرمایا ہے کہ یہ امام بخاری کی رائے ہے یہ امام بخاری کی رائے نہیں بلکہ میں آپ کے سامنے نبی مکرم ﷺ کی حدیث پیش کرتا ہوں:

امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھنے سے نماز نہیں ہوتی نص قطعی:۔

یہ میرے ہاتھ میں امام بیہقی کی کتاب ''کتاب القراءت'' ہے اس کا صفحہ ۴۷ ہے (پھر نہ کہنا صفحہ کا نام نہیں لیا)

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَءْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَلْفَ الْاِمَامِ (کتاب القراءت للبیھقی ص۴۷. کنز العمال ۲۰۸/۴) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔

آپ کو یہ بھی علم نہیں کہ کہاں خاص معنی ہوتا ہے کہاں عام ہوتا ہے آؤ آپ کو فقہ کی تعلیم دوں آپ کا اور میرا علاقہ ایک ہے وہاں مجھ سے پڑھ لیا کرو میں نے پانچویں حدیث لَاصَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَءُ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ خَلْفَ الْاِمَامِ پیش کردی ہے۔

یہ بات اپنے دل و دماغ پر لکھ لو کہ صرف ایک حدیث پیش کردو جو شخص امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز ہو جاتی ہے۔

وطیرہ حنفی مسلک اور مسلک اہل حدیث:۔

تم قرآن اور حدیث کے مقابلے میں اقوال پیش کرتے ہو مولانا قرآن اور حدیث کا مقابلہ نہیں کرنا چاہئے پہلے قرآن ہے پھر حدیث نبوی ﷺ ہے۔اگر قرآن مجید کے احترام کا دعویٰ ہے تو حدیث کا بھی احترام کرو۔مولانا آپ نے متواتر خبر کا مطالبہ کیا ہے۔میں نے آپ کے سامنے صحیح بخاری کی حدیث پیش کی ہے کیا آپ کو علم نہیں کہ فرمان رسول ﷺ کی کیا حیثیت ہے؟ آپ ﷺ کے فرمان کو ہلکا ثابت کرتے ہو۔سن لیں اللہ نے جماعت اہل حدیث کو یہ شرف بخشا ہے کہ جو لوگ قرآن مجید اور فرمان رسول ﷺ میں فرق کرتے ہیں ہم یہ فرق نہیں ہونے دیں گے سن لو ہمارا عقیدہ جس طرح قرآن مجید کو نہ ماننے والا کافر ہو جاتا ہے اسی طرح فرمان رسول ﷺ کا انکار کرنے والا بھی بے ایمان اور کافر ہو جاتا ہے۔

سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بارے خبر متواتر:۔

آپ نے خبر متواتر کا مطالبہ کیا تھا مَنْ کا جواب میں دے چکا ہوں پھر دوبارہ اٹھ کر نہ کہہ دینا اب یہ بھی سن لو! امام بخاریؒ فرماتے ہیں:

وَتَـوَاتُرُ الْخَبَرِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ لَاصَلٰوۃَ اِلَّا بِقِرَاءَ ۃِ اُمِّ الْقُرْآنِ (جزء

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

القراءة للبخاری ص ۲۹) یہ خبر رسول اللہ ﷺ سے تواتر سے ثابت ہے کہ جو بھی نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔

جابر رضی اللہ عنہ والے اثر کا جواب:۔

۱. ایک طرف جابر رضی اللہ عنہ کا اثر ہے تو دوسری طرف رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

۲. امام احمد بن حنبلؒ کا فتویٰ آپ نے پیش کیا کہ وہ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ والی عبادہ کی حدیث کی تاویل کرتے ہیں کہ یہ منفرد کے لئے ہے۔اس کے باوجود فرماتے ہیں:

وَاخْتَارَ اَحْمَدُ مَعَ هٰذَا الْقِرَاءَةَ خَلْفِ الْاِمَامِ وَاَنْ لَّا يَتْرُكَ الرَّجُلُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَاِنْ كَانَ خَلْفَ الْاِمَامِ (جامع ترمذی کتاب الصلوۃ باب ماجاء فی ترک القراءۃ خلف الامام جلداول)

یعنی اختیار کیا امام احمد بن حنبل نے باوجود اس تاویل کے قراءت خلف الامام کو اور یہ کہ نہ چھوڑے کوئی شخص سورۃ فاتحہ کو اگر چہ امام کے پیچھے ہو(کیونکہ نبی ﷺ کا فرمان یہی ہے)

علامہ عینی نے شرح بخاری ۶۴/۳ پر امام احمد کے نزدیک قراءت خلف الامام کو لازم قرار دیا ہے۔

وَاِذَا قَرَءَ فَأَنْصِتُوْا والی سنن نسائی کی روایت کی حقیقت:۔

۱. علامہ زیلعی حنفی نصب الرایہ ۳۳۳/۱ میں لکھتے ہیں: قال البیهقی فی المعرفة بعد ان روی حدیث ابی هریره وابی موسی وقد جمع الحفاظ علی خطأ هذه اللفظة ۔امام بیہقیؒ فرماتے ہیں کہ ابوہریرہ اور ابوموسیٰ کی حدیث میں یہ الفاظ (واذا قرء فأنصتوا) کے خطا ہونے پر حفاظ کا اجماع ہے۔

۲. اگر قراءت والی بات کو صحیح بھی تسلیم کیا جائے تو اس سے مراد سورۃ الفاتحہ نہیں عام

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

قراءت ہے جیسا کہ پیچھے ثابت کیا جا چکا ہے کہ اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے سورۃ الفاتحہ کو عام قراءۃ سے نکال دیا ہے۔

احمد بن حنبل کے قول سے دھوکہ دینے کی کوشش:۔

مولانا آپ نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ کے قول سے دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے۔ الحمدللہ میں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے کو واجب کہتے ہیں۔ نیز میں آپ کے سامنے آج ثابت کروں گا کہ امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمھما اللہ کا قول ہے کہ سورۃ فاتحہ ضرور پڑھا کرو کیونکہ خطرہ ہے کہیں قیامت کے دن نمازوں سے جواب نہ مل جائے۔ میں ان شاءاللہ یہ حوالہ پیش کروں گا میں دیکھوں گا تم لوگ اقوال آئمہ کا کتنا احترام کرتے ہو۔

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ کا شانِ نزول:۔

مولانا صاحب فرماتے ہیں کہ آپ نے مان لیا اس آیت کا تعلق نماز سے ہے۔ مولانا شاید آپ نے آج پہلی مرتبہ مجھ سے مناظرہ کیا ہے اسلئے آپ کو معلوم نہیں یہ دیکھیں میرے پاس کتاب القراءت للبیہقی ہے اس کا صفحہ ۸۷ ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: هٰذَا الْاٰيَةُ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ رَفْعِ الْاَصْوَاتِ وَهُمْ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الصَّلٰوةِ (کتاب القراءۃ للبیہقی ص ۹۴)

اس آیت کا سبب نزول یہ ہے کہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز کی حالت میں باتیں کیا کرتے تھے تو یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

اب آپ کہاں تک بھاگو گے۔ کیسے لوگوں کو بار بار دھوکہ دو گے؟ تم ایک قول کی بات کرتے ہو اللہ کی قسم میں محمد رسول اللہ ﷺ کے مقابلے میں پوری کائنات کی بات کو نہیں مانتا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فرمان رسول ﷺ پیش کروتو پھر بات ہے اب کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ثابت ہوگیا۔

امام بخاری رحمہ اللہ کے باب پر اعتراض کا جواب:۔

آپ نے فرمایا کہ امام بخاری نے جو باب ''بَابُ وُجُوْبِ الْقِرَاءَ ةِ لِلْاِمَامِ وَالْمَامُوْمِ '' قائم کیا ہے اس میں قراءت کا لفظ ہے سورۃ فاتحہ کا لفظ نہیں ہے میں پوچھنا چاہتا ہوں جو آپ نے سنن نسائی کے حوالے سے روایت '' وَاِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا ''پیش کی ہے اس میں بھی تو لفظ سورۃ الفاتحہ نہیں ہے۔

الحمد للہ میں جامع ترمذی اور سنن ابی داؤد کی روایت پیش کر چکا ہوں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جب میں اونچی پڑھوں تو میرے پیچھے سورۃ فاتحہ کے بغیر کچھ نہ پڑھو۔ اب تک پانچ احادیث پیش کر چکا ہوں آپ بھی صحیح حدیث پیش کریں۔ مولانا اللہ سے ڈرو میں آپ کے سامنے حدیث پیش کرتا ہوں آپ انکار کرتے ہیں قیامت کے دن اللہ کو کیا منہ دکھاؤ گے؟ ساری مخلوق کے سامنے، یہ ہے، یہ ٹھیک ہے ناں، مان گئے ہو، اس طرح بات نہیں بنے گی۔ دلیل پیش کرو۔

مولانا عصمت اللہ حنفی:۔

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۔(الاعراف :۲۰۴)

حضرات ! مولانا صاحب مطالبہ کر رہے ہیں کہ کوئی حدیث پیش کرو میرا مطالبہ ہے کہ قرآن کی کوئی آیت پیش کرو۔ قرآن مجید کی آیت ہے: **وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ** ۔ جس وقت قرآن پڑھا جائے۔ چاہے سورۃ فاتحہ ہو چاہے اس کے بعد کی قراءت ہو میں نے مولانا صاحب سے گذارش کی ہے کہ ہمارے درمیان باعث نزاع بعد والی قراءت نہیں بلکہ سورۃ فاتحہ ہے۔ آپ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نے ثابت کردیا ہے کہ مقتدی کے لئے خاموش رہنے کا حکم ہے میں نے آپ کے سامنے سنن نسائی کے حوالے سے اس آیت مبارکہ کی تفسیر بھی پیش کر دی ہے فرمان رسول اللہ ﷺ کی روشنی میں باب قول اللہ عزوجل اللہ کے اس قول کا معنی وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ کا معنی اِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا ۔ یہ اس آیت کا معنی ہے۔

مولانا عصمت اللہ کی دلیل ''وَاِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا'' صحیح مسلم سے:۔

میں صحیح مسلم سے بھی حدیث پیش کرنے لگا ہوں انہیں یہ لکھ لینا چاہئے اس روایت کو بیان کرنے والے ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ ہیں نبی ﷺ کا فرمان ہے۔

اِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا وَاِذَا قَالَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَاالضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا آمِیْنَ ۔ جب امام پڑھے تو تم خاموش رہو اور جب امام غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَاالضَّآلِّیْنَ کہے تو تم آمین کہو۔ اب درمیان میں قراءت سورۃ فاتحہ ہے اور کوئی نہیں اور اسی پر خاموش رہنے کا حکم ہے اس حدیث پر اگر مولانا صاحب کو کوئی اعتراض ہے تو وہ پیش کریں۔ وَاِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا والے الفاظ صحیح مسلم میں موجود ہیں۔

یہ مسئلہ پہلے بھی چلا ہوا ہے مولانا عبدالعزیز صاحب مرحوم اور مولانا ثناءاللہ مرحوم کے درمیان یہ بحث ہوئی کہ اِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا وَاِذَا قَالَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَاالضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا آمِیْنَ کے الفاظ سے یہ صحیح مسلم میں ہیں یا نہیں؟ سید سلیمان ندوی جو بڑے پائے کے اہل حدیث ہیں انہوں نے فیصلہ دیا اور وہ فیصلہ تحریراً میرے پاس موجود ہے وہ لکھتے ہیں: تفصیل کے بعد عرض ہے کہ یہ روایت'' سلیمان عن قتادۃ '' جیسا کہ مولانا عبدالعزیز نے حوالہ دیا۔ موجود ہے مولانا ثناءاللہ صاحب کا غالباً جو مطلب ہے کہ اصل متن کے فقرہ میں زیادہ ملا کر جس کا مولانا عبدالعزیز نے ذکر کیا ہے صحیح مسلم میں اس لفظ کے ساتھ نہیں میرے خیال میں یہ صرف مناظرانہ بحث ہے حقیقت کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں۔ ورنہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

براصول محدثین یہ روایت یوں ہی ہے اور یوں ہی سمجھی جائے گی۔ یوں ہی ہے اِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا وَاِذَا قَالَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلاَالضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا آمِیْنَ . یوں ہی سمجھی جائے گی اور یوں ہی اس کو صحیح مسلم کے حوالہ سے احناف اور غیر احناف مقلد اور غیر مقلد محدثین نے نقل کیا ہے اور اس لئے ان کا یہ انکار درست نہیں یعنی جو انکار مولانا ثناءاللہ نے کیا ہے ان کا یہ انکار درست نہیں۔

میں جو حدیث پیش کر رہا ہوں اس میں امام اور مقتدیوں دونوں کا ذکر ہے جو انہوں نے پیش کی ہے لاَصَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَءُ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ اس میں نہ امام کا ذکر ہے اور نہ مقتدیوں کا ذکر ہے۔ جو روایت انہوں نے کتاب القراءت کے حوالے سے پیش کی ہے۔

وَاِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا (اگر ان کے پاس کتاب نہیں ہے تو مجھ سے لے جائیں) وَاِذَا قَالَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلاَالضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا آمِیْنَ امام اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو جب امام پڑھے تو تم خاموش رہو امام غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلاَالضَّآلِّیْنَ کہے تو تم آمین کہو حدیث کا معنی کیا ہوگا؟ کہ جب امام سورۃ فاتحہ پڑھے تو تم چپ رہو۔ جب وہ وَلاَالضَّآلِّیْنَ کہے تو تم آمین کہو۔

رہا کتاب القراءۃ والا مسئلہ: آپ نے فرمایا کہ اس میں روایت موجود ہے تو میں کب اس کا انکار کرتا ہوں لیکن مولانا سوال یہ ہے کہ کیا کتاب القراءۃ کی تمام روایتیں صحیح ہیں؟ اگر تمام صحیح ہیں تو پھر ٹھیک ہے لیکن اگر کتاب القراءت میں ایسی کثیر تعداد میں روایتیں موجود ہیں کہ جن کے بارے آج تک علم نہیں ہوسکا کہ ان کی اخبار واحوال کیا ہیں؟ اسی روایت میں جو آپ نے پیش کی ہے اس میں محمد بن یحیی الصفار راوی مجہول ہے۔ مولانا صاحب اس راوی کی ثقاہت ثابت کریں اگر یہ اس کی ثقاہت ثابت کریں تو پھر اس کی سند ثابت ہوگی متن کی بحث الگ ہے۔ عبادۃ بن الصامت والی حدیث صحیح بخاری، صحیح مسلم، ابوداؤد، ترمذی میں ہے لیکن کسی میں خلف

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

الامام کا ذکر نہیں ہے۔نہ یہ الفاظ سنن نسائی میں ہیں اور نہ سنن ابن ماجہ میں ہیں خلف الامام کے الفاظ صرف کتاب القراءۃ امام بیہقی میں ہیں۔ایک روایت اتنی کتابوں میں موجود ہوان میں یہ الفاظ نہ ہوں اور صرف ایک کتاب میں ہواوراس میں راوی ایسا ہو جوثقہ نہ ہو۔یعنی راوی بھی ثقہ نہیں اور روایت کے الفاظ بھی عام کتابوں میں نہیں ہیں لہٰذا یہ الفاظ کوئی نہیں،کوئی نہیں،اور بالکل نہیں۔اور راوی بھی یقیناً مجہول ہے جس کی زیادتی قبول نہیں ہوسکتی۔لہٰذا خلف الامام والے الفاظ حدیث میں قطعاً قطعاً نہیں ہیں میں نے یہ نہیں کہا کہ کتاب القراءت میں لکھے نہیں ہیں بلکہ محدثین کے اصول کے مطابق لفظ خلف الامام ثابت نہیں۔

مولانا روپڑی رحمہ اللہ:۔

بِسۡمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ اَجۡمَعِيۡنَ بِرَحۡمَتِکَ يَا اَرۡحَمَ الرَّاحِمِيۡنَ اَمَّا بَعۡدُ !

مولانا صاحب اب مَنۡ والا لفظ تو بھول گئے ہیں جب پتہ چلا ہے کہ جواب کوئی نہیں آتا۔آج نہ کوئی کوفے کی گاڑی چلے گی نہ بغداد کی چلے گی۔گاڑی صرف محمد رسول اللہ ﷺ کی چلے گی۔

مولانا عصمت اللہ نے آمین بالجہر تسلیم کر لی:۔

مولانا صاحب بڑا زور لگا کر گھوم گھما کر اس روایت پر پہنچے ہیں کہ جب امام وَلَاالضَّآلِّيۡنَ کہے تو تم آمین کہو چلو آمین تو خود ہی مان گئے ہیں فاتحہ بھی مان جائیں گے۔مولانا آؤ میرے ساتھ شام تک تمام لوگوں میں اعلان کرو کہ آمین امام کے پیچھے کہنی چاہئے پھر پتہ چلے کہ آپ کو اس حدیث سے کتنی محبت ہے لیکن آپ مرتے دم تک ایسا نہیں کرو گے تم سب آمین کے تو پیچھے پڑے ہوئے ہو کیسی دورخی چال ہے اپنے مطلب کے لئے کیسا حدیث کو استعمال کر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

رہے ہیں۔ میں نے آپ کے سامنے پانچ احادیث پیش کی ہیں ان میں سے چوتھی حدیث جو سنن ابی داؤ داور جامع ترمذی کے حوالے سے پیش کی تھی کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ایک دن صحابہ کو فجر کی نماز پڑھائی تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا میرے پیچھے پڑھتے ہو؟ صحابہ نے عرض کی ہاں تو آپ ﷺ نے فرمایا میرے پیچھے سورۃ فاتحہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھا کرو۔

اب مولانا بار بار یہ فرمارہے ہیں کہ سورۃ فاتحہ کے الفاظ نہیں ہیں۔

وَاِذَا قُرِئَ فَاَنْصِتُوْا والی روایت کا مفہوم:۔

مولانا آپ نے یہاں وَاِذَا قُرِئَ سے سورۃ فاتحہ مراد لی ہے حالانکہ یہاں قراءت سے مراد عام قراءت ہے سورۃ فاتحہ نہیں۔ اللہ کے فضل وکرم سے میں نے یہ الفاظ ثابت کئے ہیں کہ جو امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ میں نے سورۃ فاتحہ کا نام دکھایا ہے اگر آپ میں ہمت ہے تو سورۃ فاتحہ کا نام دکھاؤ۔

میں نے پانچ احادیث پیش کی ہیں اور سورۃ فاتحہ کا لفظ ثابت کیا ہے اگر آپ میں ہمت ہے تو سارے مل کر یہ ثابت کرو کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہو ''جو امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز ہو جاتی ہے''۔

نبی ﷺ کے فرامین کے سامنے چوں چراں، ہوں نہیں کرنا تمہارا آج کا وطیرہ نہیں بڑی دیر سے چلا آرہا ہے۔ تمہارا کام ہے کہ رسول مکرم ﷺ کے الفاظ کو توڑ مروڑ کر لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے پیش کرنا۔ میں تم سے منوانے کے لئے نہیں آیا میں تو محمد رسول اللہ ﷺ کا فرمان پہنچانے آیا ہوں منوانا اور نافذ کرنا یہ میرے اللہ کا کام ہے۔

آپ نے مجھ سے تواتر کا مطالبہ کیا تھا اس کا جواب دے دیا ہے اب دوبارہ تواتر کا مطالبہ نہ کرنا وگرنہ کام زیادہ خراب ہو جائے گا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کتاب القراءۃ للبیہقی والی روایت کی ثقاہت:۔

میں نے آپ کے سامنے کتاب القراءۃ بیہقی کی حدیث پیش کی ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ یہ ضعیف ہے کاش کہ آپ نے کتاب القراءۃ پڑھی ہوتی کیونکہ جواحادیث آپ کے مذہب کے خلاف ہوتی ہیں وہ آپ بہت کم پڑھتے ہیں یہ بات حقیقت ہے محض اعتراض نہیں ہے۔سن لیں امام بیہقی فرماتے ہیں: خَلْفَ الْإِمَامِ وَهٰذَا اِسْنَاد ٌ صَحِيْح ٌ (کتاب القراءۃ للبیہقی ص ۴۷) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

محمد بن یحی الصفار مجہول نہیں:۔

آپ نے فرمایا اس روایت کی سند میں ایک راوی ہے اس کا نام محمد بن یحیی الصفار مجہول ہے۔مولانا کہاں لکھا ہے مجہول ہے؟

اگر آپ سے پوچھا جائے کہ تمہارا گھر کہاں ہے؟ تم کہو کہ لاہور میں جہاں عبدالقادر رہتا ہے تو یہ مجہول تو نہ ہوا۔اگر کوئی ساتھ والے گھر کا حوالہ دے کہ وہاں رہتا ہوں تو میرا گھر خود بخود معلوم ہو جائے گا۔

سنو آپ کا جواب !

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَيْمَانَ ۔محمد بن سلیمان کہتا ہے حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى الصَّفَّارُ کہ ہمیں محمد بن یحی نے حدیث سنائی کہیں اسے مجہول نہ کہہ دینا محمد بن سلیمان کہتا ہے وَكَانَ جَارُنَا محمد بن یحیی ہمارا پڑوسی تھا۔

مولانا آپ کیا کہتے اور کیا کرتے ہیں آپ کے مدمقابل عبدالقادر ہے کوئی بات ثابت تو کرو۔کہتے ہیں کہ کتاب مجھ سے لے لیں میں آپ سے کتاب تو پھر لوں اگر میرے پاس کتاب موجود نہ ہو مولانا میں اپنے پاس سے کتاب دینے کو تیار ہوں۔لیکن فرمان محمد ﷺ پیش کرو۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صرف ایک صحیح حدیث دکھادو کہ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھی جائے تو نماز ہو جاتی ہے۔

اس کے ساتھ مولانا نے ایک بات اور ارشاد فرمائی کہ مولانا عبدالعزیز صاحب اور مولانا ثناءاللہ صاحب کا مناظرہ ہوا تھا۔ اگر مولانا ثناءاللہ دنیا میں زندہ ہوتے تو پھر ہم دیکھتے کہ تم دنیا میں کیسے سانس لیتے ہو؟ ثناءاللہ اب کون سی ماں جنم دے گی؟ مولانا ثناءاللہ کی بات ان کے ساتھ ہے آپ کے سامنے اب عبدالقادر ہے اس سے بات کیجئے۔ مولانا مجھے معلوم ہے کہ مولانا ثناءاللہ اور مولانا عبدالعزیز کی بات چلی تھی میں اچھی طرح جانتا ہوں بات کو مت الجھائیں آج اگر آپ کے پاس فرمان محمد رسول اللہ ﷺ ہے تو پیش کریں۔

میں نے قرآن مجید کی یہ آیت مبارکہ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ پیش کی تھی اور گذارش کی تھی جس طرح اللہ کا فرمان جمعہ پڑھنے کے بارے سب مومنوں کے لئے ہے اور اللہ کے نبی نے اس فرمان سے چار آدمی نکال لئے ہیں۔ بیمار، مسافر، عورت اور غلام۔ تمہارے قاعدے کے مطابق تو ابھی بھی کہیں جمعہ نہیں ہوسکتا۔

اللہ کے رسول ﷺ قرآن کے عام حکم سے کسی چیز کو خاص کریں وہ حدیث ہی تو ہوتی ہے قرآن کا حکم ہے، اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ (البقرہ: ۱۷۳) ''تمام مردارتم پر حرام ہیں'' اب اللہ کے نبی ﷺ نے مکڑی اور مچھلی کو قرآن کے اس عام حکم سے نکال دیا ہے قرآن مجید میں تمام مرداروں کو حرام قرار دیا گیا اور قرآن مجید میں کہیں مکڑی اور مچھلی کا ذکر نہیں ہے۔ نبی محترم ﷺ نے ثابت کر دیا کہ اللہ نے مجھے اختیار دیا ہے کہ تمام مرادروں سے مچھلی اور مکڑی کو نکال لوں۔ قرآن وحدیث کا مکمل جائزہ لو قرآن وحدیث کو سمجھو غور کرو، اللہ کے نبی ﷺ نے وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ سے سورۃ فاتحہ مستثنیٰ قرار دیا ہے۔

مولانا جو آپ نے اِذَا قَرَاءَ الْاِمَامُ حدیث پیش کی اس کا جواب دے چکا ہوں مَنْ والی بات کا جواب دے چکا ہوں میں نے صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داؤد اور جامع ترمذی سے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پانچ احادیث پیش کی ہیں آپ ان میں سے کسی کا جواب نہیں سے سکے۔

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ احناف کے نزدیک قابل عمل نہیں:۔

مولانا تمہیں تو زیب ہی نہیں دیتا کہ آپ یہ آیت پیش کریں کیونکہ آپ کا تو یہ اصول ہے یہ آیت تعارض کی وجہ سے نا قابل احتجاج ہے۔ فقہ حنفی کی مشہور کتاب نورالانوار ص۱۹۱ میں ہے، اِنَّ الْاٰیَتَیْنِ اِذَا تَعَارَضَتَا تَسَاقَطَتَا ۔ کہ جب دو آیتیں آپس میں ٹکرا جائیں تو ان کا حکم ساقط ہو جاتا ہے نورالانوار کے مصنف فرماتے ہیں کہ اِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ کہتی ہے کہ نہ پڑھو فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ۔ کہتی ہے پڑھو لہٰذا ان دونوں کا حکم گر گیا کسی پر بھی عمل نہیں ہو سکتا۔

آپ لوگوں نے اس قدر ظلم کیا ہے کہ قرآن کو نا قابل عمل قرار دے دیا ہے آپ کو تو اب زیب ہی نہیں دیتا کہ آپ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ کو پیش کرو ؎

جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

مولانا عصمت اللہ حنفی:۔

میں مولانا صاحب سے پوچھتا ہوں یہ جو کہتے ہیں کہ میں نے پانچ احادیث پڑھی ہیں مجھے یہ بتائیں کہ ان پانچ احادیث میں پانچ صحابہ کون کون سے ہیں جو اس روایت کو بیان کرنے والے ہیں جب انہوں نے وہ روایتیں پیش کی ہیں جو ایک ہی صحابی سے مروی ہیں اور وہ عبادہ بن صامت سے مروی ہیں تو پھر حدیث تو ایک ہی ہوئی [1]

یہ کہتے ہیں میں نے چھ احادیث پیش کی ہیں میں پوچھتا ہوں بخاری اپنی حدیث میں آپ کے الفاظ ذکر نہیں کرتا امام بیہقی خلف الامام کے الفاظ ذکر کرتا ہے امام بخاری بڑا امام ہے یا بیہقی؟ آپ نے جو حدیث پڑھی عبادہ بن صامتؓ کی اس میں خلف الامام کے لفظ نہیں ہیں۔

---

[1] حالانکہ پانچ روایات میں سے دو ابوہریرہ سے مروی ہیں اور تین عبادہ بن صامت سے مروی ہیں لیکن مولانا عصمت اللہ ایک ہی راوی قرار دے رہے ہیں یہ دجل نہیں تو کیا ہے؟

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

معلوم یہ ہوا کہ امام بخاری کے نزدیک خلف الامام کے الفاظ ثابت نہیں ہیں امام ابوداؤد کے نزدیک کوئی نہیں۔

مولانا صاحب فرماتے ہیں اس کے آخر میں لکھا ہے **اسنادہ صحیح** میں نے یہ دیکھا ہے یہ لکھا ہوا ہے لیکن یہاں پر یہ ہے **فھی عن عبادۃ الصامت صحیحۃ مشھورۃ من اوجہ کثیرۃ وعبادۃ بن الصامت من اکابر اصحاب رسول اللہ ﷺ وفقھاء ھم** ۔یہ زیادتی عبادہ بن صامت سے صحیح ہے رسول اللہ ﷺ سے صحیح نہیں یعنی یہ الفاظ عبادہ بن صامت کے ہیں نبی ﷺ کا فرمان نہیں ہے۔کیوں؟

فھی وعبادۃ بن الصامت من اکابر اصحاب رسول اللہ ﷺ وفقھاء ھم ۔یہ فرمان ہوا عبادۃ بن صامت کا جو روایت نبی ﷺ سے ثابت ہے عبادۃ بن صامت والی اس میں خلف الامام کے الفاظ نہیں۔دوسرا انہوں نے فرمایا کہ محمد بن یحیی الصفار مجہول نہیں۔میں کہتا ہوں کہ مولانا صاحب اسماء الرجال کی کسی کتاب سے محمد بن یحیی الصفار کا ترجمہ نکال کر دکھا دیں میرا یہ مطالبہ ہے کہ محمد بن یحیی الصفار کا ترجمہ کسی اسماء الرجال کی کتاب سے نکال کر دکھا دیں تو پھر یہ ثابت ہو سکتی ہے کہ واقعی یہ مجہول نہیں [1]

سنن ابی داؤد والی روایت پر مولانا عصمت اللہ کی جرح:۔

وہ روایت جو انہوں نے ابوداؤد کے حوالے سے پیش کی ہے جس میں امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے کا حکم ہے اس میں ایک راوی محمد بن اسحٰق ہے جس پر جرح ہے دوسرا یہ راوی مدلس ہے۔امام ذھبی تذکرۃ الحفاظ میں ان کے بارے میں فرماتے ہیں کہ محمد بن اسحٰق حلال اور حرام کے بارے کوئی بات کہیں تو ان کی بات حجت نہیں۔حافظ ابن حجر نے درایہ کے اندر کہا ہے کہ اس کی بات حجت نہیں۔گویا کہ جو روایتیں مولانا صاحب نے پیش کی ہیں وہ حجت نہیں۔

---

[1] محمد بن یحیی الصفار کا ترجمہ تاریخ نیشاپور للحاکم میں موجود ہے جیسا کہ اس کی مختصر سے ظاہر ہے (ابوعکاشہ)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مولانا روپڑی رحمہ اللہ:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلاَمُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

کتاب القراءۃ بیہقی کا صفحہ ۴۷ دوبارہ دیکھ لیں مولانا فرماتے ہیں کہ خلف الامام والی زیادتی کے الفاظ عبادۃ بن صامت کے ہیں۔

خلف الامام کے الفاظ عبادۃ بن صامت کے نہیں بلکہ حدیث رسول ﷺ ہے:۔

سن لولوگو! مولانا صاحب نے اس حدیث میں لوگوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے۔ حدیث میں لکھا ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ۔عبادۃ بن صامت فرماتے ہیں کہ سرورکائنات محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لَاصَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَءْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَلْفَ الْاِمَامِ یہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ آپ اسے عبادۃ بن صامت کے الفاظ کہہ رہے ہیں کتنے افسوس کی ہے۔

محمد بن اسحٰق کی ثقاہت اور حَدَّثَنِيْ کی تصریح:۔

مولانا آپ نے محمد بن اسحٰق پر جرح کی ہے سنو! مغرب کی نماز جلدی پڑھنے کا حکم ہے اور تم لوگ تعجیل مغرب کو تارے چمکنے تک جائز کہتے ہو ہم پوچھتے ہیں ایسا کیوں ہے؟ تو تم ابوداؤد کی وہی روایت پیش کرتے ہو جس میں محمد بن اسحٰق راوی ہے صاحب ہدایہ نے اور علامہ عینی نے اس روایت کو حجت کے طور پر پیش کیا ہے جب تم پیش کرو تو محمد بن اسحٰق معتبر اور جب ہم پیش کریں تو غیر معتبر یہ دوہرا اصول کیوں ہے؟

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مولانا سن لو میرے ہاتھ میں علامہ ابن الہمام کی کتاب فتح القدیر شرح ہدایہ ص ۱۸۱ ہے اس میں لکھا ہے **محمد بن اسحق ثقۃ ثقۃ ثقۃ** محمد بن اسحٰق پکا ہے اس پر اعتراض نہ کرو اپنی کتاب کا لحاظ کرو ہوش سے بولو۔ نیز محمد بن اسحٰق کی یہی روایت مسند احمد اور سنن دارقطنی میں حدثنی کی صراحت کے ساتھ موجود ہے۔

مولانا صاحب بڑے آرام سے فرما رہے تھے کہ اگر پانچ صحابی ہوں پانچ احادیث ہوں گی اگر صحابی دو ہوں تو پھر پانچ کیسے ہوں گی؟

مولانا صاحب کتنے ایسے صحابہ ہیں جو ایک ہونے کے باوجود نبی ﷺ سے کتنی احادیث بیان کرتے ہیں تو ان سب کی احادیث ایک ہی شمار ہوں گی؟ یہ کہاں کا اصول ہے ابوہریرہؓ نے نبی ﷺ سے دس ہزار احادیث بیان کی ہیں تو کیا وہ ایک ہی حدیث ہے۔

صحابی کا فتویٰ نہیں حدیث رسول ﷺ:۔

پھر فرماتے ہیں **قَسَمْتُ الصَّلٰوۃَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ** یہ ابوہریرہؓ کا فتویٰ ہے۔ مولانا یہ ابوہریرہؓ کا فتویٰ نہیں ہے یہ حدیث رسول ﷺ ہے آپ میرے عزیز ہیں دوست ہیں کسی بات کا آپ کو صحیح علم نہیں ہے آپ لاہور سے گزرتے ہوئے ہمارے ہاں تشریف لائیں اور حدیث اور فقہ کی کتابیں پڑھ لیں تو پھر آپ کو پتہ چلے مولانا بڑی محبت سے میرا آپ کو یہ مشورہ ہے۔

مولانا سن لو! لوگو لکھ لو میں نے کتنی احادیث پڑھی ہیں میں زیادہ کا مطالبہ نہیں کرتا صرف ایک حدیث۔ مولانا یہ الفاظ میرے ہمیشہ آپ پر قرض رہیں گے صرف ایک فرمانِ رسول ﷺ دکھا دو جس کا ترجمہ یہ ہو کہ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھیں تو نماز ہو جاتی ہے میں لکھ دیتا ہوں جو اللہ کے نبی کا فرمان نہ مانے وہ بے ایمان اور کافر ہے صرف ایک حدیث طلب کی ہے۔

قَسَمْتُ الصَّلٰوۃَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ یہ ابوھریرۃؓ کی رائے نہیں ہے آپ فرماتے ہیں کہ ایک طرف ابوھریرۃؓ کی رائے ہے دوسری طرف جابر کی رائے ہے۔ رائے نہیں ہے مولانا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

آپ ہمیشہ حدیث کے مقابلے میں رائے پیش کرنے کے عادی ہیں ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں (اٹھائیں صحیح مسلم اور سنن ابی داؤد نکالیں کتاب الصلوۃ اور پھر دیکھیں ابوھریرہؓ کیا فرماتے ہیں) اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ یہ تو اللہ کا قول ہے تم اسے ابو ہریرہؓ کی رائے کہتے ہو۔آج ان شاءاللہ آپ بھول جائیں گے سب کچھ میں نے وہ کتاب رکھی ہوئی ہے میں دکھاؤں گا اس میں یہ لکھا ہوا کہ امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کا قول ہے کہ لوگو سورۃ فاتحہ پڑھ لیا کرو کہیں قیامت کے دن نمازوں سے جواب نہ مل جائے۔ مولانا میں نے پانچ احادیث پیش کی ہیں آپ ایک حدیث صحیح پیش کر دیں 10,000 روپے انعام دوں گا۔ہوں. ہاں. ہے سے بات نہیں بنے گی نبی ﷺ کے فرمان سے بات بنے گی ہوں ہاں چھوڑ وآ ؤ دلائل کی دنیا میں بات کرو۔

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ آہستہ پڑھنا استماع کے خلاف نہیں فقہ حنفی کی روشنی میں:۔

آپ نے وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ آیت پیش کی ہے آؤ میں آپ کو اس کا جواب آپ کی پہلے نمبر کی کتاب ہدایہ سے اور شرح وقایہ سے پیش کرتا ہوں ذرا سن تو سہی۔لکھا ہے:وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ میں چپ کر کے سننے کا حکم ہے اور حدیث میں بھی ہے کہ خطبہ جمعہ چپ کر کے سننا چاہیئے لیکن جب خطیب یہ آیت (یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا) پڑھے تو لوگوں کو آہستہ درود پڑھ لینا چاہیئے (کیونکہ چپ کر کے پڑھنا،آہستہ پڑھنا سننے کے خلاف نہیں ہے اور نہ ہی چپ کرنے کے خلاف ہے)(شرح وقایہ ص ۱۷۵ . کفایہ ص ۶۴ . فتح القدیر ۲۶۵/۱ .بنایہ ۷۱۴/۱)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مولانا عصمت اللہ حنفی:۔

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ !

مقتدیوں کے لئے سورۃ فاتحہ کو واجب قرار دینے والی روایات کو آئمہ نے ضعیف قرار دیا ہے اور جو میں نے پیش کی ہے وَاِذَا قَرَءَ فَـانْصِتُوْا جس روایت میں یہ الفاظ ہیں آئمہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے امام ابن خزیمہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ میں مولانا سے مطالبہ کرتا ہوں کہ ایک حدیث صحیح، صریح، مرفوع پیش کریں بات صحیح کی ہے ضعیف کی نہیں۔ حدیث صحیح ہو، صریح ہو، مرفوع ہو۔ مولانا چاہتے ہیں کہ جو میں نے انعام کا اعلان کیا ہے اس سے میرا پلہ بھاری ہو جائے گا اس طرح پلہ بھاری نہیں ہوگا پلہ بھاری ہوگا دلائل سے۔

میں نے سنن نسائی کی حدیث پیش کی اس کا جواب انہوں نے نہیں دیا [1] میں نے مسلم کی حدیث پیش کی اس پر یہ اعتراض نہیں کر سکے [2] شرح مسلم میں لکھا ہے کہ جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایتوں کے بارے کہہ دے صحیح نہیں اور روایتیں بھی وہ جس پر کسی نے تنقید نہیں کی۔

مولانا صاحب اعتراض کر رہے تھے کہ میں نے پانچ احادیث پڑھی ہیں اور آپ نے اسے ایک قرار دیا ہے مولانا بات یہ ہے کہ جو حدیث مختلف کتابوں میں ہو وہ ایک ہی ہوتی ہے۔

مولانا عصمت اللہ کی تلبیس:۔

بہرحال میں نے قرآن مجید کی آیت پیش کی ہے اس کا جواب مولانا نہیں دے سکے۔

مولانا عصمت اللہ کی ایک اور دلیل:۔

میں آپ کے سامنے ایک اور حدیث پیش کرنے لگا ہوں:

---

[1] حالانکہ جواب ہو چکا ہے۔ [2] جبکہ حافظ صاحب نے اسے فنی بحث کے علاوہ عام قراءت سے تعبیر کر دیا ہے اور اعتراض کیا ہے کہ وہ عام قراءت ہے اس سے مراد سورہ فاتحہ نہیں آپ سورہ فاتحہ کا نام دکھائیں لیکن مولانا عصمت اللہ اپنی جھوٹی شہرت حاصل کرنے کے لئے کہتے ہیں آپ نے جواب نہیں دیا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنْصَرَفَ مِنْ صَلوٰةٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَ ةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِیَ مَعَكُمْ اَحَداً اٰنِفاً فَقَالَ رَجُل ٌنَعَمْ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّیْ اَقُوْلُ مَالِیْ اُنَازِعُ الْقُرْآنَ فَانْتَهَی النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَ ةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْمَا جَهَرَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْقِرَاءَ ةِ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِکَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ (ابوداؤد ، ترمذی، نسائی ، ابن ماجه)

یعنی ابوھریرہؓ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایک جہری نماز سے سلام پھیر کے پوچھا کہ کیا تم نے ابھی میرے ساتھ قراءۃ کی ہے ایک شخص نے کہا جی ہاں میں نے ایسا کیا ہے آپ نے فرمایا مجھے بھی بس قرآن سے منازعت محسوس ہو رہی تھی یہ بات سن کر لوگ قراءت کرنے سے رک گئے۔

میں نے مولانا کے سامنے جتنی روایات پیش کی ہیں اس کا جواب یہ نہیں دے سکے جو روایت مولانا نے پیش کی ہے میں نے اس کا جواب دے دیا ہے۔ میں نے گزارش کی ہے کہ ایک حدیث پیش کر دیں (۱) صحیح ہو (۲) صریح ہو (۳) مرفوع ہو۔ ان تین شرائط کے ساتھ یہ حدیث پیش کر دیں جو انہوں نے روایت کتاب القراءۃ کے حوالے سے پیش کی ہے اس کے متعلق امام بیہقی نے لکھا ہے کہ یہ عبادۃ بن صامت سے صحیح ہے اور اس میں محمد بن یحیی الصفار راوی مجہول ہے مطلب یہ ہے کہ یہ روایت عبادۃ بن صامت کے الفاظ ہیں نبی ﷺ سے ثابت نہیں۔

ابوداؤد کی روایت جس میں محمد بن اسحٰق راوی ہے جس میں امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے کا حکم ہے یہ راوی مدلس ہے اس لئے یہ روایت بھی ثابت نہیں۔

مولانا روپڑی رحمہ اللہ:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلوٰةُ وَالسَّلاَمُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَعَلٰی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ بِرَحۡمَتِکَ یَا اَرۡحَمَ الرَّاحِمِیۡنَ.

مولانا صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے جو روایتیں پیش کی ہیں ان میں پانچ صحابہ کا تو نام نہیں لیا۔ مولانا آپ نے یہ بھی دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے حالانکہ میں نے کہا تھا کہ اگر ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے دس ہزار احادیث بیان کی ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ ایک ہی حدیث ہے بلکہ یہ دس ہزار احادیث ہی سمجھی جائیں گی۔

فَانۡتَہَی النَّاسُ عَنِ الۡقِرَاءَ ۃِ والی حدیث کی وضاحت:۔

الاول: سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ بہت سے محدثین نے فَانۡتَہَی النَّاسُ عَنِ الۡقِرَاءَ ۃِ والی عبارت زہری کی قرار دی ہے یعنی یہ الفاظ امام زہری نے مدرجاً حدیث کے ساتھ ملا دیئے ہیں امام طحاوی نے المعتصر ص۱۲۵ میں یہ بات لکھی ہے کہ زہری اپنے کلام کو حدیث نبوی کے ساتھ ملا دیا کرتے تھے۔

امام بخاری نے جزءالقراءۃ ص۱۳۔ امام بیہقی نے معرفۃ السنن اور کتاب القراءۃ اور حافظ ابن حجر نے تلخیص الحبیر ص۸۷ میں فَانۡتَھٰی النَّاسُ عَنِ الۡقِرَاءَ ۃِ سے آخر تک زہری کی مدرج عبارت قرار دی ہے۔

الثانی: اس سے مراد عام قراءۃ ہی لی جائے گی کہ صحابہ عام قراءت سے رکے۔ سورۃ فاتحہ کے پڑھنے کا تو خود اللہ کے نبی ﷺ نے حکم دیا ہے امام کے پیچھے بھی۔ جیسا کہ عبادۃ بن صامت سے سنن ابی داؤد اور کتاب القراءۃ بیہقی کے حوالے سے گزرا۔ اور صحیح مسلم کے حوالے سے ابوہریرہؓ کی روایت میں بیان کر چکا ہوں کہ وہ فرماتے ہیں اے میرے شاگرد جب امام کے پیچھے ہو تو بھی دل میں پڑھ لیا کرو۔

امام بخاری نے جزءالقراءۃ ص۱۰ میں ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد کی روایت بیان کی ہے کہ ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

قَالَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃً لَمْ یَقْرَءْ فِیْھَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَھِیَ خِدَاجٌ [1] غَیْرُ تَمَامٍ ثَلاثًا ۔یعنی اللہ کے نبی ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا کہ جس نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ نامکمل ہے۔ ابوھریرہؓ کے شاگرد پوچھتے ہیں اِذَا کُنْتَ مَعَ الْاِمَامِ وَھُوَیَجْھَرُ بِالْقِرَاءَۃِ ؟قَالَ وَیْلَکَ یَافَارَسِیُّ اِقْرَأْ بِھَا فِیْ نَفْسِکَ ۔کہ جب میں امام کے ساتھ ہوں اور امام جہری قراءت کر رہا ہو تو پھر کیا کروں؟ فرمایا اے فارسی اسے اپنے دل میں (یعنی آہستہ) پڑھ لیا کر۔

معلوم یہ ہوا کہ ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد بھی امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے کا فتویٰ جاری کرتے تھے اور خود ان کا اپنا عمل بھی یہی ہے۔لہٰذا حدیث منازعت جو آپ نے پیش کی ہے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے پہلے سنی ہے اور جو صحیح مسلم میں ہے وہ بعد میں سنی ہے لہٰذا وہ روایت منسوخ اور جو صحیح مسلم اور جزءۃ القراءۃ للبخاری میں ہے یہ ناسخ ثابت ہوئی۔

الثالث: ناسخ نہ بھی تسلیم کریں تو کم از کم یہ ضرور ہے کہ اس قراءۃ سے مراد عام قراءۃ ہے سورۃ فاتحہ نہیں۔

اب میں آپ کے سامنے چھٹی حدیث بطور دلیل پیش کرنے لگا ہوں ذرا توجہ سے سنئے

فاتحہ پڑھنے کے بارے چھٹی حدیث عن ام المومنین عائشۃ رضی اللہ عنہا:۔

سنئیے ! عن عائشة رضی الله عنها [2]

---

[1] خداج کی بحث پیچھے گزر چکی ہے۔ [2] یہاں پر حافظ صاحب سے سبقت لسانی ہوئی کہ عنہا کی بجائے عنہ کہہ دیا تو مخالفین نے شور بلند کیا قہقہے لگائے اور تالیاں بھی بجائیں تو حافظ صاحب خاموشی سے سنتے رہے جب لوگوں کا ابال ختم ہوا تو بڑے تحمل سے یوں گویا ہوئے لوگو! ایک گزارش کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ جس کے پاس دلائل ہوتے ہیں اسے کبھی تالیاں مارنے کی ضرورت پیش نہیں آتی اگر اب ان کے پاس تالیاں ہی رہ گئی ہیں حقیقت تو کھل چکی ہے۔میری زبان سے اگر یہ لفظ غلطی سے ادا ہو گیا ہے عنہا کی بجائے عنہ پڑھنے سے حدیث تو غلط نہیں ہو گئی۔چلو اب میں عنہا پڑھ دیتا ہوں دیکھتے ہیں تم لوگ کتنا حدیث کو مانتے ہو؟ میں ہاں ہوں کروانا نہیں جانتا میں دلائل کی روشنی میں بات کرتا ہوں یہ ہاں ہوں کروانے کی آپ کو عادت ہے مجھے اللہ رب العزۃ نے محمد رسول اللہ ﷺ کا فرمان پیش کرنے کی توفیق دی ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مولانا عصمت اللہ کی بچگانہ باتیں:۔

مولانا صاحب فرماتے ہیں کہ کوئی صریح، صحیح، مرفوع حدیث پیش نہیں کی۔ صحیح بخاری میں نے پیش کی، صحیح مسلم میں نے پیش کی، سنن ابی داؤد میں نے پیش کی، سنن ترمذی میں نے پیش کی، جزء القراءۃ للبخاری میں نے پیش کی، کتاب القراءۃ للبیہقی میں نے پیش کی۔ عبادہ بن صامت کی حدیث میں نے پیش کی، ابوھریرہ کی حدیث میں نے پیش کی۔ یہ ساری احادیث سننے کے باوجود مولوی صاحب کہتے ہیں کہ صریح، صحیح حدیث اور پھر صحیح مسلم کی حدیث پر جرح شروع کردی۔

صحیحین کی احادیث پر تنقید بدعت ہے:۔

مولانا آپ تو بخاری و مسلم کی احادیث پر تنقید کرتے ہو شاہ ولی اللہ حجۃ اللہ البالغہ میں فرماتے ہیں کہ جو آدمی بخاری و مسلم کی احادیث پر اعتراض کرے نہ مانے وہ بدعتی ہے آپ پر بدعتی ہونے کا فتویٰ لگ چکا ہے۔

حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا:۔

لو اب میں حدیث پڑھنے لگا ہوں سن لو اگر آپ نے ماننا ہو تو یہی کافی ہے:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ؎ قَـالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَءْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ (سنن ابن ماجه كتاب اقامة الصلوة والسنة فيها باب القراءة خلف الامام)

اس کے علاوہ یہ روایت مسند احمد اور طحاوی میں بھی موجود ہے۔

؎ عنہا پر بڑا زور دے کر فرمایا لکھ لو۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرمارہے تھے کہ جو نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز مکمل نہیں ہوتی۔

کتاب القراء ۃ للبیہقی والی روایت:۔

مولانا عبادۃ بن صامت والی روایت کا تین مرتبہ جواب دے چکا ہوں۔آپ کہتے ہیں کہ جواب نہیں دیا کتاب القراء ۃ بیہقی کا حوالہ اور صفحہ پیش کر چکا ہوں۔عبادۃ بن صامت آپ کے بہت بڑے صحابی ہیں وہ فرماتے ہیں:**قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ لاَ صَلوٰۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَءْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ خَلْفَ الْاِمَامِ۔**

کہ جو آدمی امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ یہ بات عبادۃ بن صامت صحابی بیان کررہا ہے کہ یہ فرمان محمد رسول اللہ ﷺ کا ہے یہ عبادۃ بن صامت کی اپنی بات نہیں ہے۔

میں نے بخاری کی حدیث پیش کی آپ نے انکار کردیا ہے۔دوسری حدیث صحیح مسلم سے پیش کی تھی اس کا بھی آپ نے انکار کردیا ہے۔آپ نے فرمایا ہے کہ میں نے حدیث پیش کی تھی اِذَاقَرَءَ فَاَنْصِتُوْا جب امام پڑھے تو خاموش ہوجاؤ۔اس کا جواب دے چکا ہوں کہ اس سے مراد عام قراءت ہے سورۃ فاتحہ نہیں۔مولانا آپ صرف ایک حدیث پیش کردو جس میں سورۃ فاتحہ کا نام ہو کہ نہ پڑھنے سے نماز ہوجاتی ہے۔

لوگو یہ بات لکھ لو کہیں قیامت کے دن نماز سے اعمال نامہ خالی نہ نکل آئے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے جو آدمی امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔مولانا آپ صرف ایک حدیث دکھادو کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا ہو کہ جو امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز ہوجاتی ہے،دس ہزار روپے انعام کا اعلان کرتا ہوں۔

میرے پاس صحاح ستہ موجود ہے ان کتابوں میں سے صرف ایک حدیث پیش کردو۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میں نے پانچ احادیث پہلے پیش کی تھیں چھٹی اب پیش کر دی ہے۔ابھی میں نے 15 پوری کرنی ہیں ان شاءاللہ زندگی رہی تو ایسی ستر احادیث پیش کروں گا کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔

مولانا عصمت اللہ حنفی:۔

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ اَمَّا بَعْدُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

حضرات سنن ابی داؤد والی روایت کے بارے میں دو باتیں عرض کی تھیں (۱) محمد بن اسحٰق پر جرح ہے (۲) محمد بن اسحٰق مدلس ہے مولانا صاحب نے فتح القدیر کے حوالے سے محمد بن اسحٰق کو ثقہ ثابت کیا ہے۔میں نے محمد بن اسحٰق کے بارے امام ذھبی کا قول بتایا ہے کہ جب یہ حلال وحرام کی بات کرے تو اس کی بات حجت نہیں۔حافظ ابن حجر نے درایہ میں کہا ہے کہ جب یہ احکام کی بات کرے تو اس کی بات حجت نہیں گویا کہ مولانا کے پاس وہی روایتیں ہیں جو کہ حجت نہیں۔

مولانا عصمت اللہ کی دروغ گوئی:۔

باقی میری پہلی روایتوں کا جواب ابھی تک نہیں آیا اب میں اور پڑھنے لگا ہوں اچھا جناب،حضرت ابی بکرہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں حضرت ابی بکرہ فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے ہیں یعنی یہ ان صحابہ میں سے ہیں جو نبی ﷺ کے پاس آخری عمر میں تشریف لائے حضرت ابوبکرہ کی روایت:

اِنَّهٗ اِنْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ رَاكِعٌ"۔ابوبکرہ نبی ﷺ کے پاس آئے تو آپ حالت رکوع میں تھے:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فَرَكَعَ قَبْلَ اَنْ يَّصِلَ اِلَى الصَّفِّ۔

انہوں نے صف میں پہنچنے سے پہلے ہی رکوع کرلیا تا کہ میری رکعت نہ چلی جائے میں امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہوں جاؤں۔

آپ نے سلام پھیرنے کے بعد فرمایا اللہ تیرا شوق اور زیادہ کرے لیکن **وَلاَ تعد** دوڑ کے نہیں آنا۔ فتح الباری میں یہ لفظ لکھا ہے کہ اب اس رکعت کو دہرانے کی ضرورت نہیں انہوں نے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی اس کے باوجود نبی ﷺ نے اس کی رکعت کو معتبر سمجھا۔ اس طرح عبداللہ بن مسعودؓ بھی رکوع میں شامل ہوئے جماعت کھڑی تھی اور انہوں نے بھی سمجھا کہ میری نماز ہو جاتی ہے اگر چہ میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھوں اس طرح بہت سے صحابہ اس بات کے قائل تھے کہ اگر کوئی شخص رکوع میں شامل ہو جائے تو اس کی رکعت ہو جاتی ہے چاہے اس نے سورہ فاتحہ نہ پڑھی ہو۔ اگر سورۃ فاتحہ فرض تھی تو پھر سورۃ فاتحہ کے بغیر یہ رکعت نہیں ہونی چاہئے تھی۔

عائشہ رضی اللہ عنہا والی روایت پر وکیل حنفیت کی خامہ فرسائی:۔

پھر انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت پیش کی ہے میں گزارش کرتا ہوں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے مگر ان کا اپنا مذہب بھی یہ ہے کہ اگر امام جہری قرأت کرے تو مقتدی قراءت نہ کریں۔ جب حضرت صدیقہؓ کا مذہب یہ ہے تو پھر ان کی اس روایت کا یہ مطلب نہیں جو مولانا نے لیا ہے اگر یہ مطلب ہوتا جو مولانا صاحب نے سمجھا ہے تو پھر وہ کہتیں کہ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنی ضروری ہے۔ لیکن عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ مطلب نہیں سمجھا یعنی جو مطلب صحابہ نہیں سمجھے وہ آج مولانا صاحب سمجھتے ہیں۔ میں نے صحیح مسلم اور ابوداؤد سے روایت پیش کی ہے مولانا صاحب فرماتے ہیں کہ واقعی اس روایت میں لفظ قراءت ہے لیکن قراءت سے مراد عام قراءت ہے میں یہ گزارش کرتا ہوں لفظ قراءت فاتحہ اور غیر فاتحہ سب کو شامل ہے لیکن یہ حدیث میں غیر الفاتحہ کا لفظ دکھا دیں جب غیر الفاتحہ کا لفظ نہیں بلکہ قراءت کا لفظ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہے اگر اس سے مراد عام قراءت ہوتی تو راوی کو یوں کہنا چاہیے تھا فاتحہ کے علاوہ قراءت نہ کرو۔ میں نے ابو ہریرہ کی دو روایتیں پیش کی ہیں (۱) وَاِذَا قَـرَءَ فَاَنْصِتُوْا والی (۲) فَـانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقَرَاءَ ةِ والی (۳) ابوبکرہ کی (۴) ابوموسیٰ اشعری کی (۵) اور پانچویں اب پیش کرنے لگا ہوں

مولانا عصمت اللہ حنفی کی پانچویں دلیل:۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کی بیماری کے دنوں میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جماعتیں کروا رہے تھے۔ ایک دن آپ نے خیال کیا کہ میں بھی نماز باجماعت ادا کروں:

فَـجَـاءَ رَسُـوْلُ الـلّٰهِ ﷺ فَجَلَسَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَقَامَ اَبُوْبَكْرٍ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ يَأْتَمُّ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَالنَّاسُ يَأْتَمُّوْنَ بِأَبِىْ بَكْرٍ۔

نبی ﷺ باجماعت دائیں جانب، حضرت ابوبکر کھڑے ہوگئے ابوبکر صدیق اقتداء کر رہے تھے نبی ﷺ کی اور لوگ اقتداء کرر ہے تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی:

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْقِرَاءَ ةِ مِنْ حَيْثُ كَانَ بَلَغَ اَبُوْبَكْرٍ۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے قراءت وہاں سے شروع کی جہاں تک پڑھتے پڑھتے ابوبکر پہنچ چکے تھے یعنی اللہ کے نبی جب دو آدمیوں کے درمیان آرہے تھے تو قراءت شروع ہوچکی تھی۔ میں کہتا ہوں کہ سورۃ فاتحہ آدھی یا ساری پہلے گزر چکی تھی نبی ﷺ نے اس وقت سورہ فاتحہ نہیں پڑھی۔ بلکہ آپ نے قراءت وہاں سے شروع کی جہاں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پڑھتے پڑھتے پہنچ چکے تھے اس کے بعد آپ نے قراءت شروع کی۔ اگر تو نبی ﷺ کی نماز ہوگئی ہے تو ہماری بھی ہوگئی ہے تو اور اگر نبی ﷺ کی نہیں ہوئی تو دیں فتویٰ۔ میں نے ابوبکرہ کی روایت پیش کی ہے کہ انہیں رکعت دہرانے کا نہیں کہا اس کا مطلب ہے کہ بغیر فاتحہ پڑھے اس

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کی نماز ہوگئی۔

مولانا روپڑی رحمہ اللہ:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

رسول مکرم ﷺ کی نماز بیماری کی حالت میں قراءت کا آغاز کہاں سے ہوا؟ دلیل حنفیت کا جواب:۔

دوستو اور بزرگو ! مولانا صاحب نے آخر میں ایک روایت آپ کی بیماری کی حالت میں نماز والی پیش کر کے مغالطہ دینے کی کوشش کی ہے ہمارا ان کا جھگڑا یہ ہے کہ مقتدی سورۃ فاتحہ پڑھے گا یا نہیں؟ امام کے لئے یہ بھی ضروری سمجھتے ہیں اور ہم بھی ضروری سمجھتے ہیں بلکہ ان کا تو یہ بھی موقف ہے کہ امام کی سورۃ فاتحہ مقتدیوں کو بھی کام دے جاتی ہے۔

الجواب الاول:۔

حدیث انہوں نے یہ بیان کی ہے کہ نبی پاک ﷺ آئے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے جہاں سے ابوبکر قراءت کر رہے تھے وہاں سے نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے قراءت شروع کی (یہ روایت سنن ابن ماجہ میں ہے)۔مولانا صاحب فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے سورہ فاتحہ نہیں پڑھی۔مولانا اللہ کا واسطہ ہے نبی علیہ السلام پر الزام نہ لگاؤ پہلے تو یہ ثابت کرو کہ نماز دن کی تھی یا رات کی؟ اگر دن کی نماز تھی تو ابوبکر صدیق تو قراءت آہستہ کر رہے تھے نبی مکرم کو کیسے پتہ چلا کہ ابوبکر یہاں سے قراءت کر رہے ہیں پہلے تو یہ ثابت کرو۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

الجواب الثانی:۔

دوسری بات یہ ہے کہ نبی مکرم ﷺ تو ابوبکر صدیق کے امام تھے اور ابوبکر لوگوں کے امام تھے آپ فرما رہے ہیں کہ اللہ کے نبی نے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی (جبکہ حدیث میں اشارہ تک بھی نہیں کہ یہ قراءت کہاں سے شروع کی ممکن ہے ابھی سورہ فاتحہ کا آغاز ہی ہوا گر یہ نماز جہری ثابت ہوجائے) اگر اللہ کے نبی نے نہیں پڑھی تو تمہاری دلیل کیسے بن گئی؟ عبدالقادر کے سامنے لوگوں کو کیسے مغالطہ دے سکتے ہو؟ اگر رسول کریم مقتدی بنتے تو پھر آپ کا دعویٰ ثابت ہوسکتا تھا اب تو آپ نے خود انہیں امام مانا ہے تو پھر آپ کا دعویٰ تو باطل ہوگیا۔ کیا ثابت ہوا؟ پہلے مقتدی کی سورۃ فاتحہ کے منکر تھے آج امام کی سورۃ فاتحہ کے بھی منکر ہوگئے اور انکار بھی کس کا کیا؟ سرور کائنات محمد رسول اللہ ﷺ سے اگر نبی مکرم مقتدی بنتے تو پھر تمہاری دلیل بنتی۔

آہستہ پڑھنا انصات (چپ رہنے) کے خلاف نہیں

دلیل اول:۔

میں ہدایہ اور دیگر کتب فقہ حنفی سے یہ ثابت کر چکا ہوں کہ جب امام خطبہ دے رہا ہو اور خطبہ کو خاموش رہ کر سننے کا حکم ہے لیکن اگر خطیب دوران خطبہ اللہ کے رسول کا نام ذکر کرے تو درود آہستہ پڑھ لیں کیونکہ آہستہ پڑھنا چپ رہنے کے خلاف نہیں ہے۔

دلیل ثانی:۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے پوچھا کہ جب آپ اللہ اکبر کہہ کر خاموش ہوتے ہیں تو قراءت سے پہلے کیا پڑھتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا میں پڑھتا ہوں:

اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَا یَ الخ (صحیح بخاری کتاب الاذان باب ما

یقول بعد التکبیر رقم ۷۴۴)معلوم ہوا کہ آہستہ پڑھنا چپ رہنے کے حکم میں ہوتا ہے۔

ہدایہ سے بھی ثابت ہو چکا ہے کہ آہستہ پڑھنا چپ کرنے کے خلاف نہیں اور حدیث سے بھی یہ بات واضح کر چکا ہوں۔اور یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا جو امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔

ابوبکرہ والی حدیث کی وضاحت اور دلیل حنفیت کا رد:۔

مولانا صاحب نے ابوبکرہ کی صحیح بخاری سے حدیث پیش کی ہے اور تو صحیح بخاری سے کچھ نہیں ملا۔ابوبکرہ کی حدیث کو غلط معانی پہنا کر ضرور اپنا مطلب نکالا ہے۔مزہ تو تب تھا کہ اللہ کے نبی نے ایسے فرمایا ہوتا کہ اے ابوبکرہ تمہیں نماز دہرانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ تو نے سورہ فاتحہ نہیں پڑھی اور سورہ فاتحہ کے بغیر نماز ہو جاتی ہے انہوں نے بڑے زور سے یہ الفاظ پڑھے تھے **لاَ تَعُدْ لاَ تَعُدْ** مولانا آپ نے فرمایا **لاَ تَعُدَّ** اے ابوبکرہ (تمہیں مسئلہ معلوم نہیں تھا تم نے ایسا کر لیا) لیکن اس کو رکعت شمار نہ کرو نیز جزءالقراءۃ للبخاری کی روایت کے آخر میں یہ مذکور ہے **صَلِّ مَا اَدْرَكْتَ وَاقْضِ مَاسَبَقَكَ** (فتح الباری) اللہ کے رسول نے تو روک دیا تم کس قدر جرأت مند ہو۔

فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ کا ایک اور جواب:۔

مولانا صاحب فرماتے ہیں کہ لوگ قراءت کرنے سے رک گئے مولانا اس قراءۃ سے مراد عام قراءۃ ہے جس طرح اللہ نے تمام مومنوں کو حکم دیا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ۔(الجمعه)

اے ایمان والو جب تمہیں جمعہ کے لئے بلایا جائے تو اس کی طرف سب آ جاؤ۔اللہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کے نبی نے چار آدمی اس سے نکال لیئے ہیں اس طرح آپ نے عام قراءۃ سے سورۃ فاتحہ کو نکال دیا ہے۔

محمد بن اسحٰق سے تدلیس کا رفع :۔

مولانا صاحب فرماتے ہیں کہ محمد بن اسحٰق مدلس ہیں اور اس کا جواب نہیں آیا۔ سن لیں مولانا یہ میرے ہاتھ میں بذل المجہو د شرح سنن ابی داؤد ہے اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ محمد بن اسحٰق اگر حدثنی کی تصریح کر دے تو روایت صحیح اور ثابت ہو جاتی ہے یہی بات علامہ زیلعی نے تخریج زیلعی ص۲۳۱ میں لکھی ہے اب ذرا حدثنی کی صراحت سن لیں:

اخبرنا ابن صاعد ثنا عبدالله بن سعد ثنا عمی ثنا ابی عن ابن اسحق حدثنی مکحول (سنن دار قطنی ۱/۱۲۱) **حدثنا عبدالله حدثنی ابی ثنا یعقوب ثنا ابی عن ابن اسحق حدثنی مکحول عن محمود بن الربیع الانصاری** (مسند احمد ۳۲۲) الحمدللہ آپ کا یہ اعتراض ختم ہو گیا یہ روایت ثابت اور صحیح ہے۔

آپ صرف ایک حدیث صحیح پیش کر دیں جس میں یہ ہو کہ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہ پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے۔ آپ نے تو حد کر دی نبی مکرم ﷺ پر الزام دے دیا کہ آپ نے نماز میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھی۔ کاش آپ نبی ﷺ کو مقتدی بنا کر پیش کرتے تو پھر تو بات بنتی ایک طرف آپ ﷺ کو امام بناتے ہو دوسری طرف سورہ فاتحہ کا انکار کرتے ہو۔ خبردار آئندہ ایسی بات نہ کرنا اللہ کے نبی پر الزام نہ دینا۔

میں نے آپ کے سامنے صحیح بخاری کی حدیث پیش کی ہے کہ جو نماز میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ صحیح مسلم سے پیش کی ہے جو نماز میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ ابوداؤد سے روایت پیش کی ہے کہ آپ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا کیا میرے پیچھے قرآن پڑھتے ہو؟ صحابہ کرام نے کہا ہاں آپ نے فرمایا میرے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پیچھے سورہ فاتحہ کے بغیر کچھ نہ پڑھا کرو کیونکہ لاصَلٰوۃَ اِلَّابِھَا اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ میں نے پہلے پانچ احادیث پیش کی تھیں اب چھٹی حدیث پیش کی ہے ان چھ میں سے ایک بھی انہوں نے تسلیم نہیں کی۔ آج میں چاہتا تھا کہ اتنی احادیث پیش کرتا لوگوں کو پتہ چل جاتا لیکن ان کا شیوہ ہی یہ ہے کہ نہیں ماننا، نہیں ماننا، نہیں ماننا۔

میں چھ احادیث پیش کر چکا ہوں مولانا صرف ایک حدیث ایسی دکھادیں جس کا یہ معنی ہو کہ جو نماز میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے اسکی نماز ہو جاتی ہے یہ بات کرو اس کے علاوہ کوئی بات نہ کرو۔

مولانا عصمت اللہ حنفی:۔

مولانا عصمت اللہ نے حافظ صاحب کے اس بار ہا مطالبے کے بعد کہ "صرف ایک حدیث دکھادو جس میں یہ ہو کہ جو امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہ پڑھے اسکی نماز ہو جاتی ہے"۔ جرأت کی اور اللہ کے نبی پر جھوٹ باندھتے ہوئے یہ حدیث پیش کردی۔

عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَنْ قَرَءَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَلاَ صَلٰوۃَ لَہٗ (ابن حبان) زید بن ثابت کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے امام کے پیچھے قراءت کی اس کی نماز نہیں ہے۔

دوسری روایت:

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کُلُّ صَلٰوۃٍ لاَیُقْرَأُ فِیْھَا بِاُمِّ الْکِتَابِ فَھِیَ خِدَاجٌ اِلَّا صَلٰوۃٍ خَلْفَ اِمَامٍ (بیھقی کتاب القراءۃ) ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نماز میں جس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی جائے اس کی نماز ناقص ہے سوائے اس کے جب بندہ امام کے پیچھے ہو۔

مولانا روپڑی رحمہ اللہ:۔

حافظ صاحب نے جونہی بات شروع کی تو بہت زیادہ شور بلند ہوا گویا کہ اپنی خفت مٹائی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جارہی تھی حافظ صاحب بار بار یہ کہتے رہے لوگو سن لو، لوگو سن لو آخر جب تھوڑا سا شور ہلکا ہوا تو حافظ صاحب فرمانے لگے کہ جس کتاب سے انہوں نے روایت پیش کی ہے وہ مصنف خود اس روایت کے بارے زیادہ جانتے ہیں کہ اس کی حقیقت کیا ہے لوگو مصنف کے نزدیک یہ روایت جھوٹی ہے جھوٹی ہے جھوٹی ہے۔(کتاب القراءۃ بیہقی ص ۱۳۵) (پہلے والی روایت بھی موضوع ہے)

(قاضی عصمت اللہ صاحب نے اپنی خفت مٹانے کے لئے جب یہ جھوٹی حدیث پڑھی تو حافظ صاحب نے اس کا ایسا ناطقہ بند کیا کہ لوگ نعرہ تکبیر مسلک اہل حدیث کے نعرے بلند کرنے لگے۔اور یہ مجلس حنفیت کی شکست پر اختتام پذیر ہوئی)(ابوعکاشہ)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مناظرہ بمقام پنڈی کھیپ

موضوع : مسنون تراویح آٹھ یا بیس؟

مابین حافظ عبدالقادر روپڑی رحمہ اللہ و قاضی عصمت اللہ حنفی (دیوبندی)

حافظ روپڑی رحمہ اللہ :۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

حضرات ! آج ہمارا موضوع یہ ہے کہ ماہ رمضان میں رسول مکرم ﷺ نے نماز تراویح کتنی پڑھی ؟ فریقین کو یہ بات ملحوظ رکھنی چاہئے کہ ہر مسئلہ کا ثبوت حدیث سے پیش کیا جائے گا میں اس بات کا ذمہ دار ہوں کہ میں مسئلہ کو حدیث سے ثابت کروں گا کہ رسول اللہ ﷺ نے آٹھ رکعات تراویح پڑھی اور پڑھائی ہیں۔

چیلنج :۔

میں آپ سے یہ گذارش کرتا ہوں کہ آپ شرائط طے ہونے کے وقت بار بار فرما رہے تھے کہ ۲۰ رکعات تراویح سنت ہیں میں چیلنج کرتا ہوں کہ آپ صرف ایک صحیح حدیث پیش کر کے اپنے اس دعوے کو ثابت کریں میں ابتدا ہی میں آپ کو یہ بتا دوں کہ آپ ایک بھی صحیح حدیث پیش نہیں کر سکیں گے رسول مکرم ﷺ نے کبھی زندگی میں ۲۰ رکعات پڑھی ہوں یا پڑھائی ہوں۔

آٹھ تراویح سنت ہیں :۔

(دلیل اول) عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَئَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ رَمَضَانَ قَالَتْ مَاكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَزِيْدُ فِیْ رَمَضَانَ وَلاَ فِیْ غَيْرِهٖ اِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّیْ اَرْبَعًا فَلاَ تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّیْ اَرْبَعاً فَلاَ تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّیْ ثَلاثاً قَالَتْ عَائِشَةُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ عَيْنَیَّ تَنَامَانِ وَلاَ يَنَامُ قَلْبِیْ (صحيح بخاری كتاب صلوة التراويح باب فضل من قام رمضان رقم الحديث ۲۰۱۳)

سائل عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کرتا ہے اے ام المومنین! میرے نبی ﷺ رمضان میں کتنی رکعات پڑھا کرتے تھے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اے میرے بیٹے کان کھول کرسن لو۔ مَاكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَزِيْدُ فِیْ رَمَضَانَ وَلاَ فِیْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً کہ میرے نبی ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعات پڑھا کرتے تھے۔

احناف کی گواہی:۔

امام محمد تلمیذ امام ابوحنیفہ نے اپنی کتاب میں اسی حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا پر یہ باب قائم کیا ہے بَابُ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَمَافِيْهِ مِنَ الْفَضْلِ (مؤطا امام محمد ص ۱۴۱)

(۲) مولانا انور شاہ کشمیری حنفی کی کتاب العرف الشذی آپ نے طبع کی اور آپ کے بارے میں ہے۔ (میں یہ اس لئے پیش کر رہا ہوں کہ کہیں آپ تہجد اور صلوۃ التراویح الگ الگ نمازیں قرار نہ دے لیں) فرماتے ہیں: وَلاَمَنَاصَ مِنْ تَسْلِيْمِ اَنَّ تَرَاوِيْحَهٗ عَلَيْهِ السَّلاَمِ كَانَتْ ثَمَانِيَةُ رَكَعَاتٍ وَلَمْ يَثْبُتْ فِیْ رِوَايَةٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ اَنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلاَمُ صَلّٰى التَّرَاوِيْحَ وَالتَّهَجُّدَ عَلَيْحَدَةً فِیْ رَمَضَانَ (العرف الشذی ص ۳۰۹)

ہمیں یہ ماننے سے کوئی چارہ کار نہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی تراویح کی نماز آٹھ رکعات ہے اور یہ کسی حدیث سے ثابت نہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ماہ رمضان میں تہجد اور تراویح الگ پڑھی ہو۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(۳) امام زیلعی حنفی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث (عائشہ رضی اللہ عنہا) تراویح کے بارے میں ہے۔(نصب الرایہ ۱۵۳/۲)

دلیل ثانی: آٹھ رکعات تراویح سنت ہے:۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ رَمَضَانَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَالْوِتْرِ (قیام اللیل للمروزی ص ۱۵۵ صحیح ابن خزیمہ ۱۳۸/۲)۔جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں نماز تراویح آٹھ رکعات اور وتر پڑھائے۔یہ صحابی رسول ہیں۔

دلیل ثالث:۔

عائشہ رضی اللہ عنہا والی روایت مؤطا امام محمد ص ۱۴۱ میں موجود ہے۔

آٹھ رکعات سنت اور بیس رکعات تراویح والی حدیث بالاتفاق ضعیف ہے۔

''احناف کی گواہی''

حنفی ویرو! یہ بات ماننی پڑے گی کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز تراویح آٹھ رکعات ہے۔

مولانا انور شاہ کشمیری فرماتے ہیں:

فَصَحَّ عَنْهُ ﷺ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَاَمَّا عِشْرُوْنَ رَكْعَةً فَهُوَ عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَنَدٍ ضَعِيْفٍ وَعَلٰى ضُعْفِهٖ اِتِّفَاق'' (العرف الشذی ص ۳۰۹)

یہ بات صحیح ثابت ہو چکی ہے کہ سرور کائنات ﷺ نے آٹھ رکعات نماز تراویح پڑھائی اگر آپ بیس رکعات تراویح کے بارے پوچھیں تو اس کی تمام سندیں ضعیف ہیں اور ان کے ضعف پر اتفاق ہے۔

حنفی بھائیو! آپ جو بھی روایت پیش کریں گے وہ بالاتفاق آپ کے گھر کی گواہی کے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مطابق ضعیف ہوگی۔

علامہ عینی حنفی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث (عائشہ رضی اللہ عنہا) تراویح کے بارے میں ہے۔(عمدۃ القاری ۱۲۸/۱۱)

نتیجہ کیا نکلا؟

۱. حضرات میں آپ کے سامنے تین کتابوں سے آٹھ رکعات رسول مکرم ﷺ سے ثابت کر چکا ہوں۔صحیح بخاری، قیام اللیل للمروزی، مؤطا امام محمد سے احادیث پیش کی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے آٹھ رکعات تراویح ماہ رمضان میں پڑھی ہیں اور آٹھ رکعات ہی پڑھائی ہیں۔

۲. یہ بات بھی احناف کے پانچ اقوال پیش کر کے واضح کر چکا ہوں کہ تہجد اور تراویح کی نماز علیحدہ نہیں۔

۳. مولانا انور شاہ کشمیری کے حوالے سے یہ بات بھی بیان ہو چکی ہے کہ آٹھ رکعات پڑھنی ہی سنت ہیں اور بیس رکعات پڑھنے والی تمام روایات ضعیف ہیں اور ان کے ضعف پر اتفاق بھی ہے۔

ثبوت صرف امام الانبیاء سے مطلوب ہے؟

ہم نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دی ہے۔لہٰذا سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی زندگی سے ثبوت پیش کرو صرف ایک صحیح حدیث دکھا دو کہ رسول اللہ ﷺ نے بیس رکعات خود پڑھی یا پڑھائی ہیں صحابہ کی بات بعد میں ہوگی۔

قاضی عصمت اللہ دیوبندی:۔

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ ....وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلّٰى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حضرات ! میرے محترم بھائی نے زور دینے کی تو بہت کوشش کی لیکن بات کام کی ایک بھی نہیں کی، دیکھیں مسئلہ جس میں جھگڑا ہے وہ یہ ہے کہ ماہ رمضان میں عشاء کی نماز کے بعد وتروں سے قبل باجماعت جو نماز ادا کی جاتی ہے (دوبارہ پھر اسی بات کو دہرایا) اصطلاح شریعت میں اسے کیا کہا جاتا ہے؟ تراویح کی نماز کبھی غیر رمضان میں ادا نہیں کی جاتی۔ تراویح کی نماز باجماعت پڑھی جاتی ہے۔

تراویح کی تعریف فتح الباری سے:۔

یہ میرے پاس حافظ ابن حجرؒ کی کتاب فتح الباری ہے یہ صحیح بخاری کی شرح ہے اس میں لکھا ہے **سُمِّيَتِ الصَّلٰوةُ فِي الْجَمَاعَةِ فِيْ لَيَالِيْ رَمَضَانَ التَّرَاوِيْحُ** جو نماز رمضان کی راتوں میں باجماعت پڑھی جاتی ہے اسے تراویح کہتے ہیں مولانا یہ ذرا دیکھیں صفحہ ۱۷۸ ہے[1] جو نماز رمضان کی راتوں میں باجماعت پڑھی جاتی ہے اس کا نام تراویح ہے۔

صحیح بخاری والی حدیث کا جواب چرب زبانی سے:۔

مولانا نے حدیث صحیح بخاری سے پیش کی ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک حدیث پڑھی ہے پھر امام مروزی کی کتاب پڑھ لی پھر موطا امام محمد کی پڑھ لی۔ پھر کہا میں نے تیسری پڑھ لی اس طرح حدیثیں زیادہ نہیں ہو جاتیں۔ مولانا کو یہ خیال ہونا چاہئے کہ روایت چاہے دس کتابوں میں ہو ایک ہو تو ایک ہی ہوتی ہے اس لئے مولانا صاحب نے بڑا زور دینے کی کوشش کی ہے کہ میں نے اتنی روایتیں پڑھ لی ہیں اتنی پڑھ لی ہیں یہ خواہ مخواہ اسلام پر ستم کرنا اور زیادتی کرنا ہے روایت ایک ہو تو پھر اسے ایک ہی کہنا چاہئے۔ اگر روایتیں دو ہوں تو بندہ ان کو دو کہے جو ایک

---

[1] جلد کا حوالہ نہیں دیا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

روایت کو تین کہہ دے یا دو کو تین کہہ دے آپ خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ وہ مناظرے میں آگے کیا کرے گا ؟[1] باقی اب میں گزارش کرتا ہوں کہ جو مولانا صاحب نے حدیث پڑھی ہے وہ صحیح بخاری میں ہے اس کے الفاظ یہ ہیں اب میں آپ کو اس کے سارے الفاظ پڑھ کر سناتا ہوں تا کہ آپ کو پتہ چل جائے کہ حدیث کس کے متعلق ہے اور امام بخاری اس کو کس باب میں لائے ہیں؟ یہ فرماتے ہیں کہ امام محمدؒ نے موطا میں یہ حدیث نقل کی ہے میں کہتا ہوں کہ آپ کے اپنے امام امام بخاری ان کی کتاب جس کو تم کہتے ہو اَصَحُّ الْکِتَابِ بَعْدَ کِتَابَ اللّٰہِ صَحِیْحُ الْبُخَارِیُ[2] امام بخاری اس حدیث کو کس باب میں لائے ہیں بَابُ قِیَامِ النَّبِیِّ ﷺ بِاللَّیْلِ فِیْ رَمَضَانَ وَغَیْرِہٖ نبی ﷺ کی رات کی نماز رمضان اور غیر رمضان میں جوتھی[3] اب گفتگو اس نماز کے بارے شروع ہوگئی ہے جو رمضان میں بھی پڑھی جاتی ہے اور غیر رمضان میں بھی پڑھی جاتی ہے نماز تراویح غیر رمضان میں قطعاً نہیں پڑھی جاتی ہے۔اور حافظ ابن حجرؒ کے حوالے سے پیش کر چکا ہوں کہ نماز تراویح وہ ہوتی ہے جو باجماعت ادا کی جاتی ہے۔اس روایت میں وہ نماز پیش نہیں کی گئی جو باجماعت ادا کی گئی ہے میں گزارش کرتا ہوں کہ یہ حدیث رمضان اور غیر رمضان دونوں کے بارے میں ہے دیکھنا ہم نے یہ ہے کہ لفظ حدیث کیا کہتا ہے؟

---

[1] اندازہ کریں قاضی صاحب کی چرب زبانی کا۔

[2] حالانکہ دیوبندیوں کا خود یہی مذہب ہے اس بات پر علمائے احناف کی بہت سی گواہیاں ہیں دلیل کے لئے دیکھیں تدریب الراوی جلد اول، عمدۃ القاری جلد اول، اور ظفر الامانی۔

[3] حالانکہ امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب صلوۃ التراویح میں بھی ذکر کیا ہے لیکن یہ بات صرف اس لئے بتائی ہے کہ شاید مطلب نکل سکے کیا یہ یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِہٖ سے کم ہے اور کیا یہودیوں کا وطیرہ نہیں؟

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

باقی رہی یہ بات کہ فلاں یہ کہتا ہے اگر یہ مانتے ہو کہ فلاں یوں کہتا ہے تو پھر آؤ دیکھیں امام ابوحنیفہ کیا کہتے ہیں؟ امام مالک کیا کہتے ہیں؟ پھر دیکھو امام احمد بن حنبل کا کیا فتوی ہے۔ پھر دیکھیں امام شافعی کا کیا فتویٰ ہے؟ آپ یہ کیوں کہتے ہو کہ فلاں یوں کہتا ہے فلاں یوں کہتا ہے ہم اقوال رجال کو نہیں دیکھ رہے ہم تو پیغمبر کی حدیث کو دیکھ رہے ہیں۔ حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کی جو حدیث ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس حدیث کے بارے جو الفاظ ہیں حدیث کے جو الفاظ ہیں۔

مولانا صاحب تو بات کو گول کر رہے تھے کہ بات کہیں واضح نہ ہو جائے۔ اب ذرا سنو عَنْ اَبِیْ سَلْمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ رَمَضَانَ ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے سوال کیا کہ نبی ﷺ رمضان میں نماز کتنی پڑھتے تھے؟ سائل نے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے مہینے میں زیادہ عبادت کرتے تھے کہ شاید آپ جو رمضان میں تہجد میں نماز پڑھتے ہیں ان کی رکعات میں اضافہ ہو جائے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَزِيْدُ فِیْ رَمَضَانَ وَلاَ فِیْ غَيْرِهٖ کہ نہ رمضان میں اور نہ غیر رمضان میں نہیں بڑھاتے تھے علٰی اِحْدٰی عَشَرَةَ رَكْعَةً گیارہ رکعات سے۔ آگے سن لو اس حدیث کے الفاظ يُصَلِّی اَرْبَعًا کتنی پڑھتے تھے؟ چار۔ تراویح کے نفل دو دو پڑھتے تھے یہاں سے تہجد کی نماز ابوسلمہ نے پوچھا کہ اللہ کے نبی نفلی نماز کتنی پڑھتے تھے تو انہوں نے کہا کہ يُصَلِّی اَرْبَعًا وہ چار پڑھتے تھے۔ حالانکہ تراویح کی نماز دو دو رکعتیں ہوتی ہیں آگے فرماتی ہیں فَلاَ تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّی اَرْبَعاً۔ پھر چار اور پڑھتے تھے فَلاَ تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ۔ اس پوری روایت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آپ چار چار پڑھتے تھے یہ کیسے پڑھتے ہیں؟ دو دو۔ ساری روایت پر خود ان کا عمل نہیں اور یہاں سے لفظ غَيْرِهٖ بھی چھوڑ دیا ہمارے اوپر حجت بنا رہے ہیں۔ حد ہو گئی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بھی مولانا حد ہوگئی آگے دیکھیں ثُمَّ يُصَلِّي ثَلاثًا ۔ پھر آپ تین رکعات پڑھتے تھے ان کا بذات خود اس پر عمل نہیں انہوں نے سال بھر ایک ہی رکعت وتر پڑھنا ہوتا ہے ۔ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ عَيْنِيَّ تَنَامَانِ وَلاَ يَنَامُ قَلْبِيْ ۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ وتر پڑھنے سے قبل آپ سو جاتے ہیں بات سن رہے ہو؟ فرمایا آنکھیں تو سو جاتی ہیں لیکن دل نہیں سوتا ۔ مطلب یہ ہے کہ آپ آٹھ رکعات پڑھ کر سو بھی جاتے تھے اچھا بھئی آپ یہ بتاؤ کہ نماز تراویح اور وتروں کے دوران سونا جائز ہے؟ نہیں ۔ کیونکہ نماز تراویح کے فوراً بعد وتر پڑھ لئے جو ان کا بھی عمل ہے بات سمجھنے کی ہے اس حدیث میں جو ہمارے درمیان اختلافی مسئلہ ہے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے ۔ ہمارے درمیان جو اختلافی مسئلہ ہے وہ یہ ہے کہ رمضان کی راتوں میں جو نماز با جماعت ادا کی جاتی ہے اس نماز کی رکعات کی تعداد کتنی ہے؟ ہم نے یہ نہیں دیکھنا کہ اس حدیث کو فلاں کون سے باب میں لایا ہے اگر اس طرح دیکھنا ہے تو پھر میں وضاحت کرتا ہوں امام بخاری بَابُ قَيَامِ النَّبِيِّ ﷺ بِالَّلَيْلِ فِيْ رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ[1]

امام ترمذی رحمہ اللہ بَابُ مَاجَاءَ فِيْ وَصْفِ صَلٰوةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الَّلَيْلِ ۔ اگر کسی کو شک ہو تو وہ دیکھ لے نہ تو تراویح کا لفظ موجود ہے اور نہ رمضان کا موجود ہے ۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ اگر مولانا صاحب کو مؤطا امام محمد نظر آ گئی ہے تو سنن ترمذی نظر کیوں نہیں آئی ؟ امام ابوداؤد، امام نسائی سارے اس کو نماز تہجد کے بارے میں نقل کرتے ہیں یہ خواہ مخواہ کا دعوی ہے اس حدیث کے الفاظ سے بھی پتہ چلتا ہے کہ یہ حدیث تراویح کے بارے میں نہیں ہے اور بہت سارے محدثین کا اس کو باب التراویح میں ذکر نہ کرنا اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ یہ تراویح کے متعلق نہیں ۔ باقی رہا کہ فلاں نے یوں کہا فلاں نے یوں کہا ہے تو پھر اس میں تو یہ ہوگا کہ بعض کہیں گے

[1] حالانکہ امام بخاری نے کتاب صَلٰوةُ التَّرَاوِيْحِ بَابُ فَضْلِ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ بھی قائم کئے ہیں ۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کہ یہ تراویح کے بارے میں ہے بعض کہیں گے تراویح کے بارے نہیں ہے۔ بات یوں ہی بنے گی ناں۔لہٰذا ہم لفظ حدیث سے دیکھیں کہ لفظ حدیث کیا کہتا ہے؟ اگر لفظ حدیث اسے تراویح کے متعلق کہتا ہے تو تراویح کے متعلق لیں گے اگر لفظ حدیث تراویح کے بارے نہ ہوں تو ہم اللہ کے رسول ﷺ کی حدیث سے اعراض نہیں کریں گے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے الفاظ سے ہم اعراض نہیں کریں گے۔ پتہ یہ چلتا ہے کہ یہ روایت تراویح کے بارے میں نہیں تہجد کے متعلق ہے باقی چونکہ ہم نے بات سمجھا کے چلنا ہے۔مولانا صاحب پانچ پانچ منٹ وقت اس لئے لیتے ہیں کہ انہوں نے بات گول کرنی ہے(سمجھ گئے ہوں ناں؟)اب میں نے آپ کو حدیث اچھی طرح سمجھا دی ہے۔اس حدیث سے یقیناً پتہ چلتا ہے کہ اس حدیث کا تعلق نماز تراویح سے نہیں ہے۔ میں یہ خیال کروں گا کہ مولانا صاحب اب اس حدیث کو پیش نہیں کریں گے بلکہ کوئی اور حدیث پیش کریں گے جس کا تعلق نماز تراویح سے ہوگا۔

مولانا روپڑی رحمہ اللہ:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

میں نے آپ کے سامنے صحیح بخاری سے عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث پیش کی تھی۔ مولانا صاحب فرماتے ہیں کہ حدیث تو ایک پیش کی ہے اور کہتے تین ہیں۔مولانا سن لو عمل آپ کا اپنا ہے کہتے مجھے ہو آپ نے اپنی پوری گفتگو میں کوئی حدیث پیش نہیں کی سوائے اس کے کہ حدیث کے انکار کے لئے بہت سے طریقے پیش کئے ہیں۔مولانا صاحب! میں نے جو حدیث پیش کی ہے اس کی وضاحت بھی کی ہے کہ یہ حدیث کس کے متعلق ہے اور کی بھی آپ کی کتابوں سے ہے۔دوبارہ سن لو مولانا انور شاہ دیو بندی حنفی فرماتے ہیں: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ قِيَامِ شَهْرِ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

رَمَضَانَ اَیُ التَّرَاوِیُحِ ۔مولانا فرماتے ہیں کہ کہیں یہ نہ کہنا کہ تراویح اور چیز ہے تہجد اور چیز ہے فرماتے ہیں۔ لَمُ یَثْبُتُ فِیُ رَوَایَةٍ مِّنَ الرَّوَایَاتِ اَنَّهٗ عَلَیُهِ السَّلاَمُ صَلّٰی التَّرَاوِیُحَ وَالتَّهَجُّدَ عَلَیُحَدَةً فِیُ رَمَضَانَ ۔

کہ نبی مکرم ﷺ سے تراویح اور تہجد الگ پڑھنے کی ایک بھی حدیث ثابت نہیں ہے۔ بَلُ طُوُلُ التَّرَاوِیُحِ وَبَیُنَ التَّرَاوِیُحِ وَالتَّهَجُّدِ فِیُ عَهُدِهٖ عَلَیُهِ السَّلاَمُ لَمُ یَکُنُ فَرُقٌ فِی الرَّکَعَاتِ ۔کہ رسول اللہ ﷺ کی تراویح اور تہجد کی نماز میں کوئی فرق نہیں ہوتا تھا۔(العرف الشذی ص ۳۰۹)

رمضان میں پہلی رات پڑھتے تھے اور سوکر اٹھتے تو سحری کھاتے اور اس کا نام تراویح ہو گیا اور اگر سوکر اٹھ کر پڑھتے تو اس کا نام تہجد ہو گیا۔فرماتے ہیں کہ نماز ایک ہی ہے نام دو ہونے کی وجہ سے نمازیں دو نہ سمجھ لینا۔مولانا میرے ہاتھ میں یہ آپ کی کتاب ہے یا تو کہہ دو کہ اس نے غلط لکھا ہے پھر شاید آپ کا گزارہ ہو جائے لیکن جب تک یہ موجود رہے گی اس وقت تک آپ کچھ نہیں کر سکتے۔ پھر لکھتے ہیں وَاَمَّا النَّبِیُّ فَصَحَّ عَنُهُ ثَمَانَ رَکَعَاتٍ ۔صحیح ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آٹھ رکعات تراویح پڑھی۔مولانا صاحب فرماتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا والی حدیث کے پورے الفاظ نہیں پڑھے وہ چار چار پڑھتے تھے یہ دودو پڑھتے ہیں۔ وہ چار پڑھ کر تھوڑی دیر آرام کرتے تھے مولانا میں آپ کو کیسے سمجھاؤں اور پڑھاؤں۔ آپ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی فتح الباری دیکھ لیں اس میں لکھا ہے کہ پڑھتے دودو رکعتیں ہی تھے دو پڑھ کر جلدی سے کھڑے ہو جاتے تھے چار پڑھ کر ذرا وقفہ زیادہ کرتے تھے۔ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے جو تھوڑا وقفہ تھا اسے بیان نہیں کیا جو زیادہ تھا اسے بیان کر دیا۔ پھر فرماتے ہیں اَمَّا فِی الصَّحِیُحَیُنِ اَنَّهٗ صَلّٰی ﷺ فِیُ رَمَضَانَ ثَمَانَ رَکَعَاتٍ فرماتے ہیں کہ جس طرح صحیح بخاری میں ہے اسی طرح صحیح مسلم میں بھی ہے کہ نبی مکرم ﷺ آٹھ رکعات تراویح پڑھتے تھے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

آپ نے فرمایا کہ تراویح کے بارے آئمہ کی بات پیش نہ کرو آپ اپنے اکابرین کی بات چھوڑ کر کہاں جاؤ گے۔ مولانا سنو مولانا انور شاہ رحمہ اللہ کیسے حق بیان کرتے ہیں۔ لکھتے ہیں وَلاَ مَنَاصَ مِنْ تَسْلِيْمِ تَرَاوِيْحَهُ عَلَيْهِ السَّلاَمِ كَانَتْ ثَمَانِيَةَ رَكَعَاتٍ ۔ یہ بات مانے بغیر کوئی چارہ نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے آٹھ رکعات تراویح پڑھی اور پڑھائی ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں نے پیش کی ہے صحیح بخاری کی روایت میں نے پیش کی ہے مولانا فرماتے ہیں کہ صحیح بخاری میں یہ باب نہیں ہے مولانا آپ کو یہ زیب نہیں دیتا کہ آپ حدیث کا سہارا لیں آپ تو مقلد حنفی ہیں آپ کے لئے صرف امام کا قول ہی دلیل ہوتی ہے۔

علامہ عینی حنفی عمدۃ القاری ۱۱/۱۲۸ میں یہ باب قائم کرتے ہیں کتاب صَلٰوۃُ التَّرَاوِيْحِ اس کے بعد صحیح بخاری والی حدیث پیش کرتے ہیں۔

امام نووی صحیح مسلم میں باب یوں قائم کرتے ہیں: بَابَ التَّرْغِيْبِ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ وَهُوَ التَّرَاوِيْحُ قیام رمضان کی تراویح کے بارے میں وَهُوَ بَابُ التَّرَاوِيْحُ معنی تراویح ہے اَلْمُرَادُ قِيَامِ رَمَضَانَ صَلٰوۃُ التَّرَاوِيْحِ اور قیام رمضان سے مراد صلوۃ التراویح ہے۔ میں نے یہ لفظ آپ کی کتابوں سے پیش کر دیا ہے۔

نصب الرایہ (۲/۱۵۳) میں علامہ زیلعی حنفی فرماتے ہیں اگر کوئی سوال کرے کہ نبی مکرم ﷺ نے تین دفعہ صحابہ کو کتنی نماز پڑھائی تھی؟ تو ماننا پڑے گا کہ ثمان رکعات محمد رسول اللہ ﷺ نے آٹھ رکعات پڑھائی تھیں میرے عزیز یہ فیصلہ ہو چکا ہے۔

قاضی عصمت اللہ خان:۔

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ اَمَّا بَعْدُ ۔

میں نے اعتراض کیا تھا کہ مولانا اس حدیث کو اب پیش نہیں کریں گے کیونکہ لفظ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حدیث سے پتہ چل رہا ہے کہ یہ حدیث تراویح کے متعلق نہیں ہے میں نے تراویح کی تعریف حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی کتاب فتح الباری سے پیش کر دی ہے کہ تراویح کی نماز اسے کہا جاتا ہے جو رمضان کی راتوں کو باجماعت پڑھی جائے حدیث میں چونکہ رمضان وَغَیرِہٖ کے الفاظ ہیں مولانا صاحب عمدۃ القاری کا حوالہ پیش کر دیتے تھے میں کہتا ہوں۔

قاضی عصمت اللہ صاحب کی مکاری:۔

میں کہتا ہوں کہ امام بخاری کا حوالہ کیوں نہیں دیتے امام بخاری بڑے محدث ہیں یا علامہ عینی؟ امام بخاری رحمہ اللہ بڑے محدث ہیں [1] امام بخاری رحمہ اللہ، امام ترمذی رحمہ اللہ یہ سارے محدثین اس حدیث کو تراویح کے متعلق نہیں کہتے باقی رہا فلاں شارح حدیث نے کہا ہے فلاں شارح حدیث نے کہا ہے۔ میں پوچھتا ہوں محدث کی بات جو خود حدیث لکھنے والے ہیں انہوں نے کیا کہا ہے؟ میں پھر گزارش کرتا ہوں کہ لفظ حدیث سے کیا پتہ چلتا ہے یہ دیکھنا چاہئے کہ فلاں نے کیا کہا ہے یا یہ دیکھنا چاہئے کہ حدیث نے کیا کہا ہے؟ حدیث یہ کہتی ہے مَا کَانَ یَزِیدُ فِیْ رَمَضَانَ وَلاَفِیْ غَیْرِہٖ ۔حدیث میں صاف صاف الفاظ موجود ہیں رمضان اور غیر رمضان عَلٰی اِحْدٰی عَشَرَۃَ رَکْعَۃً کہ گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ حضرت جابر والی روایت انہوں نے پیش کی ہے پہلی روایت جو انہوں نے پیش کی ہے اس کا معنی میں نے لفظ حدیث سے پیش کر دیا ہے۔ میں نے لفظ حدیث کو نہیں چھوڑنا نہیں چھوڑنا، مولانا صاحب اقوال رجال کی طرف جائیں گے میں نے اقوال رجال کی طرف نہیں جانا نہیں جانا۔

جابر رضی اللہ عنہ والی روایت پر قاضی صاحب کی جرح:۔

رہا معاملہ جابر والی روایت کا تو مولانا اس کی سند پر کبھی غور کیا ہے۔ سند میں آپ نے

---

[1] اندازہ کریں کس قدر ردورخا پن ہے امام بخاری سے حسد اور بغض کی ان کی انتہا ہے اس کے باوجود صرف اپنا مطلب نکالنے کے لئے حالانکہ امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب صلوۃ التراویح میں بھی بیان کیا ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پڑھا ہے آپ کو معلوم ہے کہ اس کی سند میں راوی ضعیف موجود ہے اس لئے آپ حدیث کی سند پڑھنے کی کوشش نہیں کرتے اس روایت کی سند میں عیسٰی بن جاریہ راوی ہے اس کے بارے قَالَ ابْنُ مُعِيْنٍ عِنْدَهُ مَنَاكِيْر " عیسٰی بن جاریہ ایک حدیث نہیں کئی احادیث منکر جن کا کوئی پتہ نہیں چلتا جن کا احادیث میں ثبوت نہیں ہوتا ہے عیسی بن جاریہ اس طرح کی روایتیں پیش کرتا ہے یہ کہتے ہیں میں نے جابر کی روایت پیش کی ہے مولانا صاحب اس روایت کی سند میں عیسٰی بن جاریہ راوی موجود ہے عیسٰی بن جاریہ کے بارے قَالَ ابْنُ مُعِيْنٍ عِنْدَهُ مَنَاكِيْر " وَقَالَ النَّسَائِيُّ مُنْكِرُ الْحَدِيْثِ ۔ بڑا فتوی امام نسائی فرماتے ہیں مُنْكِرُ الْحَدِيْثِ وَجَاءَ عَنْهُ مَتْرُوْك " ہمارے امام نسائی فرماتے ہیں کہ یہ راوی بالکل متروک ہے اس کو قابل قبول نہیں کیا جا سکتا اس کی روایت پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا امام نسائی فرماتے ہیں کہ اس پر اعتبار نہ کرو امام ابن معین اس کی روایت پر اعتبار نہ کریں مولانا صاحب اسے ثبوت میں پیش کرتے ہیں حد ہو گئی ہے انہوں نے دعوی کیا ہے کہ صحیح حدیث، میں صحیح حدیث کا سوال کرتا ہوں میں ضعیف حدیث نہیں سننا چاہتا۔

مولانا روپڑی رحمہ اللہ:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

میرے دوستو اور بزرگو ! مولانا فرماتے ہیں کہ جابر رضی اللہ عنہ والی روایت ضعیف ہے اس میں عیسٰی بن جاریہ ضعیف ہے اسے فلاں نے ضعیف قرار دیا ہے آپ تو جانتے نہیں ضعیف کون ہوتا ہے نہ آپ کو اس سے غرض ہے آپ تو موضوع روایات سے بھی اپنا مطلب نکالنے سے دریغ نہیں کرتے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عیسیٰ بن جاریہ والی روایت علامہ عبدالحیؒ لکھنوی نے اصح قرار دی ہے:۔

یہ میرے ہاتھ میں مؤطا امام محمد ہے اس کی شرح علامہ عبدالحیؒ لکھنوی نے لکھی ہے وہ فرماتے ہیں اَمَّا عَـدَدُمَا صَلّٰی فَفِیْ حَدِیْثٍ ضَعِیْفٍ اَنَّہٗ صَلّٰی عِشْرِیْنَ رَکْعَةً وَالْوِتْرُ اَخْـرَجَـهٗ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَخْرَجَهٗ ابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِیْحِهٖ مِنْ حَـدِیْـثِ جَـابِـرٍ اَنَّـهٗ صَـلّٰـی بِهِـمْ ثَـمَـانَ رَکَعَـاتٍ ثُمَّ اَوْتَرَ وَهٰذَا اَصَحُّ (التعـلیق الـممجدشرح مؤطا محمد ص ۱۴۱ طبع قدیمی کتب خانہ کراچی) آپ نے کتنی رکعات پڑھیں؟ ایک ضعیف حدیث میں ہے کہ آپ نے بیس رکعت اور وتر پڑھا اس کو ابن ابی شیبہ نے ابن عباس کی حدیث سے نکالا ہے۔امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں، جابر کی حدیث بیان کی ہے کہ آپ نے آٹھ رکعت پڑھائیں اور وتر پڑھائے اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہے۔

میرے دوستو ! یہ آپ کے حنفی عالم نے مؤطا امام محمد کی شرح میں لکھا ہے آج آپ کی جان نہیں چھوٹ سکتی آپ جو بھی حدیث بیس رکعتوں کے بارے میں پیش کریں گے وہ ضعیف ہوگی۔کہیں یہ نہ کہنا کہ آپ نے نام امام محمد کا لے دیا ہے مؤطا امام محمد پر علامہ عبدالحیؒ لکھنوی نے شرح لکھی ہے آپ نوٹ کرلیں کہ وہ کہتے ہیں حدیث جابر بالکل صحیح ہے۔میں اپنے مخاطب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ اس کا کیا جواب دیتے ہیں؟ آپ کیسے حدیث کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔

مولانا احمد علی سہارنپوری بخاری کے حاشئے میں عائشہ رضی اللہ عنہا والی روایت کو تراویح کے متعلق قرار دیتے ہیں۔امام بخاری اسے کتاب التراویح میں نقل کرتے ہیں مؤطا امام محمد سے حوالہ میں پیش کر چکا ہوں کہ حدیث عائشہ تراویح کے متعلق ہے میں نے جتنے لوگوں کی بات پیش کی ہے مولانا صاحب سب کا انکار کررہے ہیں شرح مؤطا امام محمد میں لکھا ہے کہ یہ آٹھ رکعات پڑھانے والی حدیث بالکل صحیح ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عائشہ رضی اللہ عنہا والی روایت رمضان اور غیر رمضان والے الفاظ کا اصل مفہوم :۔

صحیح بخاری میرے ہاتھوں میں ہے میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا والی روایت پیش کی ہے مولانا فرماتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعات پڑھتے تھے اس سے دو باتیں ثابت ہوئیں۔

(۱) آپ رمضان میں ایک ہی مرتبہ نماز پڑھتے تھے اور وہ گیارہ رکعات تھیں۔

(۲) آپ نے رمضان اور غیر رمضان میں بیس رکعات کبھی نہیں پڑھیں بلکہ آٹھ رکعات ہی پڑھی ہیں۔

حنفیوں کے لئے نصیحت :۔

عائشہ رضی اللہ عنہا ام المومنین آپ کو سمجھا گئی ہیں کہ کہیں دھوکہ دینے کی کوشش نہ کرنا میرے نبی مکرم ﷺ نے چاہے رمضان میں رات کی نماز پڑھی یا غیر رمضان میں آپ نے آٹھ رکعات سے زیادہ پڑھی اور پڑھائی ہی نہیں۔مولانا یہ تو ہماری واضح دلیل ہے آپ کو زیب نہیں ہی دیتا کہ آپ اس حدیث سے کوئی اپنی طرف سے مفہوم نکالیں۔

(۳) پھر سائل کا سوال رمضان کی راتوں کے بارے میں تھا ام المومنین نے غیر رمضان کا بھی بتادیا آخر آپ اسے رمضان کی راتوں کا قیام تسلیم کیوں نہیں کر لیتے۔

قاضی عصمت اللہ صاحب کی موشگافیوں پر تبصرہ رو بڑی :۔

مولانا صاحب کا حال ذرا دیکھیں انہوں نے ابھی تک کوئی حدیث پیش نہیں کی۔آپ کے بڑے سب کہتے ہیں کہ یہ حدیث تراویح کے بارے میں ہے یہ آج بتانا چاہتے ہیں کہ یہ حدیث تراویح کے بارہ میں نہیں ہے۔یہ آپ کے بڑوں کو پتہ نہیں تھا۔وہ کیوں لکھ کر گئے اگر میں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نے عینی کا حوالہ دیا ہے تو کہتے ہیں عینی کی کیا حیثیت ہے؟ مولانا یہ لکھ دو کہ عینی نے غلط لکھا ہے آپ کا محدث عینی جس نے بخاری کی شرح لکھی ہے ۔مولانا صاحب اللہ کے لئے حدیث کا تو احترام نہیں کرتے ہو کم از کم اپنے آئمہ کی توہین تو نہ کرو۔صحیح بخاری کی حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا تراویح کے متعلق ہے یہ کس نے لکھا امام زیلعی حنفی نے نصب الرایہ میں لکھا۔ملاعلی قاری نے لکھا امام محمد نے موطا میں لکھا مولانا انور شاہ کشمیری نے عرف الشذی میں لکھا۔مولانا! عائشہ رضی اللہ عنہا والی حدیث کا جو مفہوم آپ مراد لیتے ہیں وہ آپ کے بڑے نہیں مانتے آپ لکھو کہ ہمارے سب محدث اور آئمہ غلط لکھ کر گئے ہیں ۔صرف عینی کے متعلق کیوں کہتے ہو سب کے متعلق لکھ دو مولانا میں نے صحیح بخاری کی حدیث پیش کی ہے آپ بھی ایک حدیث پیش کریں ایک صحیح حدیث پیش کریں ہم اٰمَنَّا کہیں گے آپ کی طرح حدیث کا غلط مفہوم بیان نہیں کریں گے۔

قاضی عصمت اللہ حنفی:۔

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ ۔

حضرات! پھر پرانی عادت میں کہتا ہوں کہ حدیث کیا کہتی ہے مولانا فرماتے ہیں فلاں آدمی کیا کہتا ہے؟

ڈوبتے کو تنکے کا سہارا: اب میں پوچھتا ہوں کہ اگر فلاں آدمی کی بات ماننی ہے تو پھر یہی فلاں آدمی جس کی یہ بات کرتے ہیں۔

بات کا آغاز اقوال الرجال سے جبکہ مطالبہ حدیث کا تھا:۔

یہ مولانا انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کی کتاب ہے ''عرف شذی''[1] جس کا حوالہ انہوں

---

[1] یہ نام یونہی مولانا نے پڑھا ہے۔

نے دیا ہے اس کی بات میں پیش کرتا ہوں افسوس اس بات کا ہے کہ یہ پوری عبارت نہیں پڑھتے بلکہ آدھی پڑھتے ہیں۔ سارا صفحہ نہیں پڑھتے وہ لکھتے ہیں: لَمْ يَقُلْ اَحَدٌ مِّنَ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ. میں اب آپ سے پوچھتا ہوں کہ آپ جانتے ہیں کہ آئمہ اربعہ کون ہیں؟ امام ابوحنفیہ، امام مالک، امام احمد بن حنبل، امام شافعی رحمھم اللہ تعالی۔

اگر ان سے ثابت ہو کہ نبی ﷺ سے تو ثابت ہیں آٹھ رکعات تو پھر انہیں آٹھ رکعات پڑھنی چاہئے لیکن اگر وہ آٹھ رکعات سے زیادہ پڑھتے ہیں تو ان کے نزدیک سنت کیا ہے؟ آٹھ۔ اور وہ آٹھ سے زیادہ پڑھتے ہیں تو پھر وہ پیغمبر کے متبع ہیں؟ نہیں۔ یہاں یہ الفاظ ہیں کہ لَمْ يَقُلْ اَحَدٌ مِّنَ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ . کسی امام نے چاروں میں سے نہیں کہا بِاَقَلِّ مِنْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةٍ فِي التَّرَاوِيْحِ۔ کہ بیس سے کم رکعت تراویح ہوتی ہیں۔ کسی امام نے بھی نہیں کہا۔ حضرت علامہ انور شاہ کشمیری کی اسی کتاب سے میں نے حوالہ پیش کیا ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں لَمْ يَقُلْ اَحَدٌ مِّنَ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ کسی ایک امام نے یہ بات نہیں کہی کہ تراویح بیس رکعات سے کم ہیں۔ وَاِلَيْهِ جَمْهُوْرُ الصَّحَابَةِ ،وَاِلَيْهِ. جَمْهُوْرُ الصَّحَابَةِ ،وَاِلَيْهِ جَمْهُوْرُ الصَّحَابَةِ ۔ صحابہ کرام کی عظیم ترین اکثریت جمہور لفظ تو آج کل عام ہے۔ بات سمجھ گئے ہو یہ بیس والا مذھب بات سمجھ گئے ہو یہ بیس والا مذھب کس کا ہے؟ وَاِلَيْهِ جَمْهُوْرُ الصَّحَابَةِ جمہور صحابہ کا یہ مذھب ہے۔ بھئی بندہ خدا سوچئے تو سہی کہ صحابہ کے جمہور کا بیس رکعات ہو اور پیغمبر صاحب کی سنت کے خلاف کر رہے ہوں۔ مجھے ایسے صحابہ، میں نہیں سمجھتا کہ ایک طرف تو وہ پیغمبر کے صحابہ ہوں اور دوسری طرف وہ پیغمبر کی سنت کے خلاف کر رہے ہوں میری سمجھ اور ماننے میں یہ بات نہیں آتی۔ مولانا صاحب مان لیں تو ان کی مرضی ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جامع ترمذی سے بیس رکعات کا ثبوت [1]

رہادوسرا مسئلہ، یہ امام ترمذی علیہ الرحمۃ کی کتاب ہے ان کو تو یہ مانتے ہیں ۔ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اَنْ يُّصَلِّيَ اَرْبَعِيْنَ رَكْعَةً مَعَ الْوِتْرِ ۔ بعض کا خیال ہے کہ اکتالیس رکعات: فَهٰذَا قَوْلُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ۔ یہی مذہب اہل مدینہ کا ہے وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا ۔ فرماتے ہیں اہل مدینہ تو کہتے ہیں ۴۱، آٹھ؟ کتنی بھئی ۴۱ ۔ اکتالیس کا معنیٰ آٹھ تو نہیں ہوتا ۔ اَكْثَرُ اَهْلِ عِلْمٍ عَلٰى مَارُوِیَ عَنْ عَلِيٍّ وَعُمَرَ وَغَيْرِهِمَا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً اکثر صحابہ کا یہ مذہب ہے کون سا؟ فرماتے ہیں جو منقول ہے یعنی علی اور عمر رضی اللہ عنہما اور دیگر صحابہ کے ہاں بیس رکعت ہیں ۔ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ ۔ فرمایا سفیان ثوری کا بھی یہی مذہب ہے امام شافعی کا بھی یہی مذہب ہے ۔ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَهٰكَذَا اَدْرَكُوْا بِبَلَدِنَا مَكَّةَ يُصَلُّوْنَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً ۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ مکہ کے سارے لوگ بیس رکعات پڑھتے ہیں یہ کتاب امام ترمذی (جامع ترمذی ص۱۳۹) صحاح ستہ کی یہ کتاب ہے ۔ فرماتے ہیں کہ مکہ والے کتنی پڑھتے تھے؟ مدینہ والوں نے آٹھ پڑھیں؟ نہیں ۔ ۴۱ پڑھیں ۔ مکہ والوں نے کتنی پڑھیں؟ ۲۰ ۔ میں نے جابر کی روایت پر اعتراض کیا ہے عیسیٰ بن جاریہ راوی ضعیف ہے عیسیٰ بن جاریہ راوی ضعیف ہے عیسیٰ بن جاریہ کو ثقہ ثابت کرنا مولانا صاحب کے ذمے ہے اگر یہ ثابت نہیں کر سکتے تو حدیث کو صحیح کہنا ان کا حق نہیں ۔

پھر انہوں نے مؤطا امام محمد کا نام لیا ہے مولانا صاحب یہ دکھا دیں کہ یہ عبارت مؤطا امام محمد کی ہے اگر نہیں تو پھر امام محمد کا نام لینا غلط ہے ۔[2] (مولانا غلام اللہ خان نے بول کر کہا کہ میں

---

[1] حدیث رسول یہاں بھی پیش نہیں کی ۔

[2] حالانکہ حافظ صاحب نے برملا فرمایا ہے کہ یہ مؤطا امام محمد کی شرح کی عبارت ہے ۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صدر صاحب سے مطالبہ کرتا ہوں کہ میرے مناظر نے مطالبہ کیا ہے انہوں نے جو روایت پیش کی ہے اس میں عیسیٰ بن جاریہ راوی ضعیف ہے جھوٹا تھا جھوٹ بولا کرتا تھا آپ کا مناظر اس کا جواب دے۔

مولانا روپڑی رحمہ اللہ:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

عیسیٰ بن جاریہ جسے آپ ضعیف قرار دیتے ہیں مولانا احمد علی سہارنپوری صحیح بخاری کے حواشی میں لکھتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ مولانا عبدالحئی لکھنوی حنفی نے اسے هٰذَا اَصَحُّ کہا ہے۔ جب آپ کے بڑوں نے مانا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے آپ کے کہنے سے کیسے ضعیف ہو جائے گی۔

عیسیٰ بن جاریہ کو ضعیف کہنے کی وجہ:۔

مولانا آپ کو عیسیٰ بن جاریہ کے ضعیف یا ثقہ ہونے سے کوئی غرض نہیں ہے آپ تو اپنا مطلب نکالنے اور مذھب بچانے کے چکر میں ہیں۔

لوگوں کا مختلف رکعات پڑھنا عمر رضی اللہ عنہ نے تمام لوگوں کو مسنون آٹھ رکعات پر جمع کر دیا:۔

مولانا آپ نے فرمایا ہے کہ مدینہ میں اکیالیس اور مکہ میں بیس پڑھتے تھے۔ اس کے بعد آپ نے عمر رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ کا نام بھی ذکر کیا ہے تو ذرا سنئے! عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں لوگ یوں مختلف رکعات پڑھا کرتے تھے مت الزام دینا عمر رضی اللہ عنہ پر۔ آپ نے کہا کہ چاروں آئمہ اس طرف گئے ہیں میں آپ کو بتاتا ہوں میرے ہاتھ میں مشکوۃ المصابیح موجود

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہے مؤطا امام مالک بھی ہے اس میں ہے کہ لوگ مختلف رکعات پڑھا کرتے تھے عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو سنت رسول ﷺ پر جمع کر دیا کہ رسول اللہ ﷺ کی سنت کہیں مٹ نہ جائے۔

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَ عُمَرُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَتَمِيْمًا الدَّارِيَّ اَنْ يَّقُوْمَا لِلنَّاسِ فِيْ رَمَضَانَ بِاِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً (مشكوة المصابيح باب قيام شهر رمضان رقم ١٣٠٢، مؤطا امام مالك العمل في القراءة باب ماجاء في قيام رمضان ص ٤٠)

میں دیکھ رہا ہوں کہ لوگوں میں سے کوئی کتنی رکعات پڑھتا ہے کیوں نہ میں ان کو اس پر جمع کر دوں جو محمد رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے۔ پڑھتے تھے لوگ مختلف رکعات (جس کو تم دلیل بناتے ہو) عمر رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب اور تمیم داری کو حکم جاری کر دیا کہ جس طرح رسول اللہ ﷺ آٹھ رکعات پڑھتے تھے اور آٹھ رکعات انہوں نے صحابہ کو پڑھائیں اسی طرح تم بھی آٹھ رکعات پڑھایا کرو۔ میں نے صحیح بخاری کی حدیث پیش کی ہے آپ نے اسے تسلیم کر لیا ہے دوسری حدیث کو ضعیف کہتے ہو آپ کے ضعیف کہنے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا آپ کے بڑے سارے اسے صحیح مانتے ہیں۔

پرانی یاددہانی:۔

میں آپ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ ایک حدیث صحیح پیش کردو کہ رسول اللہ ﷺ نے بیس رکعات تراویح پڑھائی ہو صرف ایک حدیث پیش کرو۔

قاضی عصمت اللہ حنفی:۔

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حضرات میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ میں ایک حدیث کا متعدد بار جواب دے چکا ہوں میں کہتا ہوں کہ اس حدیث کے الفاظ کیا کہتے ہیں مولانا صاحب فرماتے ہیں کہ فلاں بندہ کیا کہتا ہے۔ کیوں بھئی اس جواب کے بعد اس پر کسی کلام کی ضرورت ہے؟ جب حدیث کے الفاظ یہ کہتے ہیں کہ اس کا تعلق صلوۃ التراویح سے نہیں ہے باقی کسے باشد۔ باقی میں نے آپ کے سامنے حوالے بھی پیش کئے ہیں امام بخاری کا خیال ہے کہ اس کا تعلق صلوۃ التراویح سے نہیں ہے [1] امام ترمذی کا مذھب ہے کہ اس کا تعلق صلوۃ التراویح سے نہیں ہے قسطلانی نے لکھا ہے کہ ہمارے تمام شوافع کا مسلک ہے کہ اس کا تعلق صلوۃ التراویح سے نہیں ہے۔

اب میں دوسری بات کرنے لگا ہوں کیوں کہ اس پر پہلے ہی بہت بحث ہو چکی ہے۔ مولانا صاحب فرماتے ہیں کہ حافظ لکھنوی صاحب نے مولانا عبدالحئی لکھنوی صاحب نے چلو جی۔ ٹھیک ہے پہلے تو نام لیا تھا گول مول تا کہ لوگوں کو مغالطہ لگے کہ شاید یہ عبارت مؤطا امام محمد کی ہے میں نے عرض کی تھی مؤطا کی عبارت نہیں ہے اب فرماتے ہیں کہ مؤطا کی تو نہیں ہے لیکن مؤطا کے حاشئیے پر لکھا ہے [2] چلو ٹھیک ہے صبح کا بھولا شام کو واپس آجائے تو اسے بھولا نہیں کہتے۔ اچھا جناب!

---

[1] بالکل صاف جھوٹ ہے۔ امام بخاری پر الزام ہے سچ کسی نے کہا ہے

دیکھے تھے بہت ڈھیٹ اور بے شرم مگر
سب پر سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

[2] حالانکہ پہلے ہی مؤطا کا حاشیہ کہا تھا لیکن حضرت صاحب نے سوائے جھوٹ کے شاید کچھ سیکھا ہی نہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

علامہ عبدالحئیؒ لکھنوی کے قول "ھٰذَا اَصَحُّ" کی وضاحت قاضی صاحب کی زبانی:۔

اب میں گزارش کرتا ہوں کہ حافظ عبدالحئیؒ نے لفظ لکھا ہے "اَصَحُّ" کا میں مولانا سے پوچھتا ہوں اگر یہ امانت و دیانت سے سمجھتے ہیں کہ اَصَحُّ کا معنی کیا ہوتا ہے؟ اس کا معنی یہ ہوتا ہے کہ اس حدیث کو صحیح قرار دیا جاتا ہے اور اگر مولانا صاحب کو اس اصطلاح کا علم نہیں ہے تو ان کو چاہئے کہ اپنے بزرگوں کو پوچھ لیں ایک روایت اگر ضعیف ہو دوسری بھی ضعیف ہو۔ دونوں روایتیں ضعیف ہوں ایک میں ضعف زیادہ ہو دوسری میں کم ہو جس میں تھوڑا ضعف ہو اس پر لفظ اَصَحُّ بولا جاتا ہے کہ اس کی نسبت یہ صحیح ہے۔ اَصَحُّ یہ اسم تفضیل ہے اس روایت کے یہ ثابت ہو جانے پر کہ فلاں کے مقابلے میں یہ اچھی ہے اس سے اس حدیث سے اس کا ضعف ختم نہیں ہوتا۔ باقی مولانا لکھنوی صاحب نے اس کو صحیح نہیں کہا اگر تو یہ ہو کہ ھُوَ صَحِیْح "تو پھر تو ہم مانتے ہیں کہ وہ اسے صحیح قرار دے رہے ہیں۔ باقی مولانا فرماتے ہیں کہ جرح مبہم کا اعتبار نہیں میں نے جرح مبہم کوئی نہیں کی۔ میں نے نام لیا ہے عیسیٰ بن جاریہ کے متعلق محدثین نے کلام کیا ہے۔ آپ خود جانتے ہیں کہ امام نسائی اور ابن معین جیسے محدثین کو علم نہیں تھا کہ ہم عیسیٰ بن جاریہ پر کیوں جرح کر رہے ہیں۔ جب اس پر بڑے بڑے محدثین نے جرح کی ہے تو آپ کا فرض ہے کہ عیسیٰ بن جاریہ کی توثیق ثابت کرو۔ میں نے اس کی تضعیف ثابت کی ہے ایک اصول کے تحت اگر میں ایک حدیث کو ضعیف ثابت کر کے دکھا رہا ہوں آپ کو چاہئے کہ اصول حدیث کے تحت آپ اس کو صحیح ثابت کرو، بات سمجھ رہے ہو؟

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جابر رضی اللہ عنہ والی حدیث کو اَصَحُّ (اچھی) ماننے کے باوجود قاضی صاحب کی تضاد بیانی:۔

باقی رہا یہ مسئلہ کہ مولانا صاحب فرماتے ہیں کہ ایک روایت بیس رکعات والی پیش کرو میں نے پڑھنی ہیں لیکن مولانا صاحب نے اب تک کتنی پڑھی ہیں؟ ایک۔ دوسری بالکل ضعیف ہے۔ضعیف کے مقابلے میں مجھے بھی حق ہے میں بھی اسی طرح کی پیش کروں اگر آٹھ والی بھی ضعیف ہو اور بیس والی بھی ضعیف ہو تو دونوں ختم ہو گئی ناں۔ اس کے بعد اگر صحابہ کرام کا عمل ہو بیس کا تو پھر تائید کس کی بنے گی؟ بیس والے کی بنے گی یا آٹھ والے کی؟ میں جو روایت پیش کروں گا کم از کم اسے اتنے بڑے مجمع میں صحیح نہیں کہوں گا جبکہ وہ ضعیف ہو یہ تو مولانا صاحب کی جرأت ہے کہ اسے صحیح کہہ رہے ہیں۔ یہ سنن کبریٰ بیہقی کی کتاب ہے بہت بڑے محدث ہیں فرماتے ہیں:

قاضی عصمت اللہ صاحب کی دلیل بیس رکعات کے بارے میں۔

(حدیث رسول ﷺ یہاں بھی پیش نہیں کی)

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانُوْا يَقُوْمُوْنَ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً قَالَ وَكَانُوْا يَقْرَءُ وْنَ بِالْمِئَيْنِ وَكَانُوْا يَتَوَكَّؤُوْنَ عَلٰى عِصِيِّهِمْ فِيْ عَهْدِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ شِدَّةِ الْقِيَامِ ۔''حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں حضرت عمرؓ کے زمانے میں سارے صحابہ بیس رکعات، بیس رکعات، بیس رکعات پڑھتے تھے (سنن کبریٰ ۲ /۴۹۶) اور سورتیں بھی لمبی لمبی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مولانا روپڑی رحمہ اللہ:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلاَمُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

سائب بن یزید والی روایت ضعیف ہونے کے باوجود روپڑی صاحب کا عادلانہ جواب:۔

میں نے جابر رضی اللہ عنہ والی روایت پیش کی ہے مولانا صاحب نے فرمایا کہ وہ ضعیف ہے لیکن اچھی ہے چلو اچھی تو مان لیا۔ لیکن اپنی حالت یہ ہے کہ ابھی تک کوئی بھی عملی حدیث محمد رسول اللہ ﷺ پیش نہیں کر سکے۔ اِدھر اُدھر کی بہت باتیں کی ہیں یہ صرف لوگوں پر رعب ڈالنے کے لئے اور اپنی جھوٹی حمایت حاصل کرنے کا طریقہ ہے۔ ابھی تک مولانا صاحب پیارے نبی ﷺ کی ایک بھی حدیث پیش نہیں کر سکے۔

علمائے احناف نے جابر رضی اللہ عنہ والی روایت کو صحیح تسلیم کیا ہے نیز آٹھ تراویح کو مسنون کہا ہے:۔

مولانا انور شاہ کشمیری نے العرف الشذی میں عائشہ رضی اللہ عنہا والی حدیث کو تراویح کے متعلق تسلیم کیا ہے۔ آپ کا اعتراض ہے کہ حدیث جابر ضعیف ہے۔ مولانا انور شاہ کشمیری العرف الشذی ص۳۰۹ میں فرماتے ہیں: فَصَحَّ عَنْهُ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ۔ محمد رسول اللہ ﷺ نے تین راتوں میں اپنے صحابہ کو آٹھ رکعات تراویح پڑھائی۔ مولانا مجھے یہ بتاؤ کہ مولانا انور شاہ نے کس روایت کو صحیح تسلیم کیا ہے؟ تم ضعیف کہہ کر لوگوں کو دھوکہ دینا چاہتے ہو آپ کے بڑے مان چکے ہیں کہ حدیث صحیح ہے آپ کے ضعیف کہنے سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ میں نے دو حدیثیں پیش

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کی ہیں اوران کے بارے آپ لوگوں کی گواہی پیش کر دی ہے لیکن آپ ابھی تک کوئی صحیح حدیث پیش نہیں کر سکے۔

قاضی عصمت اللہ حنفی:۔

حضرات دیکھ لیا جو مولانا کا مصالحہ تھا وہ سارا مصالحہ سامنے آ گیا ہے[1] بار بار یہی زور ہے فلاں بزرگ یوں کہتا ہے فلاں بزرگ یوں کہتا ہے میں نے اس کے جواب میں بزرگ کی بات پیش کی ہے۔

دوسروں پراعتراض اورخوداقوال رجال کا پھرسہارا:۔

پھر میں نے کہا کہ لفظ حدیث دیکھو کہ لفظ حدیث کیا کہتا ہے؟اس کے بعد میرے خیال میں مجلس پوری سمجھ بیٹھی ہے کہ اس حدیث کا تعلق صلوۃ التراویح کے ساتھ نہیں میں نے تراویح کی تعریف بھی کر دی ہے اور حافظ ابن حجر سے فتح الباری کی روایت [2] پیش کی ہے کہ حافظ ابن حجر صاحب فرماتے ہیں کہ صلوۃ التراویح اس نماز کو کہا جاتا ہے جو رمضان کی راتوں میں باجماعت ادا کی جاتی ہے غیر رمضان میں تراویح نہیں پڑھی جاتی ۔شاید آپ کی طرف رواج ہو ؟نہیں غیر رمضان میں تراویح کی نماز کا قطعاً قطعاً رواج نہیں پایا جاتا۔اچھا جناب!

قاضی صاحب کا پینترا:۔

میں نے دو روایتیں پیش کی تھیں میں عرض کرتا ہوں کہ صحابہ کا عمل پیغمبر کی سنت کے خلاف نہیں ہوسکتا۔کیوں بھئی بات ٹھیک ہے؟

---

[1] کیا انداز گفتگو ہے۔

[2] روایت نہیں قول کہتے ہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فتاوی ابن تیمیہ سے بیس تراویح کا ثبوت (سنت نبوی پھر بھی پیش نہیں کر سکے)

یہ فتاوٰی ابن تیمیہ جلد دوم ہے امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ ان کے خیال کے مطابق بہت بڑے آدمی ہیں اور یہ انہیں اپنا امام سمجھتے ہیں۔ اگر تین طلاقوں کے مسئلے میں امام ابن تیمیہ کچھ نہ لکھتے تو ان کی جرأت نہیں کہ تین طلاق کے بارے ایک طلاق کا فتوی دیتے۔ یہ امام ابن تیمیہ ہی ہیں جہاں سے انہوں نے لیا ہے[1] یہ امام ابن تیمیہ صاحب ہیں جن سے یہ اپنے مسائل اخذ کرتے ہیں امام ابن تیمیہ صاحب فرماتے ہیں۔ قَدْ ثَبَتَ .

بہت سارے علماء کا فتوی ہے کہ بیس رکعات ہی سنت ہے لِاَنَّـــهٗ كَـــانَ بَيْـــنَ الْـمُهَـاجِـرِيْـنَ وَالْاَنْصَارِ وَلَمْ يُنْكِرْ مُنْكِرٌ "یہ فتاوی ابن تیمیہ جلد ایک[2] لِاَنَّـهٗ كَانَ بَيْنَ الْـمُهَـاجِـرِيْنَ وَالْاَنْصَـارِ۔ ابی بن کعب جو بیس رکعات پڑھاتے تھے سارے مہاجرین وہاں ہوتے تھے سارے انصار وہاں ہوتے تھے وَلَمْ يُنْكِرْ مُنْكِرٌ "کسی نے بھی نہیں کہا تھا کہ آپ بیس رکعات کیوں پڑھاتے ہو؟ اس لئے ثابت ہوا کہ بیس رکعات سنت ہیں، بیس رکعات سنت ہیں، حافظ ابن تیمیہ کا فیصلہ ہے۔ حافظ ابن تیمیہ کا فیصلہ ہے کہ بیس رکعات سنت ہیں اب مولانا صاحب پر لازم ہے کہ وہ ثابت کریں کہ وہ بار بار بزرگوں کا نام لیتے ہیں وہ ثابت کریں کہ آٹھ کے بعد جو بارہ ہیں وہ بدعت ہیں۔

---

[1] یہ بھی صاف جھوٹ ہے، یہ تو صحیح مسلم میں حدیث موجود ہے کہ تین طلاقیں بیک وقت ایک کا حکم رکھتی ہیں کس قدر ظلم ہے کہ حدیث کے ہوتے ہوئے لوگوں کو بے غیرتی والا کام حلالہ کروانے پر مجبور کرتے ہیں جبکہ رسول اللہ ﷺ نے حلالہ کرنے اور کروانے والے دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (ابوعکاشہ)

[2] پہلے جلد دوم کہا تھا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مولانا روپڑی رحمہ اللہ:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهِ وَ اَصْحَابِهِ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

فتاوٰی ابن تیمیہ والی بات کا جواب:۔

مولانا صاحب نے فتاوٰی ابن تیمیہ کا حوالہ پیش کر کے بڑی داد وصول کی ہے جبکہ میں اس کا جواب پہلے ہی دے چکا ہوں انہوں نے مغالطہ دینے کو کوشش کی ہے۔ میں نے مشکوۃ المصابیح کے حوالے سے یہ بات پیش کی تھی کہ لوگ مختلف ٹولیوں کی صورت میں نماز پڑھتے تھے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ابی بن کعب لوگوں کو بیس رکعات پڑھاتے تھے جو آپ نے حوالہ دیا ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب اور تمیم داری رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا کہ یہ جو تم بیس رکعات پڑھاتے ہو یہ صحیح نہیں۔

اَمَرَ عُمَرُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَتَمِيْمَاالدَّارِيَّ اَنْ يَّقُوْمَا لِلنَّاسِ فِيْ رَمَضَانَ بِاِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً (حوالہ مذکورہ)۔ یہ جو تم اپنی مرضی سے پڑھ رہے ہو یہ رسول اللہ ﷺ کی سنت نہیں ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب اور تمیم داری رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ لوگوں کو گیارہ رکعات پڑھائیں اس لئے کہ یہ محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے اور آپ نے اپنے صحابہ کو گیارہ رکعات ہی پڑھائی ہیں۔

مولانا انصاف کریں:۔

جب لوگ متفرق پڑھتے تھے اس وقت کی بات پیش کر کے لوگوں کو دھوکہ دیتے ہو۔ جب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سب کو گیارہ رکعتیں پڑھنے کا حکم دیدیا اسے کیوں چھپا رہے ہو؟ مؤطا امام مالک کی روایت میں نے پیش ہے۔ کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے تمام لوگوں کو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

گیارہ رکعات پڑھنے کا حکم دیا امام ابن تیمیہ کی بات تو آپ نے پیش کر دی اپنے سہارے کے لئے لیکن یہ جو سنداً بات موجود ہے یہ کیوں نہیں بتاتے۔

حدیث صحیح کا مطالبہ پھر سے:۔

سنو میرے بھائیو ایک حدیث رسول ﷺ آپ پیش کریں کہ آپ نے بیس رکعات پڑھائی ہو اگر آپ ایک حدیث پیش کر دیں تو بارہ ہزار روپیہ انعام دے کر جاؤں گا ان شاء اللہ آپ قیامت تک ایک بھی صحیح حدیث پیش نہیں کر سکتے۔

حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا تراویح ہی کے بارے میں ہے:۔

آپ فرماتے ہیں کہ صحیح بخاری کی حدیث تراویح کے بارے نہیں حدیث کے الفاظ یہ کہتے ہیں۔ میں آپ کے سامنے امام زیلعی حنفی، مولانا انور شاہ کشمیری، علامہ عینی حنفی، علامہ احمد علی سہارنپوری کے اقوال پیش کر چکا ہوں کہ ان کے یہ تمام بڑے حدیث عائشہ کو تراویح کے بارے ہی قرار دیتے ہیں۔ امام بخاری کے اس باب کو آپ نے پیش کر کے یہ رمضان اور غیر رمضان کے بارے میں ہے دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے جبکہ امام بخاری نے اسے کتاب صلوۃ التراویح میں بھی ذکر کیا ہے وہ آپ پیش کیوں نہیں کرتے۔

تہجد اور تراویح الگ الگ حدیث سے ثابت کریں:۔

دوسری بات کہ اگر آپ نے تہجد اور تراویح الگ الگ پڑھی ہیں تو اس کا ثبوت بھی آپ کے ذمے ہے آپ کبھی یہ پیش نہیں کر سکتے جابر رضی اللہ عنہ والی روایت کو بھی آپ کے بڑے صحیح مانتے ہیں۔

عیسی بن جاریہ کی ثقاہت:۔

عیسی بن جاریہ کے بارے آپ نے ضعیف کا حکم لگایا ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

۱. عیسیٰ بن جاریہ کے بارے ابوزرعہ فرماتے ہیں لاَ بَــأْسَ بِہ اس کے بارے کوئی شک نہیں۔

۲. ابن حبان نے اسے ثقات میں درج کیا ہے۔

۳. ابن خزیمہ نے اس حدیث کی تصحیح کی

۴. امام ہیثمی نے اس کی حدیث کی تحسین کی (مــجــمــع الــزوائــد ۲/ ۷۴) اور اسے ثقہ کہا (مجمع ۲/۱۷۵)

۵. امام بخاری نے التاریخ الکبیر (۲/۳۸۵) میں اسے ذکر کیا اور اس پر طعن نہیں کیا۔

۶. جس میزان سے آپ نے امام ذھبی کے اقوال کو نقل کیا ہے امام ذھبی ہی فرماتے ہیں کہ اس کی منفرد سند اِسْنَادُہٗ وَسَط ٌ ہوتی ہے۔ لہٰذا یہ روایت حسن درجے کی ہے۔

قاضی عصمت اللہ حنفی:۔

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۔

اچھا جی مولانا صاحب پھر بار بار اقوال رجال پیش کر رہے ہیں میں نے حدیث کے الفاظ پیش کئے ہیں مولانا صاحب اس کا جواب نہیں دے سکے، نہیں دے سکے، نہیں دے سکے [1] اور قیامت تک نہیں دے سکتے۔

بار ہا مطالبہ کے باوجود صحیح حدیث پیش کرنے سے بے بس قاضی صاحب پھر ضعیف حدیث کا سہارا لینے پر مجبور:۔

سن لو ! انہوں نے جابر کی ضعیف روایت پیش کی ہے اگر ویسی ہی روایت میں پیش

---

[1] کیا بات ہے مذہبی تعصب کی جیسے آخرت میں اللہ کے سامنے پیش ہی نہیں ہونا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کردوں تو خیرسلاّ ہے[1] کوئی حرج نہیں وہ میں بھی پیش کر دیتا ہوں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِيْ غَيْرِ جَمَاعَةٍ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَالْوِتْرَ۔

میں صاف کہتا ہوں کہ جیسی روایت انہوں نے پیش کی ہے ویسی میں بھی کرتا ہوں۔ پیغمبر صاحب ﷺ سے اگر صحیح روایت ہے تو وہ پیش کریں۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے رمضان میں بیس رکعات اور وتر پڑھے۔ میں نے تو صاف صاف کہہ دیا ہے کہ روایتیں دونوں ایک جیسی ہیں جیسے وہ ضعیف ہے عیسیٰ بن جاریہ[2] میں پڑھ رہا ہوں۔ تَفَرَّدَ بِهٖ اَبُوْ شَيْبَةَ ٹھیک ہے آگے لکھا ہوا ہے لیکن میں گزارش کرتا ہوں۔

قیاس اور احتمال دین نہیں بن سکتا:۔

ہم یہ نہیں سمجھ سکتے نہیں مان سکتے کہ حضرت عمر بن خطاب اور ان کے زمانے کے لوگ پیغمبر کی سنت کے خلاف کرتے ہیں اگر یہ کسی کا خیال ہے تو اسے مبارک ہو باقی ہمارا تو یہ خیال ہے اور اگر مولانا صاحب حضرت عمر بن الخطاب کے بارے کوئی ناجائز کلمہ آئندہ کہیں گے تو میرا خیال ہے کوئی مسلمان برداشت نہیں کرے گا۔ اس لئے میں مولانا صاحب کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں کہ حضرت عمر بن خطاب کی شان میں کوئی ناروا کلمہ آئندہ کے لئے اپنی تقریر میں نہ کہیں۔

---

[1] خود مان چکے ہیں کہ جابر کی روایت ہماری روایت سے اچھی ہے۔

[2] حافظ صاحب نے مطالبہ کیا آگے پڑھو۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فیصلہ امیر المؤمنین روایت مؤطا امام مالک کو مضطرب ثابت کرنے اوراپنے مذھب کو بچانے کی قاضی صاحب کی ناکام کوشش:۔

اب میں جواب دینے لگا ہوں مولانا صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو پیغمبر ﷺ نے گیارہ رکعات کا حکم دیا تھا میں پوچھتا ہوں مولانا صاحب[1] (پھر بولے) حضرت عمر بن خطاب ۔کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے ابی بن کعب کو کتنی رکعتوں کا حکم دیا تھا؟ گیارہ رکعتوں کا ۔میں پوچھتا ہوں کہ یہ روایت ایک سند سے ہے یا کئی سندوں سے؟ یہ روایت ایک ہی طریقہ سے ہے یا اس روایت کے اور بھی طریقے ہیں اوران میں الفاظ ۲۱ رکعات کے ہوں کتنی کا حکم دیا ۲۱ رکعات کا ۔یہ کتنی کا کہتے ہیں گیارہ رکعات کا ۔اگر یہی روایت طریقہ دوسرا ۔اسی لئے امام زرقانی مؤطا کی شرح میں فرماتے ہیں کہ یہاں امام مالک سے وہم ہوگیا ہے ۔روایت گیارہ والی ٹھیک نہیں بات سمجھ گئے ہو ۔انہیں ضرورت ہے کہ ہر ضعیف روایت پیش کریں ۔

وکیل حنفیت کی جسارت وجرأت:۔

اب میں حافظ ابن حجر کی فتح الباری سے پیش کرتا ہوں کہ اس میں اس حدیث کا پوسٹ مارٹم کیسے کیا گیا ہے ۔اس میں لکھا ہے: وَرَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ وَزَادَ فِيْهِ وَكَانُوْا يَقْرَءُوْنَ بِالْمَائَتَيْنِ وَيَقُوْمُوْنَ عَلَى الْعَصَامِنْ طُوْلِ الْقِيَامِ ۔آگے کہتے ہیں: وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ فَقَالَ ثَلاثَ عَشَرَةً ۔دوسرے طریقے میں الفاظ تیرہ کے ہیں ۔آگے وَرَوَاهُ عَبْدُالرَّزَاقِ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ يُوْسُفَ

---

[1] آوازیں آئیں کہ عمر بن خطاب ۔مولانا صاحب جھوٹ بولنے کے لئے اور صحابہ کے عمل کو غلط ثابت کرنے کے لئے پہلے لمحے ہی "تھڑک" گئے ۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فَقَالَ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ ۔اور تیسرے طریقے میں الفاظ ۲۱ کے ہیں روایت یہی ہے۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ اس کے طریقے تین ہیں ایک میں گیارہ کا ہے، دوسرے میں تیرہ کا ہے، تیسرے میں اکیس کا ہے۔ اب میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ جس روایت کے تین طریقے ہوں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ راوی کو پوری بات یاد نہیں رہی ٹھیک ہے ناں؟ کبھی وہ گیارہ کہتا ہے کبھی وہ تیرہ کہتا ہے کبھی وہ اکیس کہتا ہے۔ میں مولانا صاحب سے وہ چیز مانگتا ہوں جو صحیح ہو یہ روایت چونکہ تین طریقوں سے ہے لہٰذا یہ روایت مضطرب ہے۔ اور یہ بات آپ کے حافظ محمد گوندلوی صاحب جنہوں نے رفع الیدین کے متعلق کتاب لکھی ہے حوالہ میرے ذمے ہے۔ حافظ محمد صاحب نے لکھا ہے کہ حدیث ضعیف کی مختلف اقسام ہیں۔ ان میں سے ایک قسم یہ ہے کہ جس روایت کی سندوں میں یا الفاظ میں اختلاف ہو جائے کبھی کوئی کبھی کوئی تو وہ روایت مضطرب اور ضعیف ہو جاتی ہے۔

مولانا روپڑی رحمہ اللہ:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

بھئی دوستو اور عزیزو! میں نے مؤطا امام مالک کی جو روایت پیش کی ہے۔ مولانا صاحب امام زرقانی کی عبارت پیش کر کے فرماتے ہیں کہ امام مالک کو وہم ہو گیا ہے۔ لوگوں کو ہمیشہ کہتے ہو کہ چار امام برحق ہیں حالت دیکھو کہ امام مالک کی بھی توہین شروع کر دی ہے۔ آج آپ نے شروع سے ہی یہ وطیرہ بنایا ہے کہ آج جو بھی آپ کے مذہب کے خلاف ہو گا اس کی آپ نے توہین کرنی ہے خبردار امام مالک کے بارے اپنی زبان نہ کھولو اپنا مذھب ثابت کرنے کے لئے امام زرقانی کی عبارت پیش کر کے امام مالک کی توہین کر رہے ہو۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مضطرب کہنے والو جواب دو:۔

امام مالک کی توہین کرنے والا خود عقل نہیں رکھتا۔آؤ اگر آپ ہمت رکھتے ہیں تو دلائل کی دنیا میں بات کریں ابھی تک آپ نے نبی ﷺ کی کوئی صحیح حدیث بیس رکعات کے بارے میں پیش نہیں کی چلو جاؤ ایک روایت پیش کردو جس میں عمر رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب اور تمیم داری کو بیس رکعات پڑھانے کا حکم دیا ہو۔

مضطرب کے لئے کوئی گواہی پیش کرو:۔

میں نے مؤطا امام مالک کی روایت پیش کی ہے لاؤ اپنے بڑوں میں سے کسی کی گواہی پیش کرو کہ انہوں نے اسے مضطرب کہا ہو آپ کے کہنے سے تو یہ ضعیف نہیں ہو جائے گی۔

آپ ہی اپنی اداؤں پر ذرا غور کریں:۔

کیسی دوغلی پالیسی ہے خود فرماتے ہیں کہ ابن عباس والی روایت ضعیف ہے ماننے کے باوجود بھی اسے پیش کررہے ہیں کیسی جرأت ہے۔

ابن عباس کی روایت بیس رکعات والی جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے:۔

ابن عباس والی روایت کو تو جمہور محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱. امام ذھبی نے اس روایت کو منکر روایات میں شمار کیا ہے۔

۲. حافظ ابن حجر ہیثمی نے فرمایا کہ اس روایت کے راوی ابوشیبہ ابراہیم پر تمام آئمہ جرح نے منکر الحدیث کا حکم لگایا ہے۔

اتنی ضعیف حدیث پیش کر کے لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونک رہے ہو اللہ کو کیا جواب دو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

گئے؟ جو میں نے عائشہ اور جابر رضی اللہ عنہما کی روایتیں پیش کی ہیں یہ ان کے بھی خلاف ہے۔

بیس رکعات باجماعت پڑھنے والی ضعیف حدیث بھی نہیں ہے:۔

میں جابر رضی اللہ عنہ والی روایت کی تحسین ثابت کر چکا ہوں۔ ابھی تک آپ نے رسول اللہ ﷺ کی بیس رکعات والی کوئی صحیح حدیث پیش نہیں کی۔ جاؤ اب دوبارہ چیلنج کرتا ہوں کہ آپ رسول مکرم ﷺ سے بیس رکعات باجماعت والی ضعیف حدیث بھی پیش نہیں کر سکتے جاؤ ،هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۔

جابر رضی اللہ عنہ والی حدیث کے بارے مولانا عبدالحیٔ حنفی کا فتوی:۔

علامہ عبدالحیٔ لکھنوی حنفی تحفۃ الاخیار ص ۲۸ میں فرماتے ہیں:

وَالْحَاصِلُ اَنَّهٗ سُئِلَ مِنْ صَلٰوةِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ تِلْكَ اللَّيَالِيْ اَنَّهَا كَمْ كَانَتْ فَالْجَوَابُ اَنَّهَا ثَمَانَ رَكَعَاتٍ لِحَدِيْثِ جَابِرٍ وَاِنْ سُئِلَ اَنَّهٗ هَلْ صَلّٰى فِيْ رَمَضَانَ وَلَوْا اَحْيَانًا عِشْرِيْنَ رَكْعَةً فَالْجَوَابُ نَعَمْ ثَبَتَ ذَالِكَ بِحَدِيْثٍ ضَعِيْفٍ فَاِنَّهُمْ اِنْتَهٰى (تحفة الاخبار ص ۲۸)

یعنی اگر نبی ﷺ کی نماز کے بارے میں سوال ہوا کہ ان راتوں میں آپ نے کتنی رکعات پڑھی تھیں؟ تو جابر کی حدیث کے تحت کہنا پڑے گا کہ آپ نے آٹھ رکعات پڑھی ہیں اور اگر یہ سوال کیا جائے کہ کبھی آپ نے بیس رکعات تراویح بھی پڑھی ہیں؟ تو جواب دینا ہوگا کہ اس کی دلیل ضعیف حدیث ہے۔

قاضی عصمت اللہ حنفی:۔

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ۔

حضرات جو مولوی صاحب نے احادیث پیش کرنی تھیں وہ ساری سامنے آ گئی ہیں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

انہوں نے ثابت کرنا تھا کہ آٹھ تراویح صحیح حدیث سے ثابت ہیں آپ دیکھ بیٹھے ہیں کہ وہ ثابت کر بیٹھے ہیں اب میں حدیثیں پڑھنے لگا ہوں۔

قاضی صاحب کی دغابازی:۔

دوحدیثیں آپ سن چکے ہیں سائب بن یزید کی روایت اورعبداللہ بن عباس کی روایت کتنی ہوگئیں؟ دو۔عبداللہ بن عباس کی روایت میں نے پیش کی یہ فرماتے ہیں وہ ضعیف ہے میں نے کہا جیسی آپ کی ویسی ہماری،لیکن یہ ایک ضعیف پر علماء کا عمل ہے۔[1] دوسری ضعیف پر علماء کا عمل نہیں جس ضعیف پرعلماء کا عمل ہے وہ حجت بن جائے اور جس پر علماء کا عمل نہیں وہ حجت نہیں بنے گی۔یہ امام مالک کی کتاب ہے جس سے انہوں نے گیارہ والی پڑھی ہے اس کے بارے بتا چکا ہوں زرقانی کی عبارت مولانا صاحب کو ساری پڑھ دینی چاہیئے تھی تاکہ پتہ چل جاتا کہ امام زرقانی اس حدیث پر جرح کر رہے ہیں یا نہیں۔

قاضی صاحب صحیح حدیث پیش کرنے سے منحرف آخر ضعیف آثار کا سہارا لینے پر مجبور:۔

اب یہ مؤطا امام مالک ہے اس میں ہی یہ روایت ہے:

عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ اَنَّهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ فِيْ زَمَانَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِثَلٰثٍ وَّعِشْرِيْنَ رَكْعَةً ۔حضرت عمر کے زمانے میں لوگ تیئس رکعات پڑھتے تھے۔

(۲)اگلی روایت: وَكَانَ الْقَارِئُ يَقْرَءُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فِيْ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَاِذَا قَامَ بِهَا فِيْ ثِنْتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً اَیْ النَّاسَ قَدْ خَفَّفَ۔

---

[1] اہل حدیث قاضی صاحب کے نزدیک شاید علماء نہیں۔حالانکہ مقلد عالم نہیں ہوتا۔التمہید لابن عبدالبر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عام طور پر امام آٹھ رکعتوں میں سورۃ بقرہ پڑھتا تھا لیکن جب بارہ رکعتوں میں امام سورۃ بقرہ پڑھتا تو لوگ کہتے کہ آج امام نے ہلکی نماز پڑھائی ہے۔معلوم ہوا کہ زیادہ پڑھتے تھے۔(بات سمجھ گئے ہو؟)[1]

(۳)اب چوتھی سن لو:اَنْبَأَ اَبُوْ الْخَصِیْبُ قَالَ کَانَ یَؤُمُّنَا سُوَیْدُ بْنُ غَفْلَةَ فِیْ رَمَضَانَ وَیُصَلِّیْ خَمْسَ تَرْوِیْحَاتٍ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً وَرُوِیْنَا عَنْ شِتَیْرِ بْنِ شَکْلٍ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ کَانَ یَؤُمُّهُمْ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِیْنَ رَکْعَةً وَیُوْتِرُ بِثَلَاثٍ وَّفِیْ ذٰلِکَ قُوَّةٌ“۔

سوید بن غفلۃ، آگے میں نے نام ابی بن کعب کا پیش کیا ہے مولانا صاحب فرماتے ہیں کہ ابی بن کعب کو حضرت عمر نے کتنا حکم دیا تھا؟ گیارہ رکعتوں کا۔ میں نے اس کے جواب میں بتادیا ہے کہ اس روایت کے طریقے تین ہیں لازمی طور پر یہ ماننا پڑتا ہے کہ اس روایت میں کسی راوی کا وہم ہے راوی کو پوری بات یاد نہیں رہی۔ کبھی وہ گیارہ نقل کرتا ہے کبھی تیرہ اور کبھی اکیس۔اس لئے وہ روایت تو کمزور ہوگئی ابی بن کعب کی جو روایت میں نے پیش کی ہے اس میں الفاظ ہیں قَدْ ثَبَتَ ۔ اور کہنے والے ہیں حافظ ابن تیمیہ صاحب یہ بات صحیح طرح ثابت ہے کہ ابی بن کعب کتنی پڑھاتے تھے؟ ۲۰ رکعات:سُوَیْدُ بْنُ غَفْلَةَ فِیْ رَمَضَانَ ۔ یہ ہمارے امام تھے وَیُصَلِّیْ خَمْسَ تَرْوِیْحَاتٍ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً پانچ ترویحے ۲۰ رکعات۔آگے:وَرُوِیْنَا عَنْ شِتَیْرِ بْنِ شَکْلٍ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حضرت علی کا شاگرد:اَنَّهٗ کَانَ یَؤُمُّهُمْ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِیْنَ رَکْعَةً وَیُوْتِرُ بِثَلَاثٍ۔حضرت علی کا شاگرد کتنی پڑھاتا تھا؟ بیس آگے سنو۔

---

[1] یہ انداز قاضی صاحب کا وہاں ہوتا ہے جہاں دھوکہ دینا مقصود ہو پچھلے تمام ”بات سمجھ گئے ہو“ کا دوبارہ ملاحظہ کریں۔(ابوعکاشہ)

(۴)عَنْ عَلِیِّ قَالَ دَعَا الْقُرَّاءَ فِیْ رَمَضَانَ فَاَمَرَمِنْھُمْ رَجُلاً یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ بِعِشْرِیْنَ رَکْعَۃً ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دورخلافت میں قاریوں کو بلایا کہا آؤ میں تمہیں حکم دینے لگا ہوں۔حکم دیا کیا؟یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ بِعِشْرِیْنَ رَکْعَۃً ۔ایک امام مقرر کیا کہا لوگوں کو کتنی رکعات پڑھانی ہیں؟ بیس۔

وکیل حنفیت کی خوش گپیاں:۔

مولانا صاحب کے پاس تھیں صرف دوروایتیں۔میں نے آپ کے سامنے کتنی پیش کر دی ہیں؟ بات سمجھ گئے ہو؟ پانچ میں نے پیش کر دی ہیں اور ابھی میں نے اور پیش کرنی ہیں ان پانچوں پر بات ختم نہیں ہوئی ابھی میں نے اور پیش کرنی ہیں۔ میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ جو روایت مضطرب ہے مولانا صاحب کو چاہئے کہ اسے واپس لے لیں میں یہ کہتا ہوں عیسیٰ بن جاریہ پر جرح موجود ہے مولانا صاحب اس کا جواب نہیں دے سکے،نہیں دے سکے،نہیں دے سکے اور قیامت تک نہیں دے سکیں گے۔

حضرت عائشہ والی روایت بار بار پیش کر رہے ہیں میں کہتا ہوں کہ اس روایت میں فِیْ رَمَضَانَ وَغَیْرِہٖ الفاظ موجود ہیں اس کا تعلق صلوۃ التراویح کے ساتھ نہیں ہے،نہیں ہے [1]

---

[1] نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ ۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حافظ روپڑی رحمہ اللہ:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلاَمُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

مولانا دھوکہ نہ دو:۔

مولانا صاحب فرماتے ہیں میں نے پانچ احادیث پیش کر دی ہیں۔مولانا صاحب اللہ کے لئے لوگوں کو مغالطہ نہ دو، دھوکہ نہ دو،سب سے پہلی بات یہ ہے کہ آپ نے ابھی تک کوئی صحیح حدیث پیش نہیں کی کہ نبی مکرم ﷺ نے بیس رکعات تراویح پڑھی یا پڑھائی ہو۔

آثار کو احادیث کہہ کر جان نہ چھڑاؤ:۔

یہ جتنے بھی آثار آپ نے پیش کئے ہیں یہ غیر مستند ہیں کوئی ایک بھی پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتا آپ کے دلائل کی حقیقت یہ ہے۔

(۱) مؤطا امام مالک کے حوالے سے آپ نے روایت بیان کی ہے اس میں یزید بن رومان جو اس روایت کو بیان کرنے والا ہے انہوں نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔لہذا یہ روایت ضعیف، منقطع اور مرسل ہے۔فقہ حنفیہ کی کتاب شرح منیہ میں اصل عبارت یوں ہے:

وَلٰکِنَّہٗ لَمْ یُدْرِکْ عُمَرَ فَیَکُوْنُ مُنْقَطِعًا (ص ۳۸۸)

یزید بن رومان پانچویں طبقہ کے صغار تابعین سے ہے جسکا اکابر صحابہ سے سماع ثابت نہیں۔(تقریب التهذیب ص ۳۹۷)

سائب بن یزید سے صحیح اثر آٹھ تراویح کے بارے:۔

سائب بن یزید کے حوالے سے ابی بن کعب اور تمیم داری کو آٹھ تراویح کا حکم عمر بن

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

خطاب والی روایت میں بیان کر چکا ہوں ۔ یہ بھی ذرا سن لیں ۔سائب بن یزید (صحابی) سے مروی ہے كُـنَّا نَقُوْمُ فِيْ زَمَانِ عُمَرَ بَنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِاِحْدٰى عَشَرَ رَكْعَةً ہم عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں گیارہ رکعات پڑھتے تھے ۔(سنن سعید بن منصور بحواله الهادی للفتاوی ۲۴۹/۱ آثار مع حواشی ص ۲۵۰)

ایسا ہی حال آپ کی باقی پیش کردہ روایات کا ہے ۔امام ابوبکر العربی نے کیا خوب فرمایا ہے ۔وَالصَّحِيْحُ اَنْ يُّصَلِّيَ اِحْدٰى عَشَرَ رَكْعَةً صَلٰوةُ النَّبِيِّ ﷺ وَقِيَامِهٖ فَاَمَّا غَيْرَ ذٰلِكَ مِنَ الْاَعْدَادِ فَلاَ اَصْلَ لَهٗ ۔اور صحیح بات یہی ہے کہ گیارہ رکعت پڑھنی چاہئے (یہی) نبی ﷺ کی نماز اور قیام ہے اور اس کے علاوہ جتنی تعداد ہے تو ان کی کوئی اصل نہیں ۔

(عارفة الاحوذی شرح ترمذی ۱۹/۴)

قاضی عصمت اللہ حنفی :۔

حضرات جس نصب الرایہ کا مولانا نے حوالہ دیا ہے میں بھی اسی سے عبارت پڑھنے لگا ہوں :

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قال كُنَّا نَقُوْمُ فِيْ زَمَانِ عُمَرَ بَنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَالْوِتْرَقَالَ النَّوْوِيُّ فِي الْخُلاَصَةِ اِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔ یہ بیس والی روایت اس کی سند بالکل صحیح ہے ۔یہی نصب الرایہ جس کو مولانا صاحب بار بار پیش کر رہے ہیں مولانا صاحب کے پاس جو مواد تھا وہ سارا آپ کے سامنے آ چکا ہے ۔میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ میں آپ کے سامنے اس سے پہلے پانچ روایتیں پیش کر چکا ہوں اب اور سن لو:

اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ اَمَرَ رَجُلاً يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

آ گے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُوَضِّحُنَا فِيْ رَمَضَانَ يَعْنِيْ بَيْنَ التَّرْوِيْحَتَيْنِ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب موجود ہوتے تھے ہمیں کہتے تھے کہ وقفہ دو چار رکعات پڑھ کے۔

میں نے یہ بات کی تھی کہ مولانا صاحب فرماتے ہیں کہ ایک وتر مولانا صاحب جب وتروں کی بات ہوگی تو وہ شوق بھی پورا کر لینا ابھی گفتگو تراویح کے بارے ہو رہی ہے اس لئے میں دوسری طرف آپ کو جانے نہیں دوں گا۔

مغنی ابن قدامہ فرما رہے ہیں: اَنَّ عُمَرَ جَمَعَ النَّاسَ عَلٰى اُبَيَّ بْنِ كَعْبٍ وَكَانَ يُصَلِّيْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً آ گے فرماتے ہیں كَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ فِيْ رَمَضَانَ بِثَلاَثٍ وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً ۔

وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ اَمَرَ رَجُلاً يُصَلِّيْ فِيْ رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَهٰذَا كَالْاِجْمَاعِ.

فرماتے ہیں کہ صحابہ کا اجماع ہو گیا تھا کہ رکعتیں بیس ہیں۔ وَهٰذَا كَالْاِجْمَاعِ ۔ یہ صحابہ کا اجماع ہو گیا تھا کہ رکعتیں کتنی ہیں؟ بیس۔ یہ مغنی ابن قدامہ حنبلی المذھب ص۱۶۷ یہ اپنی نسبت حنبلیوں کی طرف کرتے ہیں کہتے ہیں کہ حنبلی ہمارے زیادہ قریب ہیں۔ اور یہ مغنی ابن قدامہ ہے یہ لفظ ہیں وَهٰذَا كَالْاِجْمَاعِ ۔ اس بات پر اجماع ہے کہ رکعتیں کتنی ہیں؟ بیس اور امام ابن تیمیہ صاحب کا حوالہ میں پہلے پیش کر چکا ہوں کہ مہاجرین وانصار میں سے کسی نے بھی انکار نہیں کیا۔ صحابہ کا پیغمبر کی حدیث کے خلاف اجماع ہو جائے میں یہ نہیں مانتا کہ پیغمبر کچھ اور کہے اور صحابہ کچھ اور کریں۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ ۔ لازم پکڑو میرے طریقے کو اور خلفائے راشدین کے طریقے کو: عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ . فرمایا داڑھوں کے ساتھ مضبوط پکڑو۔ جو خلفائے راشدین کا طریقہ ثابت

ہے پھر نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ میری امت گمراہی پر اکٹھی نہیں ہوسکتی۔کیا صحابہ کرام گمراہی پراکٹھے ہوگئے تھے؟ سارے بیس پڑھیں سارے بیس رکعتوں سے کم نہ پڑھیں کیا وہ سارے گمراہی پر اکٹھے ہوگئے تھے اس لئے میں گزارش کرتا ہوں مولانا صاحب معاملہ بڑا اونچا سارا ہے یہاں پر ہاتھ آپ نے ڈالا ہے۔آپ نے ہاتھ بڑے اونچے لوگوں کو جا ڈالا ہے معمولی لوگوں کو ہاتھ نہیں ڈالا بندہ جتنا ہو ہاتھ اتنا ڈالنا چاہئے صحابہ کرام،مہاجرین وانصار اسے اجماع قرار دیئے بیٹھے ہیں اس کو سنت قرار دیا جاچکا ہے۔

مولانا روپڑی رحمہ اللہ:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

صحابہ کےاجماع کا دعوی باطل ہے:۔

مولانا کاش آپ نے اپنے اقوال پر ہی غور کیا ہوتا پہلے آپ نے صحابہ سے مختلف رکعتیں خود امام ترمذی وغیرہ سے نقل کی ہیں جب ان سے مختلف رکعتیں منقول ہیں تو اجماع کیسے ہوگیا کچھ ہوش کرو کیوں صحابہ پر الزام لگا کر اپنی عاقبت خراب کرتے ہو۔

وکیل حنفیت سنت رسول پیش کرنے سے بےبس:۔

میں نے شروع میں آپ سے مطالبہ کیا تھا کہ صرف ایک حدیث صحیح پیش کریں کہ اللہ کے رسول محمد رسول اللہ ﷺ نے بیس رکعت تراویح پڑھی ہوں یا پڑھائی ہوں اور باجماعت تراویح بیس رکعات کی کوئی ضعیف حدیث ہی پیش کریں۔میرا یہ چیلنج اب تک قائم ہے ابھی تک آپ اس کا جواب نہیں دے سکے آپ کے اختیار میں نہیں ہے کہ میرے اس چیلنج کا آپ جواب دے سکیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اقوال الرجال کے سہارے کے علاوہ آپ کے پلڑے میں کچھ نہیں:۔

بڑا جھوم جھوم کے کہتے تھے میں نے اقوال الرجال کی طرف نہیں جانا نہیں جانا، نہیں جانا، اب بتائیں کہاں گئے وہ سارے دعوے۔ اب اقوال الرجال پر بات ٹھہری ہے انہیں کے اقوال کو دلیل بنا کر اجماع صحابہ کا سہارا لے رہے ہو مولانا آپ کبھی اجماع صحابہ ثابت نہیں کر سکتے یہ بالکل الزام ہے۔

صحیح بخاری اور مؤطا امام مالک کی حدیث کے مطابق

مسنون آٹھ تراویح ہیں:۔

میں صحیح بخاری سے پیش کر چکا ہوں کہ اللہ کے رسول ﷺ کی تراویح کی نماز آٹھ رکعات ہوتی تھیں۔ مؤطا امام مالک سے یہ روایت پیش کر چکا ہوں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب اور تمیم داری کو آٹھ رکعات پڑھانے کا حکم دیا ہے ثابت ہوا کہ سنت آٹھ رکعات ہیں۔

احناف کے نزدیک بھی سنت آٹھ رکعات ہیں:۔

مولانا انور شاہ کشمیری حنفی نے العرف الشذی میں، مولانا عبدالحئی لکھنوی حنفی نے تحفۃ الاخبار اور کتاب المجد میں، علامہ زیلعی حنفی نے نصب الرایہ میں مولانا احمد علی سہارنپوری نے حواشی صحیح بخاری میں یہ تسلیم کیا ہے کہ مسنون رکعات آٹھ تراویح ہیں۔

اور میں امام ابوبکر بن العربی کی عارضۃ الاحوذی شرح ترمذی سے یہ بات پیش کر چکا ہوں کہ فرماتے ہیں آٹھ رکعات کے علاوہ تعداد کی کوئی اصل نہیں۔

جب آپ کے تمام بڑے اس بات کو تسلیم کر چکے ہیں تو آپ کو ماننے سے کیوں انکار ہے؟ لوگوں کو اجماع صحابہ کہہ کر دھوکہ نہ دیں آپ اب تک رسول اللہ ﷺ سے کوئی دلیل پیش نہیں کر سکے اور نہ کر سکتے ہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مولانا عصمت اللہ حنفی (وہی پرانی باتیں وہی جان چھڑائی):۔

حضرت یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ بیس رکعات پڑھائے۔

وَعَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ رَبِيْعٍ قَالَ كَانَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَيُوْتِرُ بِثَلاثٍ اخرجه ابوبكر بن ابی شیبة فی مصنفه ۔پہلی میں نے سنن کبریٰ کے حوالے سے پیش کی تھی یہ مصنف ابن شیبہ کے حوالے سے ہے عبدالعزیز بن ربیع راوی ہے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ لوگوں کو رمضان میں بیس رکعات پڑھاتے تھے۔

وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَدْرَكْتُ النَّاسَ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ ثَلاثًا وَّعِشْرِيْنَ رَكْعَةً بِالْوِتْرِ رواه ابن ابی شیبة و اسناده حسن ۔حضرت عطاء فرماتے ہیں اَدْرَكْتُ النَّاسَ میں نے لوگوں کو ایسے ہی دیکھا ہے کہ وہ وتر سمیت ۲۳ رکعات پڑھتے تھے۔عطاء تابعی ہیں انہوں نے کن کو دیکھا صحابہ کو؟ حضرت عطاء کہتے ہیں میں نے لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ کتنی پڑھتے تھے؟ وتروں سمیت ۲۳۔

میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ حضرت عطاء سارے صحابہ کے بارے فتویٰ دیں کہ میں نے ان کو ۲۰ رکعات تراویح اور تین رکعات وتر پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

كَانَ يَؤُمُّنَا سُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ فِيْ رَمَضَانَ وَيُصَلِّيْ خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً ۔حضرت سوید بن غفلہ یہ پانچ ترویحات سے بیس رکعات پڑھاتے تھے۔

قَالَ كَانَ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً ابن ابی ملیکہ ہمیں رمضان میں بیس رکعات پڑھاتے تھے۔رواہ ابوبکر بن ابی شیبة و اسناده صحیح مصنف ابن ابی شیبہ کی روایت کی سند صحیح ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ رَبِیْعَةَ کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ رَمَضَانَ خَمْسَ تَرْوِیْحَاتٍ وَیُوْتِرُ بِثَلاثٍ۔علی بن ابی ربیعہ رمضان میں پانچ ترویحہ (ہر چار رکعات کو ایک ترویحہ کہتے ہیں) وَیُوْتِرُ بِثَلاثٍ۔

وکیل حنفیت کی پھر چال بازی:۔

میں نے اتنی روایتیں پیش کی ہیں یہ سارا مولانا صاحب پر ادھار ہے میرا خیال ہے مولانا صاحب اس ادھار کو کبھی بھی اتار نہیں سکتے۔

میں آخر میں ابن تیمیہ صاحب انہوں نے فرمایا: السنة السنة بیس رکعات سنت ہیں ابن قدامہ نے فرمایا کہ اصحاب کا اجماع ہے ولم ینکر منکر مہاجرین وانصار میں سے کسی نے اس کا انکار نہیں کیا۔

خاتمہ

ازقلم: ابی عکاشہ عبداللطیف حلیم:۔

محترم قارئین اس کے بعد تمام حنفیوں نے خوب نعرہ بازی کی اور یہ مجلس اختتام کو پہنچی۔ آپ نے خوب اندازہ کرلیا ہوگا کہ حافظ روپڑی صاحب رحمہ اللہ کے بار ہا مطالبہ کرنے کے باوجود وکیل حنفیت قاضی عصمت اللہ صاحب کوئی ایک بھی صحیح حدیث پیش نہیں کر سکے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیس رکعات تراویح پڑھی ہو یا پڑھائی ہو۔ تاہم انہوں نے اپنی انتہائی لسانیت کے ذریعے لوگوں کو خوب خوب فریب دینے کی کوشش کی ہے جو عوام الناس کو دھوکے اور فتنے میں مبتلا کرسکتی ہے اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان کے اس اعتراض کا جواب لکھ دیا جائے کہ کیا صحابہ اللہ کے رسول ﷺ کی سنت کے خلاف کرسکتے ہیں تا کہ بات واضح ہوسکے۔ اور کیا صحابہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کا بیس رکعات تراویح پر اجماع ہے؟

قاضی عصمت اللہ کے تمام پیش کردہ آثار باطل ہیں:۔

قاضی صاحب نے عمر رضی اللہ عنہ،علی رضی اللہ عنہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے آثار پیش کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ انہوں نے لوگوں کو بیس رکعات پڑھنے کا حکم دیا۔لہٰذا اس حقیقت کو واضح کیا جاتا ہے کہ قاضی صاحب کا یہ دعوی بالکل غلط ہے نیز انہوں نے جامع ترمذی کے حوالے سے مختلف صحابہ کے بارے فرمایا ہے کہ وہ مختلف رکعات پڑھتے تھے۔

الشیخ البانی رحمہ اللہ اپنی کتاب صلوۃ التراویح میں فرماتے ہیں امام نووی (المجموعہ ۶۳/۱) کا قول ہے کہ اگر حدیث ضعیف ہو تو اس میں قَالَ، فَعَلَ،اَمَرَ، نَھٰی ،جزم کے صیغے استعمال نہیں ہوتے بلکہ رُوِیَ ،نُقِلَ ،حُکِیَ،یُرْفَعُ، یُرْوٰی،تمریض کے صیغے استعمال ہوتے ہیں۔ظاہر ہے کہ جزم کے صیغے صحیح احادیث ،آثار اور اقوال کے لئے موضوع ہیں اور تمریض کے صیغے غیر صحیح احادیث میں استعمال کئے جاتے ہیں۔لیکن جمہور فقہا بلکہ جمہور اہل علم محدثین کے ماسوا اس میں تساہل کر جاتے ہیں چنانچہ یہ لوگ صحیح حدیث کو(رُوِیَ عَـنْـهُ) مجہول صیغہ کے ساتھ اور ضعیف روایت کو قَالَ جزم کے صیغہ کے ساتھ بیان کر جاتے ہیں ان کا یہ طریقہ راہ صواب کے خلاف ہے۔قاضی صاحب کے ترمذی وغیرہ کے حوالے اسی قسم کے ہیں۔

عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں بیس رکعات نہیں پڑھی گئیں:۔

۱. كَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ فِيْ زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ رَمَضَانَ بِثَلاَثٍ وَّعِشْرِيْنَ رَكْعَةً .(مؤطا امام مالک)

امام زیلعی نے نصب الرایہ(۱۵۴/۲) میں اس کے بارے لکھا ہے کہ یزید بن رومان کی ملاقات عمر رضی اللہ عنہ سے نہیں ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

۲.　　عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَمَرَ رَجُلاً اَنَّ يُصَلِّيَ بِهِمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً (مصنف ابن ابی شیبہ)

مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری تحفۃ الاحوذی (۲/۸۵) میں فرماتے ہیں یحیی ثقہ ہے لیکن ان کی عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں ہے لہٰذا اس اثر میں انقطاع ہے۔

۳.　　شیخ البانی رحمہ اللہ نے صلوۃ التراویح میں علی، ابی بن کعب، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کے تمام آثار کو ضعیف قرار دیا ہے نیز فرماتے ہیں:

علامہ عینی نے العمدہ ۳۵٦/۵، ۳۵۷ میں یہ تمام اقوال نقل کئے ہیں کہ رکعات تراویح میں ۱۸ اقوال مشہور ہیں پہلا قول ۴۱، دوسرا ۳٦، تیسرا ۳۴، چوتھا ۲۸ پانچواں ۲۴ چھٹا ۲۰ ساتواں ۱٦ آٹھواں ۱۱ کا ہے۔

نتیجہ:۔

آخر میں فرماتے ہیں کہ اس اختلاف کو ختم کرنے کا صرف ایک طریقہ ہے کہ سنت نبوی کی طرف رجوع کیا جائے ظاہر ہے کہ سنت نبوی ۱۱ رکعات تراویح کو ثابت کر رہی ہے۔ نیز خلفائے راشدین کا بھی یہی عمل ہے پس ۱۱ رکعات سے زائد پڑھنا سنت نبوی اور سنت خلفائے راشدین کے مخالف ہے۔ پس ہم مسلمان کی حیثیت سے اس بات کے پابند ہیں کہ عبادات میں تحسین عقلی کے پیش نظر بدعات کی راہ اختیار نہ کریں اور شارع علیہ السلام کی اتباع سے انحراف کا راستہ بھی اختیار نہ کریں۔ (صلوۃ التراویح للشیخ البانی ؒ)

معیار سنت رسول ﷺ ہے:۔

لوگوں کے عمل کی وجہ سے پیغمبر کی سنت کو ترک نہیں کیا جا سکتا۔

حافظ ابن قیمؒ فرماتے ہیں: السنة المعيار على العمل وليس العمل معيار

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

علی السنة (اعلام الموقعین ۱ /۲۹۸) یعنی سنت رسول ﷺ کوتعامل پر راجحیت حاصل ہوگی اورتعامل کوسنت پر ترجیح دینادرست نہیں۔

ابن قدامہ(المغنی ۲ /۳۷۷)میں لکھتے ہیں: **ولو ثبت فسنة النبی** ﷺ **مقدمة علی فعل اھل المدینة** ۔اگرسنت نبوی ثابت ہوجائےتواس کواہل مدینہ کےتعامل پرمقدم رکھاجائے گا۔

احناف عمررضی اللہ عنہ کےاثر کےنہیں بلکہ اپنی خواہش کے پیرو ہیں:۔

حافظ ابن حزم (المحلی ۵ /۲۷۷،۲۷۸)میں فرماتے ہیں: **ان احتجاجھم بعمر انما ھو حیث وافق شھوتھم لاحیث صح عن عمر من قول اوعمل وھذا عظیم فی الدین جدا** ۔یعنی یہ لوگ عمررضی اللہ عنہ کی بات کواس وقت تسلیم کرتے ہیں جب ان کی شہوات کے مطابق ہو وگرنہ ان کے ہر قول یا عمل کوصحیح ماننے کے لئے تیارنہیں ہیں اور یہ چیز دین اسلام میں عجیب وغریب ہے۔

جب نبی کریم ﷺ سے ایک بھی حدیث ۲۰ رکعات تراویح پڑھنے اور پڑھانے کی ثابت نہیں اورنہ صحابہ سے کسی کااثر ثابت ہےتو پھر ۱۱ رکعات تراویح ہی سنت قرار پائے گی لہٰذا ہر مسلمان کوسنت کااحیاءکرناچاہیے۔اس کی تفصیل شیخ البانی کی کتاب صلوۃ التراویح میں دیکھئے۔

(ابوعکاشہ عبداللطیف حلیم)

وما علینا الاالبلاغ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com